

# سارش کا اژدھا

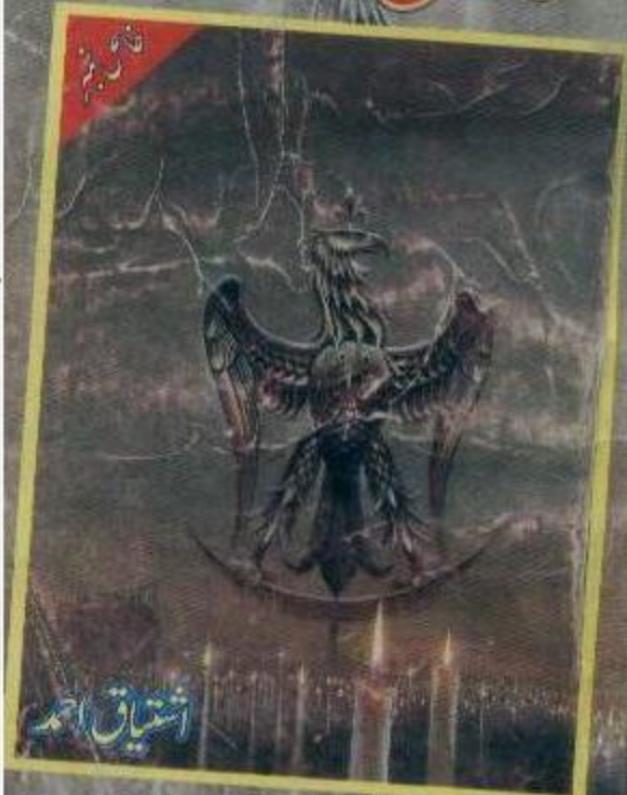
## تالاکھوں ڈالو

"میں مر رہا ہوں!"

"کیا کہا آپ نے... آپ مر رہے ہیں۔"

"ہاں! روزی میرے پیچے... میں مر رہا ہوں... دلائر وہ  
کی ٹیم نے قبضہ سنا دیا، میں زیادہ سے زیادہ چوہیں گھنٹے زندہ رہوں گا  
اور اسیں... اس لیے میں چاہتا ہوں چودہ سو سال پر ادا ایک راز تم تک  
پہنچا دوں... جب تم مر رہے ہو گے تو یہ راز اپنے بیٹے کو پہنچاؤ کے...  
مارا خاندان چودہ سو سال سے اس راز کا حافظہ چلا آ رہا ہے، آج تک  
تم نے اس راز کو دشمنوں تک نہیں جانتے دیا... اس کی حفاظت اس حد  
تک ہے... اس راز کی وجہ سے ہم چودہ سو سال سے حکمران ہیں...  
کوئی ہماری حکمرانی کو پہنچ نہیں کر سکا... آج تک کسی نے اعتراف نہیں  
کیا کہ ہم کوئی حکمران پڑھے آ رہے ہیں۔"

"ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں، ہم حکمران چلے آ رہے ہیں...  
یہاری کی وجہ سے کہیں آپ کے دامغ پر اڑ تو نہیں ہو گیا۔" روزی کے  
لئے میں چیرت درآئی۔



جسے حکمران مقرر کرنا چاہو گے، کر سکو گے... ملک کی اصل طاقت آکر خود تمہیں بتائے گی... کہ تم کتنے با اختیار ہو... تمہارے اختیارات کیا کیا ہیں۔"

"جو طاقت یہ ہاتھے بتائے گے... کیا اصل حکمران وہ تمہیں ہو گا۔"

"میں! وہ طاقت تھی تو میری اور تمہاری تمام ہے۔"

"آپ کی بائنس میری بھوئی میں نہیں آ رہیں۔"

"آ جائیں گے... ابھی میرے پاس چونس سکھتے ہیں...  
چونس سکھتے میں میں تمام بائیں تمہارے دماغ میں اتنا روشن گلا... ما سٹر ہا بن اتنا کام ضرور کرے گا۔"

"جب پھر مجھے تفصیل سے بتائیں۔"

"چودہ سو سال پہلے تمہارا ایک دادا تھا۔"

"اُنکی... کیا کہا... چودہ سو سال پہلے میرا ایک دادا تھا... یہ کسے ہو سکتا ہے... میں تو آج کی دنیا کا انسان ہوں... چودہ سو سال پہلے کا نہیں۔"

"تم اس دادا کی نسل سے ہو... چیزیں دریج ہیں۔"

"پہلے خیر... اس دادا کی کیا بات ہے؟"

"ساری بات یہ اس دادا کی سے... وہ دادا ہماری پوری نسل کا... بلکہ پوری قوم کا گھن تھا، جو کام اس نے کیا... وہ اب تک

"دنیلیں سیرے پیچے! میں دماغی طور پر بالکل ٹھیک ہوں...  
بس میرا دل جواب دے گیا ہے... میں اعلان ہو چکا ہوں... اگر پوری دنیا کے ڈاکٹر میں کریمی مجھے بچا سکتے تو یہ کوشش ضرور کی جاتی، لیکن ڈاکٹروں کی نیم کا کہتا ہیں یہی ہے کہ اب مجھے شیں بچایا جاسکے گا... اسکے لیے میں وہ راز تمہیں سوچ دیتا ہوں... آج سے حکمران تم بن رہے ہو۔"

"آپ تو خود حکمران نہیں ہیں... میں کیسے حکمران بن جاؤں گا۔"

"روزی... تم نہیں جانتے... ماستر ہابن ہی اصل حکمران چلا آ رہا ہے... جب سے میرا بابا فوت ہوا، اس وقت سے میں حکمرانی کرتا رہا ہوں... پہلے میرا بابا حکمران تھا... یہ سب لوگ جو تمہیں حکمران نظر آتے ہیں... میرے اشاروں کے محتاج ہیں... میں ایک انفل سے اشارہ کر دوں یہ حکمران ادھر سے اوہر ہو جائیں۔"  
..لیکن کیسے... آپ کے پاس ایسی کونسی طاقت ہے۔"

"چودہ سو سال پرانے راز کی طاقت ہے۔"  
..میں کیا کہا... چودہ سو سال پرانے راز کی طاقت ہے۔  
روزی کے لئے میں جیت ہی جیت تھی۔

"ہاں! میں نے بھی کہا ہے... میرے مرتے کے بعد تمہیر اندراز ہو ہی جائے گا... تم یہی بر طرف کرنا چاہو گے... کر سکو گے

دوسروں کی بہر بات، ہر چیز کے انتہا واقعہ کو باقاعدہ فلم کی شکل دی گئی... لیکن قائمیں ٹوام کی بے نی تھیں... اور صرف حکمران طبقے کے لیے بنا لی گئی تھیں... آج تک ان کو صرف حکمران طبقہ ہی دیکھا رہا ہے... پس اس قدر خفیدہ معاملہ ہے... آج تم چالیس سال کے ہو گے ہو... قائمیں تک ہوا تھیں لکھ دی گئی... ہماری سلسلے کے تو جوانوں کو تو بس اس وقت دہ قائمیں دکھائی جاتی ہیں، جب کہ سربراہ ہمنے کے قریب ہو جاتا ہے، لہذا آج تم ان قلعوں کو دیکھ لو گے، اس سے پہلے میں تمام تفصیلات زیادی تھیں بتاؤں گا... کیونکہ تم ان قلعوں میں کھو جاؤ گے، اور میں ہر رہا ہوں گا... قائمیں ختم نہیں ہوں گی... میں ہر جاؤں گا، کیونکہ قائمیں ٹو سلسلہ کی دن تک دیکھی جائیں گی، جب ختم ہوں گی... یہ اس قدر دلچسپ ہیں کہ تم اپنی جگہ سے باہر نکلتا پنڈتیں کرو کے، لیکن... یہ دلچسپ اس لیے تھیں کہ ان کو دیکھ جائے، بلکہ یہ دلچسپ اس لیے ہیں کہ یہ واقعات میں ہی اس قدر دلچسپ... اور ان تمام واقعات میں ہمارے اس دادا کا گردوارہ سب سے زیاد دلچسپ ہے... پھر اس کے بعد جو دادا آیا، اس کا، پھر اس کے بعد جو دادا آیا اس کا... غرض ہر دادا کا گردوارہ لکھنے سے تعلق رہتا ہے... ”

”جست... تو کیا اس میں آپ تک کا گردار موجود ہے۔“

”بان! میں نے اپنے وقت میں جو پڑھ لیا... اس کی فلم بھی تم دیکھ سکو گے... آج سے تمہاری فلم شروع ہو جائے گی... میرا مطلب

جاری و ساری ہے اور شاید یہ بھیش جاری رہے گا اور اگر وہ یہ کارنامہ انجام نہ دیتا تو اس وقت دنیا سے ہمارا نام و نشان تک مت چکا ہوتا۔“

”میرے پے آپ کی کوئی بات نہیں پڑ رہی۔“

”میں سمجھاؤں گل... شروع کرتا ہوں سمجھانا، بیٹن۔“ وہ کہتے کہتے رک گیا۔  
”لیکن کیا۔“

”اس سے پہلے میں قائمیں اس جگہ لے جانا چاہتا ہوں، جہاں یہ سارے ریکارڈ موجود ہے... دنیا کا سب سے بڑا ریکارڈ... چودہ سال کی کارروائی کا مکمل ریکارڈ... جس میں ایک ایک تفصیل ہے... صرف تحریر کی صورت میں نہیں... اتساویر کی صورت میں بھی اور صرف شاواہیر کی صورت میں بھی... وذی قلعوں کی صورت میں بھی۔“

”جی... کیا مطلب... چودہ سو سال پہلے وذی قائمیں کہاں تھیں؟“ روزی نے لومکھا کر کہا۔

”لمحیک ہے... یہ چیز بہت بہت بعد کی ایجاد ہیں... لیکن جب یجاد ہو گئیں... جب ہم لوگوں کی آسانی کے لیے ہمارے ہڑوں نے چودہ سو سال پہلے کے تحریری ریکارڈ کو باقاعدہ فلم کیا...“

”آپ کا مطلب ہے... فلم کی صورت میں تحریر اس میں شامل دیتی ہے۔“

”نہیں! تم میرا مطلب غلط سمجھے... اس سے مراد ہے کہ اس

لوگوں کے نرودیک پکھے زیادہ بھی قابل احترام ہے... لیکن یہ بات تھماری اعلیٰ نہیں ہو گا... یعنی فلم بنانے والے اپنا کام خود کریں گے، اس میں تمہیں کچھ بھیں کرنا ہو گا... مطلب یہ کہ وہ تمہاری کامی تیار کر کے اس کی فلم بنائیں گے... نہیں کہ سرے کے سامنے اپنا کروادا دا کرنا ہو گا۔ ”  
 یہ بھی کامی کے اس کا براحال ہو چکا تھا... وہ چاہتا تھا، اگر اس جگہ بیان پہنچ لیں باپ تو سرچیخ پر تھا... وہ اڑپیش سکتا تھا... صرف پہل سکتا تھا... صیر اور سکون کے ساتھ... لیکن صیر اور سکون تو کب کام تھے چھوڑ چکلتے... وہ تو سرف بے چین تھا، بے قرار تھا... آخر طور پر قاسد طے کرنے کے بعد باپ نے برادر کے آخری سرے پر موجود دروازے پر رکنے کا اشارہ کیا... اور ایک بڑی سی چابی اسے دی۔  
 ”تالاکھوں ڈالو۔“

روڈی نے تالاکھوں دیا، اس کے سامنے یہ تانے کی بیٹھیں۔

”اب تم مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر لے چلو، سرچیخ کو مجھے دھکیل دو... کیونکہ یہ پھر مجھے سرچیخ پر سفر کرنا ہوگا۔“  
 ”کوئی انگی فاصلہ باقی ہے۔“

”یاں! بھی تو ہمیں بہت دیر یکم چلن ہو گا۔“  
 ”اپھی بات ہے۔“

ہے... پہلے سکرپٹ شروع ہو گا... پھر اس کی فلم بنے گی... لیکن یہ عمل تمہاری اعلیٰ نہیں ہو گا... یعنی فلم بنانے والے اپنا کام خود کریں گے، اس میں تمہیں کچھ بھیں کرنا ہو گا... مطلب یہ کہ وہ تمہاری کامی تیار کر کے اس کی فلم بنائیں گے... نہیں کہ سرے کے سامنے اپنا کروادا دا کرنا ہو گا۔“

”خبر! اتنی بات تو میری سمجھ میں آگئی... آگے پہلے۔“  
 ”میں پہل نہیں سکتا... میرے لیے سرچیخ مغلوب... میں اس پر ریکارڈ روم تک جاؤں گا... اس سرچیخ پر چیزوں والا ہو گا... کوئی نہ ہے باں تمہارے علاوہ اور کوئی ساتھی نہیں جا سکتا۔“  
 ”جی اچھا... ابھی لے جئے۔“

یہ کہہ کر روڈی نے تالی بجا دی... فوراً ہی باہر سے آواز آئی۔

”سرچیخ جا رہے سر۔“  
 یہ ان کرروڈی کو بہت حیرت ہوئی... جلد ہی وہ سرچیخ کو دھکیل رہا تھا... ماہر راستا ہائی تیار ہا تھا... ماہر ہائی اس کا باپ تھا، لیکن آج سے پہلے اس کے باپ نے اس قسم کی کوئی بات بھی اس سے نہیں کی تھی... آج اسے اپنا باپ دنیا کا پر اسراز تین باپ نظر آ رہا تھا، وہ تو اس نے دیکھا... حکومتی تماںیدے تماںوں کی طرح اس کے آگے پہنچے پھر اکر رہے تھے اور اس سے وہ یہ خیال کیا کرتا تھا کہ اس کا باپ ان

”جدید ترین سائنسی آلات ہر طرف نصب ہیں، ہم یہاں ان کی کارگزاری دیکھ سکتے ہیں، وہ ہماری... اور جب وہ ہماری ہر کارگزاری دیکھ رہے ہیں تو اس کی فلم بھی بن سکتے ہیں...“

”لیکن یہ ہائی اس طرح راز کیسے رہ جاتی ہیں... ظاہر ہے فلم بنانے والے بھی تو اس راز میں شریک ہوتے ہیں۔“

”بس طرح کی یہ وادی ہے، اس طرح کی وادی ہے... ہم یہاں سے باہر جاسکتے ہیں... وہ نہیں جاسکتے... ان کی تمام زندگی اسی وادی میں گزرے گی... وہ ایک طرح سے بیرون کے قدمی ہیں... تاہم انہیں ہر طرح کی میش حاصل ہے... ان کے بیوی بچے ان کے ساتھ ہیں، زندگی کی تمام سیویسیں انہیں حاصل ہیں، رہنے کے لیے وسیع بائی اور تمارات ہیں... کوئی فلرنیس پکنہیں... وہ بس عوام میں نہیں باسکتے۔“

”اوہ کیا وہ اس طرح خوش ہیں۔“

”ہاں ایکجا کہا جا سکتا ہے کہ وہ خوش ہیں... وہ خوش نہ ہوں جب بھی وہ کر سکتے ہیں... وہ مجبور ہیں، پکھا بھی نہیں کر سکتے۔“

”اکر بھی وہ بغاوت پر اتر آئیں۔“

”آج تک ایسا نہیں ہوا... وہ ایسا کریں جیں سکتے، ان کے پاس نہ تو اسلو ہے، نہ باہر نکلنے کا راستا... ان حالات میں وہ کیا کریں گے۔“

”خود ہی در بحد وہ پھر سڑپنج پر اپنے باپ کو آئے لے جا رہا تھا.. اسے حیرت بھی ہو رہی تھی... وہاں تولیوں لگتی تھی جیسے کوئی نہ ہو اور دنیا ہو، لیکن کوئی انسان وہاں موجود نہیں تھا... خالی عمارتیں ہی عمارتیں ہیں... جن کو وہ عبور کر رہے تھے... آخر وہ ایک آشادہ مانع میں پانچ گھے... یہاں آسان بھی اسے نظر آیا... سورج کی روشنی بھی موجود تھی... لیکن پاروں طرف پہاڑ تھے... محمودی پہاڑ... بہت بہ پہاڑ اور اس کے درمیان وہ وادی تھی... پانچ نما وادی... بلند و بال درخت وہاں موجود تھے، جن پر پھول اور پھل لہے ہوئے تھے... اس پانچ کے درمیان میں ایک بیوب مشتمل نہاد تو کٹلی ہی عمارت تھی، یہ بھی بہت اوپنی اور بہت بڑی تھی... انسان یہاں بھی کوئی نہیں تھا۔“

”یہ ہے وہ عمارت... جس میں وہ سارا ریکارڈ موجود ہے۔“

”اور وہ فلم بنانے والے؟“ روزہ ہی نے پوچھا۔

”فلم بنانے والے... اس طرف نہیں آتے... ان کا کام صرف فلم بنا کر میرے ہوا لے کرتا ہے، اب وہ تمہارے ہوا لے کریں گے... اس طرح فلم بنانے والے مستغل ہیں... جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے... تو اس کا جینا اس کی بجائے لے لیتا ہے یا بھی بجک لے لیتی ہے۔“

”آخر وہ فلم اس طرح بنائیتے ہیں۔“

وہ اس وقت تک با غواصی عمارت کے دروازے پر پہنچ چکے تھے... روڈی نے چابی لے لی اور دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ کھول دیا... پھر دونوں اندر را قفل ہو گئے... ان کے سامنے ایک طویل ترین برآمدہ تھا، اس کے دونوں طرف ریک ہی ریک بنے ہوئے تھے۔ اپنائک روڈی نے اپنے باپ کی جیجی سنی... ہونا کچھ... وہ بولکھا کراس کی طرف ملا۔ اس نے اسے باپ کی آنکھوں میں دنیا جہاں کی حیرت نظر آکی... اس کا منہ پوری طرح کھل چکا تھا... اور یوں لٹانا تھا تھا مجھے وہ سانس لینا بھول گیا۔

"اے... آپ کو کیا ہوا... خیر تھے۔"

ذیل نے کوئی جواب نہ دیا... وہ ساکت تھا... روڈی نے جیجی کر کہا:

"ذیل... ذیل... بولیے... آپ کو کیا ہوا۔"

ذیل کی طرف سے اب بھی کوئی جواب نہ ملا... روڈی اس پر بھک کیا... پہلی بار اسے احساس ہوا... اس کا باپ اب اس دنیا میں نہیں ہے... اس کی آنکھیں پھرا گئیں۔

اب جو اس نے ریکوں کو غور سے دیکھا... تو وہ سب کے سب خالی تھے... کسی ریک میں کوئی کیس نہیں تھی... وہ دوڑتا ہوا برآمدے کے آخری سرے تک چلا گیا... پورا برآمدہ ملے کرنے میں

"وہ آپ کو فلم کس طرح دیتے ہیں۔"

"جب ایک فلم کھل ہو جاتی ہے... وہ اس طرف لگا ایک بیٹھا دیا ہے ہیں... ہمیں خبر ہو جاتی ہے... لہذا ایک خفیہ خاد اس کی طرف کھل جاتا ہے... ایک کیس کے پر ابرخات... ہمیں وہ اس تھا نے میں کیس رکھ دیتے ہیں، ہم اس میں سے انعامیتے ہیں۔"

"اس طرح تو وہ ہمیں دیکھ لیتے ہوں گے۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑا... دیکھتے تو وہ ہمیں ہر وقت ہیں۔"

"اوہ بہاں! واقعی... مجھے یہ سب پکھا گیب لگ رہا ہے۔"

"اس نے کہا ایسا آج ہی تمہاری ترددگی میں سامنے آیا ہے... پہلے نہیں آیا... اب میں ریکارڈ روم کھول رہا ہوں... یہ بہت طویل... عریض عمارت ہے... تم اس کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاؤ گے... جب تم چودہ ہو سال پہلے کی فلم دیکھو گے تو اس وقت تمہاری حیثت کا عالم اور ہی ہو گا۔"

"میری حیرت کا عالم تو اس وقت بھی اور ہے۔" روڈی مسکرا یا۔

"پھر تم مسکرائے تو... میری طبیعت خراب ہوتی جا رہی ہے، شاید میں ڈاکٹروں کی نیم کے اندازو سے بھی پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا... لہذا چلدی کرہو... اس تارے کو کھول ڈالو۔"

## گھر کا بھیڈی

ان کے فون کی تکنی رچ ائھی... وہ سب اس وقت گھری نیند  
میں تھے... رات کا تیرا پھر تھا... آخر انپکھ جمیڈ کی آنکھیں مکھی...  
انہوں نے فون کا رسیدور کان سے لگایا... فوراً ہی صدر صاحب کی  
آواز تائی دی۔

"جمیڈ... میری بیکم غائب ہے۔"

"خاٹ کر لیں... مل جائیں گی۔" وہ نیند کے عالم میں  
بکلے۔  
"کیا کہہ رہے ہو جمیڈ... بیکم کو تلاش کس طرح... وہ  
بکلے۔

"اوہ سوری سر... میں نیند میں ہوں... کیا فرمایا آپ نے،  
بیکم صاحب غائب ہیں۔" انپکھ جمیڈ اچھل کر لکڑے ہو گئے۔  
"یاد ہے جمیڈ... بیکم صاحب غائب ہیں... فوراً آؤ۔"  
"جی، ابھی آیا۔" وہ اچھل کر لکڑے ہو گئے... ساتھ ہی محمود،  
قاروق اور فرزاد نے چھلانگیں لگا دیں۔

اسے پانچ منٹ لگے... یعنی پانچ منٹ میں وہ آخری سرے پر پہنچا...  
کسی ریک میں اسے کوئی کہتے نظر نہ آئی۔  
اور شاید سیکھ چیز اس کے باپ کی فوری موت کا سبب تھی...  
گویا ان کا پیوودہ سو سال پر اتنا "راز" پورا کاپڑا پوری ہو گیا تھا۔



"بھی اپا نک میری آنکھ کھل گئی.. وہ بستر پر نظر نہ آئیں..  
میں نے خالی ظاہر کیا.. با تھوڑوم میں ہوں گی.. چند منٹ لگ رکے..  
وہ نہ آئیں.. میں نے با تھوڑوم کے دروازے کو با تھوا کر دیکھا..  
دروازہ اندر سے بند چلا.. گویا وہ خالی تھا.. اب تو میں گھبرا لیا..  
اٹھرا وہر دیکھا.. پھر اپا نک مجھے احساس ہوا.. وہ نا سب جس.. اس  
طرح میں نے فوج اور پولیس کو علاش کرنے پر لکھا.. جب کچھ دن بنا تو  
میں نے تمہیں فون کیا.."

"ہوں.. ہمیں بستر تک لے چلیں.."

"آؤ جیشید.. آؤ.. وہ بے تابانہ ہو لے.."

وہ ان کے سونے کے کمرے میں آئے..

"آپ کے کمرے کا دروازہ بند تھا.. تو آپ دونوں اپنے  
بستر پر تھے.. گھری بیندھوڑ ہے تھے.. ہے جی یہ ایوان صدر.. الہدا  
سوال یہ ہے کہ کوئی آپ کی خواب گاہ میں داخل کیے ہوا.. تیکم صاحب کی  
یہاں سے نکال کر لے جانا تو بعد کی بات ہے.. پہلا سوال یہی ہے کہ  
وہ اندر داخل کیسے ہوا.. کیا آپ اس سوال کا جواب دے سکتے  
ہیں.."

"میں! میں تو خود حیران ہوں.."

"خیر! اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ ہے کہ وہ کوئی گھر کا  
بھیدی ہے.."

اوہو.. تمہیں نہیں بلایا انہوں نے.. وہ جھلا لے..  
"ان کی تیکم غائب ہیں.. آپ کو ہماری ضرورت چیز  
اکتی ہے.."

"اوہ اچھے.. چلو پھر.."

آنکھی اور بوفان کی طرح ڈرائیگ کرتے وہ ایوان صدر  
پہنچے.. صدر صاحب کے پیڑے پر ہوا یاں اڑ رہی تھیں.. ایوان  
صدر کا سارا مغل جاگ رہا تھا.. وہاں دن کا سامان تھا.. پولیس اور فوج  
کے پڑے پڑے آفسروں والے کے عالم میں موجود تھے.. صدر  
صاحب نے جو نبی انبیاں دیکھا.. پکارا تھا..

"خدا کا حکر ہے.. تم پہنچ تو.."

"گویا کہ ہم میں پہلے ان سب کو بلا لیا.. گویا ہمیں سب  
سے بعد میں بلا یا.."

"یہ بات نہیں.. یہ پولیس اور فوج تو ایوان صدر کی ہی  
ہے.. انہیں بلا نے کی ضرورت ہی نہیں تھی.. جو نبی یہاں چلا.. تیکم  
غائب ہیں.. میں نے انہیں خردا رکر دیا انہوں نے ایوان صدر کا اور  
اس پاس کا چپ پیچہ چھان مارا.. لیکن تیکم صاحب کا کہن پا نہیں جا..  
آخر تھک کر میں نے تمہیں فون کیا.."

"آپ پر بیشان شہوں.. اور پہنچے یہ بتائیں.. آپ کو پا  
کب چلا.."

پھر کمر سے نکل گئے۔

"تم کیا کہتے ہو۔" ان پرکشہ جشید ان کی طرف مزے۔

"ونی جو آپ نے کہا۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔ .. بھی کوئی اور بات کہو۔" وہ مسکرائے۔

"اگر بات یہی ہے تو ہم لوئی اور بات کس طرح کہ دیں ابا جان۔" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"اچھا چداوس میں اضافہ کی کرو۔"

"تی اچھا! اس میں اضافہ یہ ہے کہ یہ تم صعبہ بہت دور جا چکی ہیں .. اب ہمارے ہاتھ تک آ جیں گی .. وہ اس لیے کہ یہ سب سوچے کچھے منہوپے کے تحت ہوا ہے .. پہلے ہی ہر کام کی تیاری کر لی گئی ہے .. پھر صدر ساحب پاک ویر تک پولیس اور فوج سے تلاش کرتا تھا رہے ہیں، اس کے بعد ہمیں فون کیا، ہمیں یہاں پہنچنے میں بھی پچھلاتا لگا .. ادھر انہوں کرنے والوں کی کوشش یہ تھی کہ جس قدر یہ لد او سکے، انہیں یہاں سے وہاں پہنچا دیا جائے .. جہاں سے ان کو وہ بھی ان کی مرخی کے بغیر نہ ہو سکے۔" فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"بالتک نہیں فرزانہ .. مان گیا میں تمہیں۔"

"وہ تو آپ پہلے ہی مانتے ہیں اسے۔" فاروق نے من بنایا۔

"اوہ .. نہیں۔ تو چلے بھتے کیوں جا رہے ہو، تم بھی کوئی اضافہ

"کیا مطلب؟" صدر چوہنگے۔

"مگر کے بھیدی ہی ایسے کام کر سکتے ہیں .. جو ایوان صدر سے اپنی طرح واقف ہیں .. سہیں مدد ہو دیں .. میر امظا بھے .. وہ ایوان صدر کے ہی ملازم ہیں۔"

"ایوان صدر کے کسی ملازم کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے جعل۔"

"یہ تو ہم اس سے پوچھیں گے .. آپ ایوان صدر کے تمام ملازم ایک کرے میں جمع کر لیں .. آپ کے چور کو ہم پہنچی جاتے ہی پکجو دیں گے۔"

"بہت خوب جشید .. تم لوگ واقعی سرافرازی ہو .. اسی لیے میں نے فوری طور پر تمہیں فون کیا تھا۔"

"آپ نے اچھا کیا .. اب آپ جلد از جلد ان لوگوں کو جمع کر لیں .. ایسا نہ ہو .. تکمیل ساحب وورچلی جائیں۔"

"ارے باپ .. کیا اس بات کا بھی امکان ہے۔" صدر گھبرا گئے۔

"اصل میں امکان ہی اس بات کا ہے .. انہوں کے اس ذرا می کے ذریعے آپ کو بلیک میل کیا جائے گا .. آپ سے کافی بات منوالی بنا کے لی۔"

"اوہ .. نہیں۔" وہ زرد بڑی کے۔

”ٹھیک ہے... میں سب پر ایک نظر؛ ال لوں... آپ لوگ  
ایک لائن میں کھڑے ہو جائیں، من میری طرف کر لیں۔“

انہوں نے فوراً اہدایت پر چل کیا... ایک لائن میں کھڑے  
ہو گئے... جو لائن میں نہ آ سکے، وہ ان کے پیچے اس کا کرکھے  
ہو گئے... اب انہوں نے ایک ایک کے پاس سے لوز رن اشروع کیا...  
وہ ان کی آنکھوں میں بھاگ کر ہے تھے... ایک ملازم کی آنکھوں میں  
انہیں خوف محسوس ہوا، وہ ان کے سامنے رکتے گئے تھے کہ پھر آگے بڑھ  
گئے... چند قدم آگے چل کر انہیں پھر ایک کی آنکھوں میں خوف محسوس  
ہوا۔

”آپ باہر آ جائیں۔“

”تی... کیا مطلب؟“ اس نے تمہارا ہو کر کہا۔

”یہ کون صاحب ہیں؟“ انہوں نے پوچھا۔

صدر صاحب نے تمہارا ہو کر اس کی طرف دیکھا، پھر  
ووے:

”میں تھیں جاتا... یہاں کے اچارج ہتا ہیں گے...  
اچارج وہی ہیں جو آپ کو یہاں تک لا نتیں۔“

”اچھی بات ہے، آپ بتا میں بناب... یہ کون صاحب  
ہیں؟“

”ان کا نام آزادی خان ہے... یہ یہاں کے رجسٹر اریس...“

کرلو، یہاں نے تو صرف اضافہ ہی کرنے کے لیے کہا ہے.. اور یہ کیا  
مشکل ہے۔“

”اچھا ٹھیک ہے.. میری طرف سے اضافہ کرو... انہوں  
کرنے والے اکرچے ایوان صدر سے مل جائیں گے لیکن یہم صاحبہ کی  
والی ہی اب ان کے بہن کی بات بھی نہیں رہ لی ہو گی۔“

”خوب بھی خوب! میں یہ اندازہ رکھ کا ہوں۔“ افسوس بہشید  
نے اس کی بھی تعریف کی۔

”رہ گی بے چارہ گمود.. اس کے لیے اب کیا رہ گیا ہجتا؟“

قاروق نے طریقہ انداز میں کہا۔

”وہمیں کا پروگرام اب ہمارا وقت شائع کرنے کا ہے... ہم  
ادھر تیکش میں لکھ رہیں اور وہ بیگم صاحب کو تیادوہ سے زیادہ فاصلے  
لے جائیں.. بلکہ ایسی بلکے جائیں، جہاں سے وہیں لانا، وہ رے  
لیے آسان کام نہ ہو۔“ محمود نے بھی اضافہ کر دیا۔  
”خوب بھی خوب!“ افسوس بہشید مکارے۔

اسی وقت ایک فوجی نے آ کر کہا۔

”مال میں سب لوگ جمع ہو چکے ہیں، میرے ساتھ آئیے۔“  
وہ بہل میں داخلی ہوئے... جو فوجی انہیں یہاں تک لا یا تھا  
وہ تو وہ بھی اندر آ گیں اور دروازہ اندر سے بند کر لیا گیا۔

”اب سب لوگ اندر جیں جب شیئ۔“

"یہ فیاض و رانی ہیں، ایوان کے حسابات کے ذمے دار۔"

"اوہ اچھا... خر، انہیں بھی جانتے ہیں، اس لیے کہ یہ تھیک

لہو ہے ہیں..."

"ٹھکریہ جناب۔" اس نے کہا اور بال سے ٹکل گیا۔

"اپ رہ گئے آرڈی خان... میں آپ سے بہاد راست

اس پہلے کی طرف آئے جس کی آنکھوں میں خوف گسوں ہوا تھا، لیکن یہ چھتا ہوں... تیکم صاحب کہاں ہیں۔"

"دور بہت دور... آپ لوگوں کی بھتی سے بہت دور۔" اس

نے لیک دم کہا..، انداز سے بے فوضی لیک رہی تھی۔

"کیا!!! صدر صاحب اچھل پڑے... ان کی آنکھیں

مرے جھرت کے پھیل گئیں۔

"جی ہاں! جی بات ہے۔" وہہ منا۔

"یہ... یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں... کیا سن رہا ہوں۔"

"اُنھیں آپ کو اور بہت کچھ دیکھنا اور مننا ہے۔"

"گرفتار کر لیں اس خدار کو۔" صدر صاحب چلا۔"

"اس سے کچھ نہیں ہو گا۔" تیکم صاحب اور دور چلی جائیں

لکھ۔"

"کیا مطلب؟" صدر پوچک۔

"میں بالکل محفوظ ہوں، آپ تھے گرفتار بھی نہیں کر سکتے..."

لہ بہاں سے باعزم اپنے ساتھ لے جانے پر بھروسے ہیں... ابھی تو ن

ہر چیز رہنمی میں درج کرنا کہاں کا کام ہے۔"

"اچھی بات ہے... میں ذرا باقی لوگوں کو ایک نظر دیکھ

لوں... پھر ان سے بات کروں گا۔"

"تھیک ہے۔" اچھارن بولے۔

پھر انہوں نے سب کو دیکھا... لی پر ٹک نگز را... اب وہ

اس پہلے کی طرف آئے جس کی آنکھوں میں خوف گسوں ہوا تھا، لیکن یہ چھتا ہوں... تیکم صاحب کہاں ہیں۔"

انہوں نے اس سے کچھ نہیں کہا تھا۔

"آپ بھی باہر آ جائیں۔"

"جنی میں؟" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! آپ۔"

وہ بھی لائیں سے باہر آ گیا...

"باقی لوگ جا سکتے ہیں۔" انہوں نے کہا۔

ہاں خالی ہو گیا... صرف وہ لوگ وہاں رہ گئے... صدر

صدر اور ایوان صدر کے اچھارن بھی وہاں رہ گئے۔

"آپ کے خوف زدہ ہونے کی وجہ بھی نہیں آئی۔"

انہوں نے پہلے سے پوچھا۔

"میں... میں... یہیں تھیں جو ایسا ہوتا ہے کہ ایسے موقوں پر..."

درستہ میرا کسی بزم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔"

"آپ کا نام کیا ہے...?"

گا... آپ ساتھ پہنچانا پسند کریں گے یا بہاں مہربان۔"

"تم کیا کہتے ہو۔"

"میرا خیال ہے... آپ ساتھ پہلیں... میکا نہیں مجرم کا پا

چاہئے ہیں۔"

وہ اسی وقت سامن پر پیٹی... ایوان صدر سے سامن کی  
انقلامیں کو پہلے لی اطلاع دے دی گئی... جو نبی وہ سامن پر اترے،  
پولیس اور فون ان کی طرف پیٹی... صدر صاحب تے فوراً کہا۔

"ہمیں جریزہ ہے تاک جانا ہے۔"

"لائق باکمل تیار ہے سر۔"

"لائق پر سوار ہو گئے... خود اسی لائق روانہ ہو گئی۔"

"کتنی دیر کا سفر ہے۔" اسکلم جمشید نے گھری کی طرف

دیکھا۔

"ہمیں مت لکھن گے سر۔" ذرا بیجور بولا۔

"کیا ان جریزے پر پہلے بھی جانے کا الفاق ہوا ہے۔"

"تھی تھیں... بے آباد جریزہ ہے... میر کرنے والے لوگ

بھی اس پر نہیں اترتے... وہاں کچھ ہے نہیں، جب کہ دوسرا

جریزے پر نہیں۔"

پھر ان کی لائق جریزے سے آگئی... وہ نیچے اڑائے...

آئے گا۔"

"پا نہیں! تم کیا کہر ہے ہو۔" اسکلم جمشید نے پر اسے

بنایا۔

ایسے میں فون کی بھنی بخاہی... صدر صاحب نے ذکر ہے

کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسکلم جمشید بول اگھے۔

"نہیں سر... یہ فون میں ستون کا۔"

"اگھی بات ہے۔"

انہوں نے ریسور کان سے لکا یا... وہ سری طرف اتنا

پولیس اور فون ان کی طرف پیٹی... صدر صاحب تے فوراً کہا۔

"ہمیں جریزہ ہے تاک جانا ہے۔"

کھر دری آواز سنائی دی۔

"آرڈی خان کو ساتھ لے کر جریزہ بڑاں پر آ جائیں۔

ورنہ نیکم ہاتھ سے نکل جائے لگی۔"

ان القاظ کے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔ انہوں نے فون

کر کے صدر کی طرف دیکھا۔

"کیا کہا کیا اس طرف۔"

"آرڈی خان کو ساتھ لے کر جریزہ بڑاں پر آ جائیں۔"

"جریزہ بڑاں؟" انہوں نے تھران اور کہا۔

"پا؟ کیا اس ہم کے کسی جریزے ہے آپ کہیں۔"

"نہیں... باتکل نہیں۔"

"اور ہم بھی نہیں جانتے... لیکن سامن سے معلوم ہو جا۔

کہہ لیں کہا سے مسلمانوں کا بنا اور طریقہ سکھایا گیا... اور پھر الجوان  
صدر تک پہنچا گیا... آج سے پہلے کسی کو اس پر نشک نہیں ہو سکا... ہے  
تاکاری گری... خراب ہم آتے جس اپنے مقصد کی طرف... صدر  
صاحب اگر آپ کو اپنی نیگم زندہ سلامت والیں چاہیے تو اس کی صرف  
ایک ہی صورت ہے... اور وہ یہ ہے کہ اپنکر جمشید، گمود، فاروق اور  
فرزاد کو ہمارے حوالے کروں۔"

"کیا مطلب؟" صدر صاحب اچھے۔

ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں... ایکس ان کی زندگیاں نہیں  
چاہیں... ان سے ایسیں ایک کام لینا ہے اور بس... ہمارا کام پورا  
ہو گیا... آپ کو آپ کی بیکم زندہ سلامت والیں مل جائے گی۔"

"سوری! ایسی یہ سودہ نہیں کر سکتا۔" صدر صاحب نشک لے  
لیں ہوئے۔

"لیکن یہیں یہ سودہ منتظر ہے۔" اپنکر جمشید فراہم ہوئے۔

"کیا کہہ رہے ہو جمشید... میں اپنی بیوی کو بچانے کے لیے  
تمہیں دشمنوں کے حوالے نہیں کر سکت۔"

"لیکن سر... وہ ہم سے کوئی کام لینا چاہتے جس... ہم خود کو  
ان کے حوالے کریں گے... لیکن ہماری ایک شرط ہو گئی۔"

"اور وہ کیا اپنکر جمشید۔"

"شرط یہ ہے کہ آپ تجسس صاحب کو اسی وقت رہا کر دیں۔"

اور آگے ہڑھے، تجربہ ویران پر اعتماد، یوں لگتا تھا ہمیسے یہاں کبھی بھی  
کوئی ن آیا تو۔

"جمشید! نہیں تم نے خط تو نہیں سناء... انہوں نے کسی اور  
جزیرے کا نام تو نہیں لیا تھا۔"

"بتن نہیں... آپ فخر رہ کریں... انہوں نے اسی جزیرے کے  
نام لیا تھا... ابھی وہ نکل کر سامنے آ جائیں گے۔"

اسی وقت جزیرے پر وہی کھرد ری آواز اپنی۔

"آرڈی خان کو جزیرے کے درمیان بحیثیت دیں... آپ  
لوگ دیں تھہریں۔"

وہ رُک گئے... آرڈی خان کو آگے جانے کی اجازت دی  
گئی... وہ طنزیہ انداز میں مسکرا گیا... پھر آگے چلا گیا... جلد ہی وہ  
نظرؤں سے ابھل ہو گیا... جو جنے پر بے تکمیل درخت بے شمار تھے...  
یہیں ان درختوں پر بالا پڑا تھا:

"آرڈی خان ہمارے پاس پہنچ گیا... ایوان صدر میں روکر  
اس نے ہماری بہت خدمت کی... اس لیے ہمارا اس سے وعدہ تھا کہ  
جب بھی وہ خطرے میں ہوا، ہم اسے با حفاظت نہیں وہاں سے نکال  
لیں گے... سو دیکھ لیں، نکال لیا... اور آج آرڈی خان کو بھی پیغام  
ہو گیا... ویسے ٹھیک نام کا آرڈی خان ہے... ورنہ اس کا نام سوان  
جیتی ہے اور یہ مسلمان نہیں ہے... آپ لوگ اس کو ہماری کاری گری

"جب پھر اس بات کی کیا گارنی ہو گی کہ آپ کام کرنے سے انکار نہیں کریں گے۔"

"اہم مسلمان ہیں... مسلمان جو وحدہ کرتا ہے... پورا کرتا ہے... تم اللہ کو گواہ بنا کر کتے ہیں... آپ کا ہم ضرور کریں گے۔"

"خوب! خوشی ہوئی... نیکم آ رہی ہیں... سب لوگ جزیرے سے رخصت ہو جائیں... صرف یہ لوگ رہ جائیں۔" "ایک بھی ایک لائق آئے گی... آپ لوگ اس پر سوار دیجیں گے... لائق آپ کو ایک نامعلوم مقام پر لے جائے گی... ایک بھی۔"

"آپ پر شان نہ ہوں۔" اور پھر انہوں نے صدر صاحب کی حکم کی تقلیل کریں گے۔

"فرمادیک آنے پر اسکے جذبے بولے۔" ان لوگوں نے آپ کے ساتھ کوئی زیادتی لائیں کی۔ "سالی سے طے ہو جائے گا۔"

"تو اب سوچ لیں۔" فاروق نے مدد بنا دیا۔

"لہیک ہے... سر آپ انہیں لے کر روانہ ہو جائیں گے۔" اور... اور تم جمشید۔

"ہماری آپ غرر نہ کریں۔"

صدر صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے... اگر وہ لائق پر رخصت ہو گئے... وہ وہیں کھڑے رہ گئے... جب لائق نظر وہ سے اس ساتھ ہے؛ فیساں کل اور انکل خان رحمان بھی ہونے چاہیں او جصل ہو گئی... جب آواز آئی۔

"اب آپ جزیرے کے درمیان میں آ جائیں۔"

## سمندر کے بیچ

یہ بات ان کے لیے صورت ہے جوست کی تھی... انہوں نے  
ان عنزوں کو مکحور کر دیکھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"  
”ہمارے باس بہت بڑے یا نے پر کام کرنے کے عادی  
ہیں، یا ایسے ہو سکتا ہے۔“

"آپ کے باس کا نام کیا ہے؟"  
”بہت جلد آپ کی ان سے ملاقات ہونے والی ہے...  
آپ غفرانہ کریں۔“  
”آخر غفرانہ کرنے کی تو ہمیں ضرورت بھی نہیں ہے... اب چلتا  
کھال ہے۔“

"لاجئ آنے والی ہے... ہمیں خود مظلوم نہیں، لاجئ آپ کو  
کہاں لے جائے گی... ہزار کام تو بس اس جزیرے تک فتح ہو جائے  
گا۔“

میں اس لمحے انہوں نے ایک لاٹھ کو آتے دیکھا... جلدی

ملاقات ہو گی... بلکہ وہ آپ سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں۔“  
”کسی... نہیں۔“

وہ چلا اٹھے... ماہے جوست کے ان کی آنکھیں پہلیں سکر



”سوار ہو جائیں .. کوئی سال کیے بغیر... کوتلہ آپ وعدہ  
کر پچھے ہیں۔“

”عسل یاد ہے کہ ہم وہ کر پچھے ہیں۔“ فاروق نے مدد  
ہنلیا۔

”کاش!“ محمود نے سرد آہ بھری۔

”آج ہی بھی کہہ دیں۔“

”کاش!“ میں معلوم ہوتا... ہم کہاں جا رہے تھے اور ہم اپنے  
ساتھ دوسری دو پارٹیوں کو بھی لے جاتے۔

”ہمارا خیال ہے، باس نے انہیں بھی بایا ہو گا... تا ہم یقین  
سے نہیں کہہ سکتے۔“

”جب پھر پروفسر واڈا درخان رحمان کے ہمارے میں یقین  
سے کس طرز کہہ سکتے ہیں۔“

”انہیں تو ہم خود اس جزو سے پہلے لاٹکے  
ہیں۔“

”کیا!!“ وہ ایک ساتھ چلا گئے۔

”ہاں! لیکی بات ہے۔“

”لیکن آپ انہیں کیا کہہ کر یہاں تک لا لے تھے۔“

”ید اڑکی باتیں ہیں... وہ مسکراوے۔“

”میں کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی... میں  
ہو چکا ہوں۔“

”میں کیا مطلب...“

”کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی... میں  
کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی...“

”لیکن میں کہاں کہہ کر یہاں تک لا لے تھے۔“

”یہ اڑکی باتیں ہیں... وہ مسکراوے۔“

”میں کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی...“

”سوار ہو جائیں .. کوئی سال کیے بغیر... کوتلہ آپ وعدہ  
کر پچھے ہیں۔“

”عسل یاد ہے کہ ہم وہ کر پچھے ہیں۔“ فاروق نے مدد  
ہنلیا۔

”کاش!“ محمود نے سرد آہ بھری۔

”آج ہی بھی کہہ دیں۔“

”کاش!“ میں معلوم ہوتا... ہم کہاں جا رہے تھے اور ہم اپنے  
ساتھ دوسری دو پارٹیوں کو بھی لے جاتے۔

”ہمارا خیال ہے، باس نے انہیں بھی بایا ہو گا... تا ہم یقین  
سے نہیں کہہ سکتے۔“

”جب پھر پروفسر واڈا درخان رحمان کے ہمارے میں یقین  
سے کس طرز کہہ سکتے ہیں۔“

”انہیں تو ہم خود اس جزو سے پہلے لاٹکے  
ہیں۔“

”کیا!!“ وہ ایک ساتھ چلا گئے۔

”ہاں! لیکی بات ہے۔“

”لیکن آپ انہیں کیا کہہ کر یہاں تک لا لے تھے۔“

”ید اڑکی باتیں ہیں... وہ مسکراوے۔“

”میں کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی... میں  
ہو چکا ہوں۔“

”میں کیا مطلب...“

”کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی... میں  
کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی...“

”لیکن میں کہاں کہہ کر یہاں تک لا لے تھے۔“

”یہ اڑکی باتیں ہیں... وہ مسکراوے۔“

”میں کہاں وضاحت نہیں ہو سکتی... یقین وضاحت ہو گی...“

آپ لوگ آ جائیں۔"

"اچھی بات ہے۔"

"ہاں! اس کے علاوہ کیا کہا جاسکتا ہے۔"

"آخروہ کی میٹنگ ہے... جس کی خاطر اس قدر پاپڑ بدلے

اور پھر، اتنی جزیرے کے پتوں پچ ایک ہرے قطر کا پانچ جارب ہے۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"اگر... وہ اوپر سے بندھا... زمین سے صرف ایک فٹ اوپر اٹھ کر رک گیا... اس کے اوپر ایک ٹھکنا سا اٹھ گیا... انہوں نے دیکھا:

"جسیں ہیں، ورنہ پاپڑ کا نام سن کر ان کی بھوک پتک اٹھتی۔" محمود نے

خوش ہو کر کہا۔

"باق رے... پپ پتا نہیں... یہ لوگ ہمیں کہاں ۔۔۔

"بے کوئی تک اس بات کی۔" فرزانہ جل گئی۔

جارب ہے ہیں اور کیا چکر ہے۔" فاروق کی یوکھانی ہوئی آواز تالی دی۔

"اچھا بھی... لڑ شپڑنا، کہیں یہاں سے بھی نکلا پڑے

"ایسے موقعوں پر تو یہی کہا جاسکتا ہے، جب اونکھی میں سر اپنے جائے۔" انپکڑ جمیش نے ہنس کر کہا۔

"اس سے اچھی بات بھلا کیا ہو سکتی ہے کہ ہم یہاں سے کل

وہ سکراویے... پھر اللہ کا نام لے کر یہیں ہیاں اترنے لگ جائیں۔"

اتر تے چلے گئے... پاپ شیخے کا تھا... جلد ہی انہوں نے اپے

چاروں طرف پانی دیکھا... اور اس پانی میں رنگ برلنی چھلیاں تیرتے تمام زندگی بیکی سوچتے رہیں گے... کہ مندر کے پیچے آخوند کیا میٹنگ

دیکھیں.. وہ اس طرح کہ پاپ سے روشنی پھوٹ رہی تھی... اب ہوئی تھی... میٹنگ کرنے والے کون لوگ تھے...، غیرہ۔" انپکڑ جمیش

گویا مندر میں پیچے ہی پیچے جارب ہے تھے... تاہم انہیں گھسن کا احصار نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

نہ ہوا، گویا پاپ میں آئیں گنجن کا انتظام تھا... سیر ہیوں کے ذریعے... "یہیں آپ پریشان کیوں ہو گئے۔"

سردیں منٹ تک جاری رہا... "میں پریشان اس خیال سے ہو گیا ہوں کہ کہیں یہ ہمارے

"اف بالک... کیا یہ لوگ، اتنی مندر کے پیچے جمعت خلاف کوئی سازش نہ ہو۔"

"کوئی بات نہیں... پہلے کیا کوئی کم سازشیں ہوئی ہیں

اراودہ رکھتے ہیں۔"

"جسی سوال تو ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں۔" اسپکٹر  
کامران مرزا نے کہا۔

"اور ہم بھی آپ سے یہی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔" شوکی  
بول پڑا۔

"جو یا ہم سب ایک دوسرے سے بن سکی ایک سوال پوچھنا  
چاہتے ہیں۔"

"خیر... پہلے میں بتاؤ گا ہوں۔"

"لیکن اس سے پہلے آپ لوگ اٹھیان سے پہنچ تو بایسیں...  
پہنچا پی تو لیں۔" صرف نے خوراک کیا۔

"اوہ باراں... یہ مخصوصہ ہے۔" پروفیسر داؤڈ نے جلدی  
سے کہا۔

"لیکن آپ تو پہلے سے یہاں موجود ہیں... آپ تو کافی  
چکے ہوں گے۔"

"تو لیا ہوا، میں تم لوگوں کے ساتھ ایک بار پہنچ کھاؤں گا...  
یہاں کی چیزیں بہت حیرت کی ہیں۔"

"وہ تو آپ دیے بھی کھا کتے تھے اُنکل... یہاں کون سا  
بلندی ہے... کھانے کا کمرہ الگ ہے... اس میں برہم کی کھانے  
چینی کی چیزیں موجود ہیں... کسی وقت بھی پہنچ بھی کہ سکتے ہیں۔"  
آفتاب نے سحر انہوں کو کہا۔

ہمارے خلاف... ایک اور سکنی۔ افراد اسکریٹنی۔  
بہت ولی نظر آ رہی ہو... خیر تو ہے۔ محمود نے اس  
کھوارا۔

"بھی تمہیں کس نے روکا ہے... تم بھی ولی نظر آئے تار۔"  
فرزاد کے مدرسے تھا۔

اچانک سینہ ہیاں فتح ہو گیں... اور ایک درود اور نظر آئے  
لکھا۔ انہوں نے دیکھا... دو دروازہ ایک بہت بڑی لاٹج میں تھا۔...  
اس کو سعیر کر کے آگے بڑھے تو براہمے میں چلتا پڑا... پھر یہ براہمے  
انہیں ایک بہت بڑے ہال میں لے آیا... جیسے وہ کسی بہت بڑی  
مارت کا ہال ہو... لیکن یہاں تھا ایک لاٹج کا... ایک لاٹج میں اتر  
ہوا ہال بھی ہو سکتا ہے... یہ بات بھی ان کے لیے کم حرمت کی نہیں  
تھی..."

جو خوبی وہ ہال میں داخل ہوئے... بہت زور سے اچھے...  
سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس ہال میں یہ فیسر داؤڈ اور ٹھان رہنماء<sup>ر</sup>  
موجود ہوں گے... بھی نہیں... ہال تو شکی ہے اور بھی موجود ہے  
اور اسپکٹر کامران مرزا اونچیرہ بھی موجود ہے... اوہر اُنہیں دیکھ رہا  
بہت زور سے اچھے... پھر جلدی جلدی ایک دوسرے سے گئے تھے  
"یہ کیا چکر ہے... آپ لوگ یہاں کیسے پہنچ کر  
اسپکٹر جسید نے کہا۔

خدمات ماملہ کی گئی ہیں... انہوں نے کام کرنے کی حادی بھر لی ہے..  
کیا آپ اس جسم میں ان کا ساتھ دینا پسند کریں گے، میں نے کہا...  
ضرور کیوں نہیں، لیکن پہلے معلوم تو ہو... وہ کہاں ہیں... کس عالی  
میں ہیں۔"

"اس پر انہوں نے صدر صاحب سے میری بات کراوی...  
صدر صاحب نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ آپ لوگ ان کے لیے  
کام کرنے پر آمادہ ہیں اور روانہ ہو رہے ہیں... سو ہم ان کے ساتھ  
چل پڑے... لیکن اب معلوم ہوا... صدر صاحب کی آواز کی نقل کی  
گئی تھی... صدر صاحب نے ہمیں ایسا کوئی علم نہیں دیا تھا... ہاں اتنا  
ضرور ہے، یہ بات ان لوگوں نے یہاں آ کر تائی... اور یہ بھی بتایا کہ  
آپ کو جلد از جلد یہاں بھیجنے والے ہیں، ان حالات میں ہم ان کی  
ہدایات پر عمل کرنے کے سوا کوئی کیا سکتے تھے... لیں ہم یہاں آگئے  
اور آپ لوگوں کا انتظار شروع کر دیا۔" یہاں تک کہ انسپکٹر کامران  
برخاہماوش ہو گئے۔

"اور جمشید... مجھے اور پروفیسر داؤڈ کو بھی بھی بتایا گیا... کہ  
ایک جسم کے سلسلے میں دونوں پارٹیاں ایک جگہ جمع ہو چکی ہیں... اور  
آپ لوگوں کو یاد کر رہی ہیں۔ ہم نے ان کی بات کی تصدیق کے لیے  
آپ لوگوں کو فون کیے... لیکن کسی نے فون نہ اخھایا... یہاں تک کہ گھر  
کے کسی اور فرد نے بھی فون نہ سنتا... اس پر ہم کیا کر سکتے تھے، ان کے  
اختیار کیا... انہوں نے بتایا کہ ایک ستم کے سلسلے میں انسپکٹر جمشید کی

"بھی اس طرح اکیلے کانے کا ہر انہیں آتا... اب یہ لوگ  
آگئے ہیں تو ان کے ساتھ دو چار لمحے کھالوں گا۔"

"پہلے پھر پہلے کچھ کھالیا جائے... ویسے کیا آپ لوگوں نے  
کھانے سے پہلے اطمینان کر لیا تھا کہماں طالِ چیزوں سے تباہ کیا گیا  
ہے۔" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔

"اس سلسلے میں ہم نے صرف یہ اختیار کی تھی کہ کسی بھی قسم کا  
گھوشت استعمال نہیں کیا... جس پیسے کی چینی میں بال محل کا امکان نظر آیا،  
اس کو بھی باجھ نہیں لگایا... مطلب یہ کہ ہم نے صرف بزریاں، چاول،  
روٹی اور سلااد وغیرہ سے کام چلایا۔"

"جب تو تمہیک ہے... آئیے یہ وفیسر صاحب۔"

کھانے سے فارغ ہو کر دو چھتر سب کے درمیان آمدیٹھے:

"کیا اب میں پہلے اپنی کہاںی نہیں۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"ہاں بالکل..."

انہوں نے جو کچھ گزری تھی کہ سنائی... ان کے خاموش  
ہونے پر انسپکٹر کامران مرزا نے کہا:

"حیرت ہے... یہ لوگ کیا کرتے ہو گئے ہیں۔"

"اب آپ بتائیں... آپ یہاں تک کیسے آئے۔"

"بھارت سے ساتھ انہوں نے ایک بالفل سیدھا سادا طریقہ  
اختیار کیا... انہوں نے بتایا کہ ایک ستم کے سلسلے میں انسپکٹر جمشید کی

ساتھو چل پڑے... بعد میں معلوم ہوا... یہ ان کی چال تھی... آم۔ یہاں پہنچ تو ہوش آپکا تھا اور ان حضرات کو دیکھ کر ہم نے سکون کا لوگوں کے فون کی لائیں ان لوگوں نے جام کر ادی تھیں... تجا۔ سانس لیا تھا کہ چلو کوئی بات نہیں... اپنے ساتھی بھی یہاں موجود ہیں تو کیسے... بہر حال اب ہم یہاں موجود ہیں... جب تم یہاں پہنچتا کیا فرم ہے۔“  
لوگ آپکے تھے، انہیں یہاں دیکھ کر ہم نے الہیت ان کا سانس لیا تھا... شہ کی یہاں تک کہ کر رک گیا۔  
”سوال یہ ہے کہ یہ لوگ چاہتے کیا ہیں۔“ اسکر کامران  
پے ہماری کہانی۔“

”اب رہ گئے شوکی برادر... تم لوگوں کے ساتھ انہوں مردا ہو۔“

میں اس لمحے قدموں کی آواز اجھری... ہال کا دروازہ کھلا  
”ہمارے ساتھ اور بھی سادہ طریقہ اختیار کیا... ایک شریف اور ایک شخص لرکھنا تھا ہوا اندر را مل ہوا... وہ کچھ اس بے تحفظ طریقہ صورت آدمی ہمارے دفتر آیا... وہ ایک بڑی کار میں آیا تھا، اس سے اندر آیا تھا کہ سنجھل تسلک اور دھرم سے اونٹھنے من گرا... اس ایک بالکل سادہ انداز میں بتایا کہ اسے ایک گھر بھی مسئلہ درجیش ہے کے پیچھے آنے والے ساتھی زور سے پھنس پڑے... وہ اخھاتو اس کے اس کے گھر سے چیزیں چوری ہو جاتی ہیں... بس وہ پولیس کے علم پر ٹھرمندگی کے آثار تھے۔  
”مم... معاف... سمجھنے کا۔“ اس نے پوکھلا کر کہا۔  
”آپ اس بات کی معافی مانگ رہے ہیں... اور اس سے نصف فیس پہلے ہی وصول کر لی... اور اس کے ساتھ کار میں رہا مانگ رہے ہیں... ہم سے یا اپنے چیजیں آنے والوں سے۔“ فاروق ہوئے... کار بڑی تھی... آگے وہ صرف خود بیٹھا اور بھیلی سیدھی نے جان ہو کر پوچھا۔

”میں بھایا... پھر کار کا اگلا حصہ ایک شستے کی دیوار کے قریب ہو گیا... کار کے دروازے خود بخوبی بند ہوئے تھے اور شستے پڑا تھے... جیسا کہ عام طور پر آج کل کی جدید کاروں میں یہ نظام ہاتا۔“  
اس کے بعد ہم نے ایک گیس کی بمحضہ کی تھی اور پھر ہمیں پہنچ ہیا۔  
”اوہ معاف کرنے کا... آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔“ اس

نے اور تیادہ گز بڑا کر کھا۔

”اب ایک بار اور آپ نے معافی کس بات کی مانگی۔ تھے... ابھی یہ لوگ خود ہی بتائیں گے کہ ہمیں کیوں لایا گیا ہے...“  
فاروق کے لبھے میں حیرت تھی۔  
”کون لوگ بتائیں گے...“ آسف نے یہ پچھا۔

”تھی... جو لوگ بہاں لائے ہیں... اور کون؟“

”بہاں جواب محفوظ ہے۔“

”اب آپ لوگ اپنا تعارف کرو دیں۔“

”ہمارا حلقوں پاک لینڈ سے ہے... میں ایک سپر جی شید ہوں...“  
یا ایک سپر کار ان مرزا۔ وہ تعارف کرتے چلے گئے۔

”خوشی ہوئی آپ لوگوں سے مل کر... میرا حلقوں سوکھ رہا ہے  
اور مارے بھوک کے ہر حال ہے... بہاں پنځہ کھانے پہنچنے کو ہے۔“

”ایک یورا کمرہ ایک چیز والے بھرا پڑا ہے...“

”جب تو ہو گی سیش... دوستو! میں تو چلا کھانے کے کرے  
تھے میں... تم لوگوں کو میرا ساتھ دینا ہے، دو... درت ان لوگوں کے پاس  
تھا۔“

”یہ تو اپنا بھائی لگتا ہے۔“ پروفیسر داؤڈ بڑا ہے۔

ہڑ بٹک نے چوک کر ان کی طرف دیکھا اور بولا:

”آپ نے کیا کہا۔“ یہ جلد اس نے اردو میں کہا۔

”وہ اچھل پڑے...“

”اوہ! تو آپ کو اردو آتی ہے۔“

”بس واجبی سی... کسی زمانے میں مجھے دوسرے ملکوں کی

خوشی ہوئی... اگرچہ ابھی آپ سے تعارف نہیں ہوا۔“

”یہ مسٹر ہر بٹک ہیں... ہماری ٹیم کے اچارچے۔“ یہ چھپ آ  
دالے ایک شخص نے طنزیہ انداز میں تعارف کرایا۔

”تھی... کیا فرمایا... مسٹر ہر بٹک۔“ آفتاب کے لجھے میں  
حیرت تھی۔

”آپ نے غلط سمجھا... ہر بٹک نہیں... ہر بٹک۔“

”اور میرے نائب ہیں... مسٹر شومنگ۔“ ہر بٹک نے  
تھارف کرایا۔

”اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی اور بھی تو ہیں۔“

”ان کے نام مسٹر ناما اور ہاما ہیں۔“

”خوشی ہوئی آپ سے مل کر... آپ لوگ بہاں کہنے سے  
میں آئے۔“

”یہ تو ہمیں معلوم نہیں... آسیں تو بس... ایک طرف سے  
بہاں بلک میل کر کے لایا گیا ہے... گویا ہم بہاں آتے پر مجبور ہو گے

اُسی وقت قدموں کی آواز گون اٹھی... اس بار تین آدمی اندر... اسی روز رہا۔ اسی ملکے میں اپنے خوبی زور دار ہیں... آپ میں کے تو خوش ہوں گے، داخل ہوئے... وہ لبے تر لگے اور گورے رنگ کے تھے... ان کے دلیے ہمار اعلق انش رجسے ہے۔"

چھوٹی پنجھ اور غور پے تھا شاتھا، ان لوگوں پر تفریت بھری تھی مذکور کر... "اوہ ہوا چھا... اب اس نے جیران ہو کر کہا۔ کرسیوں کی طرف بڑھے اور کوئی بات کیے بغیر بیٹھ گئے۔

"آپ لوگوں کی تعریف۔"

"آپ جیسے لوگوں سے ہم اپنا تعارف کیوں کرائیں... دراصل میں مشرقی لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔"

آپ مشرقی لوگ اس قابل کہاں۔ "ان میں سے ایک نے فخر کے عالم... لیکن یہ عام مشرقی نہیں ہیں... یہ اسپرن جیشید، اسپر  
میں کہا۔

"یہاں چند خراب مغربی ہیں... ان سے اپنا تعارف کروگا... مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔" کراویں۔" اسپرن جیشید نے ہرامانے بغیر کہا۔

"غیر... آپ کا نام۔"

"ان لوگوں نے تعارف کے لیے کہا نہیں... " میں ساتھا ہوں... یہ میرے ماحت... مسٹر شرات اور جنکو  
اوہ! ایسی کوئی بات نہیں جاتا! آپ شوق سے تعارف ہیں، وہ ناس سے تعلق ہے۔"

کرائیں۔" شومگنگ سکرایا۔

"آپ کی تعریف۔" آنے والے نے با اخلاق لمحہ اختیار ہے... ساتھے... بڑے بڑے آپ کے آگے پانی بھرتے ہیں۔"

"لیکن تم یہاں کوئی جمع ہیں... خاص طور پر ان لوگوں کو کیا۔" میں شومگنگ ہوں... یہ میرے ساتھی ہیں... اور ہمارے کیوں لا یا گیا ہے۔"

انچارج اندر کھانے پینے کے لیے گئے ہیں... انہیں ہر بیگ کہا جاتا۔ "جو بستی ہماری یہاں موجودگی کا سبب ہی ہے... اس سوال  
کے جواب دہ دے گی۔"

سے کیا غرض کہ اس میں کون کون شامل ہیں۔"

"گویا آپ کو اندازہ ہے... یہ ممکن کہ قسم کی ہے... اور کون  
بھیں یہاں لایا ہے۔" سانثانے پوچھ کر کہا۔

"تین جناب! مجھے تین معلوم... یہاں موجود لوگوں میں  
سے کسی کو بھی معلوم نہیں..."

ایسے میں قدموں کی آواز اپنی...

"شاید کوئی پوچھی پا رہی آگئی۔" سانثانے پوچھا۔

سب کی نظریں ہال کے دروازے کی طرف اٹھ گئیں... دو  
آدمی اور بڑے آر ہے تھے۔

"آہا! جب تو نام ہاتے کی ضرورت نہیں... میں خود ہاتا دوں۔"

"خوب پہچانا مسٹر... سوری... میں تو آپ کو تین پہچانتا۔"  
آنے والے نے کہا۔

"میں ہر بندگ اہل... انشارج ہے۔"

"حیرت ہے... آپ کا نام تو سا ہوا نہیں لگتا۔"

"ذخیرہ والوں کے نام بھی ذخیرہ ہی ہونے چاہتیں۔" بڑے بندگ  
مکاریا۔

چلی بار اپنے جمشید اور اپنے کمزور مردانہ اس کی طرف  
چک کر دیکھا۔ اس سے پہلے وہ بالکل بے وقوف سا آدمی نظر آیا تھا۔  
لیکن اب انہیں یوں لگا... جیسا وہ نظر آتا ہے، وہ ایسا ہے جیسیں۔

"اور وہ کون ہے۔"

"ہمیں کیا معلوم... ہم تو اسی سے حالات کا فکار ہوئے  
تھے کہ اس کے علم پر یہاں آتا ہے..."

میں اس لئے اندر ورنی دروازہ کھلا اور مسٹر بڑے بندگ  
ہوا اندر دا خل، ہوا اور گرد گرتے پچا۔

"مم معاف کیجئے گا۔" اس نے بوجھا کر کہا۔ ساتھ ہی  
کی نظر میں آنے والوں پر پڑی۔

"آپ لوگوں کی تعریف؟"

"دنیا سے ہیں..."

"آہا! جب تو نام ہاتے کی ضرورت نہیں... میں خود ہاتا دوں  
گا... یہ ضرور مسٹر سانچا ہیں اور یہ ان کے ماتحت شرات اور جنکے ہیں۔  
میں نے قلقلہ تو نہیں کہا۔"

"بالکل بھیک کہا آپ نے۔"

اب وہ گرم جوٹی سے ایک درسے سے ملے۔

"چھا ہوا آپ لوگ بھی آگئے... خوب گزرے کی جو  
بینیں گے دیوارتے دو۔"

"لیکن ان لوگوں کی موجودگی مجھے الجھن میں ڈال  
ہے۔" سانچا نے ان کی طرف اشارہ کیا۔

"کوئی بات نہیں... ہم سب کو اپنا اینا کام کرنا ہے... از

## پر اسرار سفر

"اُرے! یہ آواز کہاں سے آئی۔"

"میری آواز اس پوری لامبی میں ہر جگہ سنی جاتی ہے...  
لیکن میں خود لامبی پر نہیں ہوں... آپ لوگوں کو یہاں جمع کرنے کا  
سہب میں ہنا ہوں... شجھے آپ لوگوں سے کام ہے... کام معمولی  
اویت کا نہیں ہے... آپ س کی دل کسی مجبوری کی بنا پر آئے ہیں...  
یعنی آپ یہاں آتے پر مجبور تھے... اس مجبوری کے تحت میں آپ  
لوگوں سے کام لے سکتا ہوں... اور کام لے کر آپ کو فارغ کر سکتا  
ہوں... لیکن میں ایسا نہیں کروں گا... آپ کی مجبوری سے میں اس حد  
تک فائدہ اٹھاؤں گا کہ آپ کو کام پر مجبور کرو دیا ہے... کہنے کا مطلب  
یہ کہ میں آپ کو آپ کے کام کا پورا پورا معاوضہ ادا کروں گا۔"

"لیکن ہم معاوضے پر کام نہیں کرتے۔" اسپرہ جمیل نے من

ہٹایا۔

"یہی تو بتا رہا ہوں... آپ لوگ کرتے تو نہیں... اور میں  
معاوضے پر کروں گا بھی نہیں، وہ تو آپ کا انعام ہو گا۔"

"ہمیں یہاں کیوں لا یا گیا ہے۔"

"لانے والا ہی بتائے گا اور میرا خیال ہے... وہ ابھی تک  
یہاں نہیں آیا۔"

"اور مجھے یہاں آنے کی ضرورت بھی نہیں..."

ہال میں ایک کھردی سی آواز گوئی... وہ بربی طرح  
اچھلے... ☆...☆...☆

"ہاں یا لکل... اور یہ کوئی زبانی یا تھیں ہے... اگر آپ لوگ پسند کریں تو اس کی صفات بھی دی جا سکتی ہے۔"

"صفات... بھلا آپ صفات کس طرح دلو سکتے ہیں۔"  
ہر بنگ نے حیران ہو کر کہا۔

"بے میرے با میں باتھ کا کام ہے... آپ پسند کریں تو آپ کے ملک کا صدر آپ سے کہے گا... اس معاوضے کی صفات میں آپ کو دیتا ہوں۔"

"وکھیے جتاب! ہم آپ کو تھیں جانتے... آپ کون ہیں، کیا ہیں، یا آپ کا تعلق کس ملک سے ہے، لہذا یہ صفات دلوں تی دیں۔"

"اگرچہ اس کی ضرورت نہیں... آپ لوگ میرا کام کرنے پر مجبور ہیں... پھر بھی میں صفات دے دیتا ہوں... یہاں فون موجود ہے... اپنے اپنے صدر کو فون کر لیں اور صفات لے لیں۔"

"لیکن کیا کہہ کر؟" ساتھی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"صرف یہ کہ ہم جس شخص کے لیے اس وقت کام کرنے پر مجبور ہیں... وہ کام کھلی ہوتے پر ایک کروڑ ڈالر فی پارٹی معاوضہ دینے کی بات کر رہا ہے... کیا ہم اس کی بات پر احتساب کر لیں... کیا آپ صفات دیتے ہیں۔"

"اوہ اچھا... ہم ایسا ضرور کریں گے۔" برائٹ نے خوش ہو کر کہا۔

"ہم انعامات لینے کے عادی نہیں ہیں۔" انسلکر کا مردانہ لئے منہ بنا یا۔

"اوہ! آپ لوگ نہ بیجھے گا... آپ کے حصے کا انعام ہے آپس میں تقسیم کر لیں گے۔" ہر بنگ نے براسامنہ بنا یا۔

"ہاں اور کیا۔" ساتھی نے فوراً کہا۔  
"میں بھی سیکی کہتا ہوں۔" برائٹ بولا۔

"یہاں اس وقت چار پارٹیاں ہیں... پاک لینڈ کی تیون پارٹیوں کو اگر ایک پارٹی خیال کر لیا جائے... کیوں انسلکر جمیش... آپ کو ایک پارٹی خیال کیا جائے یا نہیں۔"

"ایک... ہم ایک ہیں... پوری مسلمان قوم ایک ہے... بلکہ ایک جسم کی مانند ہے۔"

"یہ تو پھر یہاں چار پارٹیاں ہیں... آپ چاروں کو ایک نیم کی طرح کام کرنا ہے اور اس نیم کو انجام دیتا ہے۔"  
"کس نیم کو؟" ہر بنگ نے منہ بنا یا۔

"اہمی صفات کرتا ہوں... اور اس معاوضے کے بارے میں بھی بتاتا ہوں جو آپ کو ملے گا... بلکہ پہلے معاوضہ من لیں... آپ میں سے ہر ایک کو ایک ایک کروڑ ڈالر میں گے۔"

"کیا... اتنا بڑا معاوضہ۔" وہ چلا اٹھے... لیکن چالا کر کہا۔  
والوں میں انسلکر جمیش، غیرہ نہیں تھے۔

باقی مسکرا کر رہ گئے...  
”حیرت ہے، کمال ہے۔“ اچاکم انپلز جمیڈ بری طرح  
چھک کر بولے۔

”بھی کس بات پر حیرت ہے، کمال ہے۔“ فرزاد نے حیران  
ہو کر ان کی طرف دیکھا۔

ساتھ ہی انہوں نے انپلز کا مران مرزا کی طرف نظریں  
دیکھ لیں... وہ بھی تخت حیرت زدہ نظر آئے۔

”بس... پکھنیں... بھی منہ سے نکل گی۔“ انہوں نے  
خوراکہا۔

وہ بجھ گئے کہ اپنی حیرت کی وضاحت ان لوگوں کے سامنے  
کرتا گیں چاہتے... لہذا انہوں نے بھی چپ سادھی۔

”میں کہہ چکا ہوں... میرے ملک کے صدر نے پورا  
المیمان دلایا ہے۔“

”اوہ... نیکی معاملہ میرے ساتھ ہوا ہے۔“ سانچا یو لا۔

”اوہ میرے صدر نے بھی پوری طرح المیمان دلایا ہے۔“

”کمال ہے... مسٹر پاس آ خر آپ کیا چیز ہیں۔“

”یہ دوستو... اس چکر میں نہ ہوتا... اب اگر آپ لوگ  
آرام کرنا چاہئے یہ تو آج کا دن آرام کر سکتے ہیں... کل سے آپ

ہر بیک، سانچا اور براہت اٹھے اور فون کرتے گے... انپلز  
جمیڈ اور انپلز کا مران مرزا نے اپنی بگ سے حرکت نکی۔  
”آپ فون نہیں کریں گے... انپلز جمیڈ، انپلز کا مران  
مرزا۔“

”دھمیں... ہمیں آپ کے معاوضے کی شرودرت نہیں۔“  
”لگ... کیا کہہ رہے ہیں انکل۔“ اچاکم شوکی ہوا  
اٹھا۔

”کیا کہنا چاہتے ہو شوکی۔“  
”آپ کو معاوضے کی شرودرت نہیں... لیکن ہمیں ہے۔“  
”اوہ ہاں شوکی، لیکن سوچ لو۔“ انپلز کا مران مرزا  
مسکرا ہے۔

”بھی کیا فرمایا... سوچ لیں۔“  
”ہاں اس سوچ لو شوکی۔“ کہیں معاوضہ جہگان پر جائے۔  
”اوہ اپھا... نحیک ہے۔“ شوکی نے کہا اور اٹھتے اٹھتے  
گیا۔

”کیا نحیک ہے۔“ آزاد آگئی۔  
”بس... ہمیں نہیں چاہیے معاوضہ۔“  
”آپ امگ بیگب ہیں۔“  
”بیگب کے ساتھ ہم دراصل غریب ہیں۔“ شوکی نے

چوری کے سارے تو عام آدمی لگا لیتے ہیں... اس کے لیے ہمیں بلائے کیا ضرورت تھی... وہ بھی اتنے زبردست انتظامات کے ساتھ۔ ”  
ہر بیک نے منہ بنا کر کہا۔

”آپ کو معلوم نہیں سز ہر بیک۔ ” آواز آئی۔

نہ بانے کیوں اپنے چشید اور اپنے کام مراں مسکرا دیے۔

”مجھے معلوم نہیں... کیا معلوم نہیں... ” ہر بیک نے ہر ان بوکر پوچھا۔

”ہاں! آپ کو معلوم نہیں... کہ چوری کس چیز کی ہوئی ہے،  
اور کس قسم کی ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے... ”

”تو آپ بتا دیں ہاں۔ ”

”آپ لوگ، ہاں جتنا ہی رہے ہیں... جس حد تک بات  
آپ کو بتائی جائی ہے، وہ بتا دی جائے گی... بتا قی کام آپ خود کریں  
گے۔ ”

”بہتر۔ ”

اور پھر ان کی لائچی روایت ہوئی... ان کا یہ سفر تین گھنٹے کا تھا بت  
ہوا... پھر انہوں نے خود کو ایک سائل پر پایا... وہ لائچی سے اتر آئے... ”

”اس جگہ سے گاڑی آپ کو لے کر جائے گی۔ ”

”کافی پر اسرار سفر ہے۔ ” سنا مسکرا دیا۔

”تیس ای تو ہے۔ ”

لوگ اپنا کام شروع کر سکتے ہیں۔ ”

”یہ زیادہ اچھا رہے گا۔ ” سائنا نے فوراً کہا۔

”لیکن ہم آرام نہیں کرتا جا ہے۔ ” اپنے چشید نے کہا۔

”لیکن جناب! یہ تکنا پار نہیں آ رہا کرتا جا سکتی ہیں... لہذا

آپ کو ان کی بات مانتا چاہیے۔ ”

”اچھی بات ہے... جیسے آپ کی مرہٹی۔ ” انہوں نے ہر اس

منہ بنا دیا۔

”اب کل بات ہو گی۔ ”

وہ دون انہوں نے سوکر اور جاگ کر گزارا... وہ ایسے کہ  
مازوں کے اوقات میں وہ جاگتے رہے... جب کہ دوسرا ٹیکوں  
رنیاں گھوڑے بچ کر سوتی رہیں... آخر دوسرے دن جب وہ ہاشم  
سے فارغ ہو گئے اور پکھو دیا آ رہا۔ مندر کی مخلوق کوہ کھینتے رہے تو حب  
لہیں جا کر آواز آئی۔

”اب آپ لوگ کام کے لیے تیار ہو جائیں... یہی لائچی  
آپ کو اس مقام تک لے کر جائے گی... جہاں وہ کام آپ شروع  
کریں گے۔ ”

”کام کیا ہے؟ ”

”ایک چوری کا سراج رکنا ہے، آپ لوگوں کو۔ ”

”کیا کہا... آپ نے... چوری کا سراج... یہ کیا کام ہوا... ”

”جب آپ اتنے انتظامات کر سکتے ہیں تو وہ پوری کا سارا اسی وقت ایک بڑی گازی وباں آ کھزی ہوئی... وہ سب کیوں نہیں لگا لیتے؟“  
 ”اپنا اپنا کام ہوتا ہے...“ پھر کہا گیا۔  
 ”کویا آپ ہمارے ساتھ ساتھ ہیں۔“  
 ”میں نہیں... صرف یہی آواز... میں ہیڈ آفس میں جیسی بھی بہت دلکھی تھیں... لیکن یہ وادی ان سے مختلف اس لیے تھی کہ کر آپ لوگوں کو کششوں کروں گا اور آپ کی کارکز اری کا جائزہ وہی وادی بہت محترم تھی اور لوگے پہاڑوں کی وجہ سے میماروں کے گرد گھری رہوں گا۔“

”ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں ستر... اوہ... آپ نے بڑی بھی تک اپنا نام بھی نہیں بتایا۔“  
 ”مجھے آپ میر کہ لیں۔“  
 ”بھی وہ عمارت ہے... جہاں آپ کو آنا تھا، اس عمارت پر اچھا... بہاں تو ماسٹر... اگر ہم اس پوری کا سراغ نہ لیں سکلوں وڈیو یکسٹس موجود ہیں... وہ سب کی سب کی نے چھانی سکے۔“

”اس صورت میں آپ لوگ زندہ ہیں نہیں بائیں گے۔“ ماحصل کرتا ہے۔  
 ”ایسا اتنا سا کام۔“ پرانتہ چکا۔  
 ”سرد ترین آواز میں کہا گیا۔“  
 ”اوہ... تن ہیں۔“ سب کے سب ایک ساتھ ہو لے۔  
 ”یہ اتنا سا کام نہیں ہے... بہت بڑا کام ہے...“  
 ”بہاں آپ سب کو اس پوری کا سراغ لکانا ہو گا...“  
 ”آپ کے زو دیک ہو گا... ہمارے زو دیک نہیں... ہم تو موٹ کے مد میں جانا ہو گا... آپ بس اسی صورت میں زندہ رہ سکیں۔“ چکلی بجاتے ہی مجرم کو پکڑ لیں گے اور یکسٹس بر آمد کر لیں گے... یہے گے... جب اس پوری کا سراغ لکا لیں گے اور معاف صدھی مسول کر لے ان میں تھا کیا۔“ سانانے جلدی جلدی کہا۔  
 ”وڈیو فلموں میں کیا ہوتا ہے۔“

"ان یکٹوں میں آخر کوئی خاص بات ہوگی... جن کی حادثہ اسیں کیا کیا ہوا... کس طرح ترقی ہوئی..."  
 "وہ تو ظاہر ہے... بس آپ کو نہیں بتایا جا سکتا کہ ان میں ایسی ٹلوں کو چرانے کی کسی کیا ضرورت تھی۔" ایک  
 کیا تھا... آپ اس بمارست کا بجا تھا لیں، ان ریکوں کو وہ تھیں... کامران مرزا بڑا ہے۔  
 اور سراغ لگائیں... وہ کس نے چڑائیں۔  
 "اچھی بات ہے... آئیے بھنی اندر جیں... یہ یہ شرمندی کیا کیا ضرورت تھی۔"  
 "اوہ سب سے اہم بات اس کس میں تھی ہے... یعنی پور کو لوگ باکل خاموش ہیں... کچھ بولتی نہیں رہے۔"  
 "آپ غردنگ کریں... جب ہم اپنا کام شروع کریں گے ہر ٹنک نے فوراً کپا۔  
 بولیں گے بھنی۔" فاروق مکرا یا۔

اس کا جلد من کر یا قی لوگ بھی مسکرا دیے... جب کہ مغرب پار بیوال نے بڑے بڑے سے منڈ بنائے...  
 "باں ٹھیک ہے، وہ خفیہ طور پر کسی عکس کو بھی یہ چیز فروخت  
 اب وہ براہے میں چل رہے تھے... بہت طویلیں براہم تھیں... خور کریں گے کہ پور نے ایسا کیوں کیا  
 اس کے دونوں طرف کیسٹوں کے ریک تھے... باکل خالی ریک... بدار اصل کام ہے چورتک پکننا اور اس سے کیسٹ وصول کرنا۔"  
 "میں اپنے ایک نمایہ دے کوچھ رہا ہوں... آپ لوگ اس  
 سے تمام تفصیلات پوچھ کر کتے ہیں... اور اب میں آپ لوگوں سے  
 رفاقت ہو رہا ہوں۔" آواز آتی۔  
 "مطلب یہ کہ اب آپ ہم سے رابطہ تھیں رکھیں گے۔"  
 "کس مطلب... انسانی تاریخ کی قلمیں؟" وہ پوچھ  
 لگی۔ آپ کا کام ختم ہو جائے گا اور میں آپ کو معاونت دے کر رفاقت  
 پولے۔

نے برأس امنتہ بنا یا۔

کروں گا۔ ” آواز سانی دی۔

” بہت خوب! میسے آپ کی مردی... لیکن اس بات کا بھی ”  
امکان ہے کہ جن صاحب کو آپ مجھیں کے، انہیں تمام باتیں معلوم  
ہوں۔ ” پھر وہ سب ایک پیچی کر سیوں پر بیٹھ گئے... کرسیوں کے  
رواریک مسٹریل میر بھی تھی... ”

” اس صورت میں ہد نخود مجھ سے رابط کر کے جواب دے۔ ”

” اس کی کیا ضرورت ہے... جس کے ذہن میں جو سوال  
اجھے کرتا چلا جائے... اور اپنا جواب نوٹ کرتا چلا جائے۔ ” ہر بندک

” اپنی بات ہے... آپ کا شکریہ۔ ”

” شکریہ آپ لوگوں کا... اتنا تعاون کر دے ہیں آپ۔ ”  
اس نے پس کر کیا اور پھر آواز نا بندھو گئی... ”

آدھے کھٹے بعد وہاں ایک ڈبل اپلا چھوٹے سے قد کا آڈی  
آیا۔ اس کے چھرے سے چالا کی میک روہی تھی۔ ”

” مجھے ماسٹر نے بیٹھا ہے... آپ مجھ سے جو سوالات چاہیہ  
پوچھ سکتے ہیں... جب تک چاہیں مجھے اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں... جب

آپ بھیں گے۔ میں جا سکتا ہوں، میں چاہاؤں گا... پھر بالائیں کے  
پھر آ جاؤں گا۔ ”

” شکریہ جناب! تو ہم آپس میں فیصلہ کر لیں... آپ۔ ”

” خوب اصرت باجان... آپ کے لکھنے پڑے ہیں۔ ” شوکی

سوالات کی ابتداء کوں کرے گا۔ ”

” کیوں نہ ہم یہاں ایک طرف بیٹھ کر باتیں کریں... ”

کھڑے رہ کر باتیں کرنے کے لیے کسی نے نہیں کہا۔ ” پر و فیر درہ... ”

اس پر سب نے ایک زہردار قبضہ کیا... لیکن اس کے

"یہ کیا بات ہوئی جناب؟ اتنی بہت سی کیسوں کے وہ اکیلے  
انچارج تھے۔" سانچا نے حیر ان ہو کر کہا۔  
"ہاں! اسکی بات ہے... وہ اکیلے انچارج تھے، ان کیسوں کا  
انچارج بھیش ایک تھی ہوتا ہے۔"

"خبر! ان کے بیٹے کہاں ہیں۔" انپرخ جمشید نے پوچھا۔

"وہ فلم سے ڈھ حال ہیں... اتنی ریاست کا وہ پر ہیں۔"

"تماری ان سے ملاقات کرائی جائے... جب تک ان سے  
باتیں کریں۔" کسی تعیین پر نہیں بھیجا جائیں گے۔" بڑی بیک نے فوراً  
کہا۔

"ان سے آپ کی ملاقات ضرور کرائی جائے گی... اپنے ذمہ

کی سوت کی خبر اور ان کیش کی لکشی کی خبر انہوں نے انشارج کے  
دینے کے لیے ہال میں داخل ہے تھے... خانی، ریک و کمپنی ہی ان کا چارن  
پارٹ فیل ہو گیا... یہ دھنے بھی مرے کے قرب... یہ عادی چیز...  
مش خاندان کی کیس کی حیثیت سرکاری نہیں ہے... غیر مرکاری ہے... یہ کیس  
نہ آتا تو بھی ایک آواہوں میں مرے والے تھے۔"

"ان کیس کے انتظامات میں یہاں ان گے ساتھ اور کون ملی آتھاں ہیں... لہذا وہ اس طے میں پوچھس کو روپورٹ کریں...  
کون شامل ہے؟"

"یہی تو مشکل ہے... کوئی بھی شامل نہیں تھا... اس بار جو نہیں کر سکتے... مش خاندان نے اس بات کی کوئی پرواہیں کی...  
کہ وہ اکیلے انچارج تھے... اور سوت سے پہلے اپنے بیٹے کو انچارج نہ کردا ان کے اپنے بے شرود مسائل ہیں... اور ان کے پاس بے تحاشا  
ہنا تاچا جتے تھے۔"

ساتھیوں نے اس حقیقتے میں ان کا ساتھیں دیا... انپرخ جمشید اور انپرخ  
کا مرزا ان مرزا کے چہروں پر کوئی ناگواری بھی تا بھری... البتہ بالآخر  
ساتھیوں ہتھے ہرے ہرے من ضرور بنائے کر یہ شوکی نے کیا سوار  
پوچھا۔

"یہ کیا سوال ہوا؟" بابا نے حیر ان ہو کر کہا۔

"اہمی آپ نے کہا تھا... آپ جو سال پوچھیں گے، میں  
جواب دوں گا۔" شوکی نے منہ بیٹایا۔  
بابا نکار گئے اڑ گیا..."

"واقعی... بھت سے لعلی ہوتی... میرے تمیں بچے ہیں۔"

"میری ایسیں یہاں کس کے قبضے میں ہوتی تھیں۔"

"مشتریاں کے قبضے میں... وہ اپنے بیٹے کو ان کا چارن  
دینے کے لیے ہال میں داخل ہے تھے... خانی، ریک و کمپنی ہی ان کا صدر کو دی تھی... صدر نے صاف کہا یا... یہ ان کا معاملہ نہیں ہے...  
پارٹ فیل ہو گیا... یہ دھنے بھی مرے کے قرب... یہ عادی چیز...  
مش خاندان کی کیس کی حیثیت سرکاری نہیں ہے... غیر مرکاری ہے... یہ کیس  
نہ آتا تو بھی ایک آواہوں میں مرے والے تھے۔"

"ان کیس کے انتظامات میں یہاں ان گے ساتھ اور کون ملی آتھاں ہیں... اس طے میں پوچھس کو روپورٹ کریں...  
کون شامل ہے؟"

"یہی تو مشکل ہے... کوئی بھی شامل نہیں تھا... اس بار جو نہیں کر سکتے... مش خاندان نے اس بات کی کوئی پرواہیں کی...  
کہ وہ اکیلے انچارج تھے... اور سوت سے پہلے اپنے بیٹے کو انچارج نہ کردا ان کے اپنے بے شرود مسائل ہیں... اور ان کے پاس بے تحاشا  
ہنا تاچا جتے تھے۔"

باہمان انہیں تفصیل ساتا چلا گیا۔

"ہوں... خیر... سب سے پہلے ماہر کے بیٹے سے بات کریں گے۔" برائٹ نے کہا۔

"اب وہ خود ماہر میں... ماہر کے مرنے کے بعد ان کا بہ ماہر بن جاتا ہے... ویسے ان کا نام روزی ہے۔"

"بیٹے پھر... پہلے روزی سے ملوکیں۔"

"آپ کو گاڑی میں چلتا پڑے گا... فاصلہ اتنا کم نہیں ہے۔"

"لے چلیں پھر۔"

"اچھی بات ہے۔"

جلد ہی وہ ایک بڑی گاڑی میں سفر کر رہے تھے... اس کا ذکر ہے۔"

میں پڑھنے چیختے وہ اس وادی میں بہت دورِ اکل آئے... پھر تین بار انہیں ایک عمارت نظر آئی... عمارت کے دروازے پر کوئی نہیں تھا۔

"ان میں خاندانی قسم کے راز تھے..." دستک دی گئی... فوراً آواز اپھری:

"اندر چل آئیں۔" آواز نمیں ڈولی ہوئی تھی۔

وہ اندر داخل ہوئے... یا ایک عمل نما عمارت تھی اس۔

برامے میں پڑھنے کے بعد، وہ ایک کمرے میں بٹا نہیں پائے تھے کہ ان پر درہ پہنچتے ہی دروازہ خود بخود حل گیا... وہ اندر داخل ہوئے۔

"گویا آپ ان گیلوں کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے۔"

اندر انہیں ایک نوجوان یستر پر نظر آیا... اس کی آنکھوں اسلک کامران مرزا تے جدی سے کہا۔

سرخی بتا رہی تھی کہ بہت دیر تک روٹا رہا ہے۔

"نہیں... بالکل نہیں۔"

"آپ مجھ سے ملتا چاہے ہیں۔" اس نے کہا۔

"ہاں اجتناب! آپ ساری بات تفصیل سے سنا کیں۔"

"اچھی بات ہے... میرے ڈیڈ نے پندرہ روز پہلے مجھ سے کہا

کہ وہ مرنے والے ہیں... ڈاکٹروں کی تھم نے انہیں ہواب دے دیا  
ہے... اور یہ کہ وہ اپنی پکھ خاندانی کیش میرے ہوائے کرنا چاہتے

ہیں... خاندان کا سربراہ اپنی اولاد و گود کیش مرنے سے پہلے سوچتا رہا  
ہے، لہذا وہ بھی آج ایسا ہی کریں گے... وہ مجھے لے کر اس ہال میں

پہنچ جس میں ریک لگنے ہوئے تھے... اور پھر ایک تالی ریک دیکھ کر  
ان پر درہ ساپڑا... وہ اسی وقت قسم ہو گئے... میں کہانی تو سرف یہ

جلد ہی

وہ ایک بڑی گاڑی میں سفر کر رہے تھے... اس کا ذکر ہے۔"

"انہوں نے بتایا تھا... ان کیش میں کیا ہے۔"

"ان میں خاندانی قسم کے راز تھے..."

وہ ایک عمل نما عمارت تھی اس۔

برامے میں پڑھنے کے بعد، وہ ایک کمرے میں بٹا نہیں پائے تھے کہ ان پر درہ

پہنچتے ہی دروازہ خود بخود حل گیا... وہ اندر داخل ہوئے۔

"گویا آپ ان گیلوں کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے۔"

سرخی بتا رہی تھی کہ بہت دیر تک روٹا رہا ہے۔

"جب بھر آپ ہہتا ہیے... ہم اس سلسلے میں کیا کر سکتے چیز۔"

"یہ میں نہیں جانتا... آپ کو بس یہ کام کرتا ہے... مجھے وہ کیسٹس لے کر دینا ہوں گی۔"

"آپ ایک سوال کا جواب دیں۔" ایسے میں شوکی نے ہم سوچ کر بچھا۔

"ضروری... کیوں نہیں۔"

"ان کیسٹس کو تیار کون کرتا تھا..."

"تیار کون کرتا تھا۔" اس نے کھونے کھوئے انداز میں کہا۔

"دہ دہ فامیں خود بخوبی بن جیں پائی ہوں گی۔"

"ہاں ایکھو لوگ ان کے لیے یہ کام کرتے رہے ہیں۔" اس نے مجبوراً کہا۔

"خوب! بھی آپ ہمیں ان سے ملواہیں۔"

"میں چاہتا تھا... آپ ان سے ملے بغیر کیسٹس کا سراہ جائے... مہربانی فرمائے آپ ان کیسٹس کا سراہ لے گئے میں... اور ہمیں... اگاہی میں۔"

"سوری سر... یہیں بولتا۔" سنا تھے فوراً کہا۔

"اچھی بات ہے... با بائیں... انہیں ان لوگوں کے پار... اچھی بات ہے... ہمیں ان لوگوں سے ملایا جائے... جو فلم کے جاؤ... اور ہاں... آپ کو اس وقت اگر مجھ سے اور کچھ پہچھاتے بات رہے ہیں۔"

"تو پوچھ لیں... ورنہ پھر آنے جانے میں وقت صرف ہو گا۔"

"اگر آپ صرف یہ بتادیں کہ ان کیسٹوں میں تھا کیا تو ہم چور کو آسانی سے کفر کر سکتے ہیں۔"

"بتاچکا ہوں... ہماری خاندانی کیسٹس ہیں۔"

"معاف کیجئے گا جتاب۔" ایسے میں فاروق بول اخفا۔

"معافی کس بات کی، مگر رہے ہیں آپ۔" رفواہی نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم نے اس بال کو دیکھا ہے... اور اس میں لگے ہوئے رنگوں کا بھی جائزہ لیا ہے... وہاں تو سینکڑوں کیسٹس آںکھی ہیں... آخر آپ کے خاندانی راز کتنے لیے چوڑے ہیں... جو اسی کیسٹوں میں آتے ہیں... اور یہ کتنے حصے کے ہیں۔"

"بھی خاندانی راز اس وقت تک خاندانی رہتا ہے... جب تک اس کے بارے میں بتایا نہ جائے... اور آپ مجھ سے ان کیسٹوں کا راز باندا جائیں گے یہیں... یہ کسے مکن ہے... کہ راز آپ کو بتا دیا اور کیسٹس والیں حاصل کریں... اپنا انعام لیں اور اپنے اپنے ملک کو سدھار جائیں۔"

"اچھی بات ہے... با بائیں... انہیں اس بات کے پار... اچھی بات ہے... ہمیں ان لوگوں سے ملایا جائے... جو فلم کے جاؤ... اور ہاں... آپ کو اس وقت اگر مجھ سے اور کچھ پہچھاتے بات رہے ہیں۔"

"میرا خیال ہے... اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ یہ حکم تو پوچھ لیں... ورنہ پھر آنے جانے میں وقت صرف ہو گا۔"

ان میں سے کسی کی ہے، اس لیے کہ وہ تو اس طرف آہی نہیں کتے...“ انتظامات ہمارے لیے کل ملکوں نے عمل کر کیے ہیں... جب کہیں جاگرہم  
”کس طرف؟“

”اچھی بال کی طرف... میرا مطلب ہے... ان میں سے کوئی  
”لیکن ہمیں سمندر کی تہہ میں لے جانے کی کیا ضرورت  
بال کی طرف نہیں آ سکتا۔“

”وہ جگہ کوئی خاص آپ لوگوں کے لیے نہیں بنائی گئی... ایک  
”یہ بال ایسی تی جگہ ہے...“ بار ماشر خانہ ان کے سوا کوئی ملک نے اپنی خیریہ میلنگر کے لیے بنا رکھی ہے... ہم نے تو ایس اس جگہ کو  
استعمال کیا ہے... وہ بھی اس لیے کہ اس وادی تک آپ کو لانا تھا اور  
ضمیں آ جاسکتا۔“

”خیز! آپ کا خیال ہے... اس لیے کہ کوئی تو وہ بار کہ اس وادی میں آنے کے لیے وہی راستہ ہے...“  
بے، تجھی کیسیش چوری ہوئی ہیں۔“ سانچتے مدد بنا یا۔

”بیک تو اہم سوال ہے... آخراں وادی کو راستا اس عکس  
”بیک! یہ بات ہے... اور میں اس چور کو ہی پکڑنا جانتے کہ سمندری نہ کانے سے کیوں جاتا ہے۔“  
ہوں۔“

”ہمارے خاندان ایلی تعلقات اس ملک سے ہیں اور میں...  
”میری سمجھ میں یہ بات بھی نہیں آتی کہ آپ نے ہم لوگوں کا اب آپ اس ملے میں کوئی سوال نہ کریں۔“ رودھی نے شکر آ کر کہا۔  
بنن کرنے کے لیے اس قدر بڑے بیانے پر انتظامات کس طرف۔“ اچھی بات ہے... آپ تھیں وہ یوں قلمیں بنانے والوں کے  
کر لیے۔“

”ہم لوگ کوئی چھوٹے موٹے مال دار لوگ نہیں ہیں...“ نے جلدی سے کہا... پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔  
خاندانی بڑے لوگ ہیں... ہماری دولت کے بارے میں آنے تک۔“ ”آپ کا کیا خیال ہے... آپ کو ماشر سے پچھا اور یوں چھٹا  
بھی نہیں جان سکے کہ کتنی ہے...“ لہذا انش رہب کی حکومت ہمارے راستے ہے۔“

”میں آنکھیں بچھاتی ہے... کسی بڑے بڑے ملک اہم سے مالی اہم اور...“ ”نہیں...“ برائی اور سانچتے فوراً پہنچا۔  
ہیں... ہم ان ملکوں سے بھی جو کام چاہیں لے سکتے ہیں...“ ”لہذا...“ ”س پھر پھیں۔“ بڑے بندوق وال۔

## اوچی دیوار

"کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"آپ نے ہم سے کیوں نتیں پوچھا... ہمیں پچھا اور تم پوچھتا۔"

"اب پوچھ لتے ہیں... آپ کو ماں سے پچھا اور تم تو وہ مسٹر رہڈی سے پوچھیں، تھ خود رہڈی صاحب نے بتانے کی

پوچھتا۔" سائنا نے جھلک رکھا۔

"ہاں بااکل... ہمیں ان سے ایک سوال پوچھتا ہے... یہ وہی نہیں ہیں۔"

یہ کہ ہمیں کس خوشی میں آؤ ہے یا جا رہے۔" ہر بجک نے

ل رکھا۔

"سامنے کی باتوں سے ان کی مراد حامی کی باتیں ہیں۔"

وہ مسٹر رہڈی۔

"کیا بات ہوتی۔"

"میں وضاحت کرتا ہوں... یہ کہہ کر وہ ان کی طرف مرا:

"اجازت ہے ابا جان۔"

"ہاں بھی ضرور، سامنے کی باتوں کو سامنے لانے میں کیا

نہ ہے۔" انسپکٹر کامران مرزا نے خوش ہو کر کہا۔

"معاف کیجئے گا جتنا ہے! ہم بھی یہاں موجود ہیں۔" ایسے

میں آفیاپ بول اٹھا۔

باتی لوگ مسکرا دیے۔

"کیا مطلب؟"

"آپ نے ہم سے کیوں نتیں پوچھا... ہمیں پچھا اور تم پوچھتا۔"

"اب پوچھ لتے ہیں... آپ کو ماں سے پچھا اور تم تو وہ مسٹر رہڈی سے پوچھیں، تھ خود رہڈی صاحب نے بتانے کی

پوچھتا۔" سائنا نے جھلک رکھا۔

"ہاں بااکل... ہمیں ان سے ایک سوال پوچھتا ہے... یہ وہی نہیں ہیں۔"

یہ کہ ہمیں کس خوشی میں آؤ ہے یا جا رہے۔" ہر بجک نے

ل رکھا... ل رکھا... ل رکھا

"دوسٹ ملک وہ ہمارے خاندان کا ہے... اس لیے کہ سکتے

میں کہ تم یہ بات۔" روڑی نے من بھایا۔

"لیکن ہمیں اپنے تکنیش کے دائرہ کو اب بڑھانا پڑ گیا... اس

دوست ملک کو صدر یادوڑی عظیم سے بھی بات کرنا ہوگی... سوالات کرتا

ہوں گے۔"

"کیا مطلب؟" روڑی پوچھا۔

"اس میں چونکتے کیا بات ہے... چور تو کوئی بھی ہو سکتے

ہے... خود آپ بھی ہو سکتے ہیں۔" ان پر چھید نے پت سے کہا۔

"کیا کہا... میں خود بھی چور ہو سکتا ہوں۔"

"ہاں! جناب! اس دنیا میں بھی کچھ ممکن ہے... آپ کے

پورا نہ کرنے کے امکانات بھی موجود ہیں۔"

"آپ لوگوں کا دماغ خراب ہے... میں نے بلا وجہ آپ

لوگوں کو بلوایا۔"

"لمحیک ہے... آپ ہمیں، اپنے بھروسوں۔"

"میں اب وہی ممکن نہیں... ایک مت، پبلے میں ان

حضرات سے بات کرلوں۔" یہ کہہ کر روڑی ان کی طرف مڑا۔

"آپ کیا کہتے ہیں... ان کی مدد کے بغیر پور کو ٹھاٹ کر لیں

گے... کیش برداشت کر لیں گے۔"

"بالکل... یہ کام ہمارے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہو سکتا۔"

"جب پھر سننے اسٹرروڈی کا کہتا ہے... وہ کیس

خاندانی رازوں پر مبنی ہیں... ان کیش کو اس ہال میں رکھیں

اس ہال بچک جانے کا راستا صرف سمندر کی تہہ میں سے جاتا ہے

سمندر کی تہہ میں ان کے ایک دوست ملک نے اپنا وفتر یار کھاتے

وفتر کو ہی انہوں نے ہمارے لیے پسند کیا... تاکہ تم وہاں سے میرے

اس وادی میں بچت جائیں... خر ہم تو گئے بچتی... سوال یہ ہے کہ

دوست ملک یا اس ملک کے سراغ پر سماں یہ کام کیوں نہیں کرے گا۔

"چھٹا لمحات کے لیے کرے میں سماں طاری ہو گیا..."

خالی خالی نظر وہی سے ایک وہ سرے کی طرف دیکھتے رہے... آپ

کی نظریں روڑی پر جم گئیں... جیسے سب کہر رہے ہوں... اس سے

جواب تو مسٹر روڈی تھی دے سکتے ہیں... آخیر روڑی نے سر بالا

پھر اس کی آواز گوئی:

"اس میں بچک میں... یہ سوال اہم ہے... اور تم

پوچھا جانا چاہیے تھا... لیکن ان لوگوں نے قبیلے پوچھا... سہی کہ

ہیں یہ بات ان کے ذہنوں میں قبیل آئی... ہاں تو بات صرف یہ

وہ دوست ملک اس لمحاتے سے واقع ضرور ہے... لیکن اس

پیزیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"یہ آپ کیسے کہ سکتے ہیں۔"

ساختانے خوش ہو کر کہا۔

"کیا ان لوگوں کو آپ لوگوں سے الگ کر دیا جائے۔" رودھی نے کہا۔

"کیا مطلب... کیا آپ جا ہتے ہیں... یہ الگ ہو کر تفییز کریں۔" پرینگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں! میں چاہتا ہوں... ان لوگوں سے کام بھی نہ لے جائے۔ لیکن ان کو اپس بھی نہیں بھیجا جا سکتا... میرا مطلب ہے... اک وقت، الجدا نہیں ہم اپنے ہاں اس وقت تک مہمان ریکھیں گے جب تک کہ آپ چور کو چلاش نہیں کر لیتے اور یہ میں کو برائی نہیں کر لیتے۔"

"اس کا کیا فائدہ ہوگا۔" اپنگ جیشید نے براسامنہ بنایا۔ "فائدہ ہونے ہو... میں آپ لوگوں سے کام نہیں لوں گا۔" "تب ہمیں یورنہ کریں... ہمارے ملک بھجوادیں ہمیں۔" اپنگ کا مرزا اپنے کہا۔

"نہیں... اس میم کے شتم ہوتے تک تو آپ لوگ ہمارے مہمان رہیں گے... یہ ہمارا وعدہ ہے کہ آپ ہر طرح آرام سے رہیں گے۔"

"تب پھر اس میں کیا عرج ہے کہ آپ ہمیں بھی تفییز کر دیں۔"

"آپ تو المانجھے چور رہت کر دیں گے... میرے پے کیا۔" "اگر ہمیں شامل کرنا ہے تو ہم قلم بنانے والوں سے ملاقات کریں گے... اور ووست ملک کے صدر سے بھی درست ہم تفییز نہیں

جائے گا۔"

"اوہ! یہ باتی ایک امکانی بات ہے... یہ ضروری نہیں کر کر چور آپ ہوں۔"

"سوال تو یہ ہے کہ میں کیس خود کیوں چانے لگا... اس کا بھی یقین نہ ہے۔"

"ہو سکتا ہے... ان کیمیوں کی انشورنس بہت بڑی رقم میں کراں گئی ہو اور اب آپ کمپنی سے انشورنس کی رقم کا مطالہ کریں۔"

"واہ! یہ ایک ہی کمی... انشورنس کی پیشیاں میرے آگے بیچھے دم بلا تی پھرتی ہیں... چاہوں تو سب کو خریدوں۔" اس نے مند بنا�ا۔

"ہم کسی کو اس وقت چور رہت کریں گے جب کیمیں اس کے قبضے سے بر امداد کر لیں گے... کسی کو بلا وجہ یورنیٹیں کہہ دیں گے۔" اپنگ جیشید نے جمل کر کہا۔

"ہاں! یہ بات معمول ہے.. اب آپ لوگ کیا کہتے ہیں۔"

"خیر! ہم اپنیں ساتھ رکھ لیتے ہیں... لیکن ثابت ہوں گے ہی بیکار لوگ، چوری کے اس کیس میں یہ کسی کام نہیں آئیں گے۔"

"ڈاصل اپنیں ان کی شہرت کی بنا پر بلوایا گیا ہے... اگر یہ

نکام ہوتے ہیں تو ہمیں کیا... ہوتے رہیں۔" رودھی نے کہا۔

"اگر ہمیں شامل کرنا ہے تو ہم قلم بنانے والوں سے ملاقات کریں گے... اور ووست ملک کے صدر سے بھی درست ہم تفییز نہیں

کریں گے۔"

"ایک منٹ بہا ب۔" ایسے میں شوکی کی آواز سنائی دی۔

"تھم... اس کا انتظام بھی کرو دیا جائے گا۔" روڈی نے بجا

"بانا پوچھیں... کیا پوچھنا پا ہے ہیں۔"

"ان یمنس کی اہمیت آپ کے تزویہ کے... کسی ملک

کر کہا۔

"بہت خوب! یہ ہوئی نیبات۔"

"ایک تو ہم آپ کے کیس پر کام کرو رہے ہیں... اور یہ سے

آپ ہم پر بگلار ہے ہیں، آپ کو تو ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔" فاروقی ملک ان کو غریب دیکھ دیکھنے کے لئے بھی

نے ہر اسامدہ بنا لیا۔

"اس غریبی یا حاصلتی ہیں۔"

"اگر آپ لوگوں نے چور کو پکڑا لیا... جب ادا کروں اا۔" اچھا خیز... اب ہم آپ کا چور پکڑ کر دکھائیں

شکریہ۔

"مشکل ہے سر۔" ساختا نے ہنس کر کہا۔

"کیا مشکل ہے۔"

"سب سے پہلے ہمیں وہی قلمیں بنانے والی ٹیم سے ملوایا

"یہ چور کو نہیں پکڑ سکیں گے... البتہ یہ کام ہم کریں گے۔"

"میں نے اسی لیے اتم تین ٹائمز یہاں جمع کی ہیں... پورا۔" تیرنے نا سب تباہ آپ کو انہیں لے جائیں گے۔"

دنیا میں آپ لوگوں کی شہرت ہے... آپ بس کام شروع کریں... اور ایک بلا گازی میں ہاں سے واپس روانہ ہوئے...

"کہ چور ان کیسٹوں کا سودا کسی ملک سے کر لے..."

"ہر چور وہ غودی پیساڑوں والی وادی میں داخل ہوئے... لیکن اب

"کیا آپ کے خیال میں کوئی ملک ان کیسٹوں کی قیمت تماور تھا... اس بار ان کے سامنے وہ تجارت نہیں آئی... جس میں

کر سکتا ہے۔"

"جیسیں... لیکن چور کم قیمت بھی تو لے سکتا ہے... اسے سے...

معلوم... وہ کیسٹ ہمارے تزویہ کیس قدر اہم ہیں۔"

"وہی قلم بنانے والی ٹیم کے اپنے راج جیکل تارن ہیں..."

لائے... میں حاضر ہوں۔"

انہوں نے دیکھا... ہال میں میں کے قریب لوگ موجود تھے... انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا... مجھے پوچھ رہے ہوں... سوالات میں پہلی کون کرے گا... پھر مسٹر ہنگ نے کہا "اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میں سوالات شروع کروں۔"

"ضروری... کیوں نہیں۔" ساننا نے فوراً کہا۔

"آپ لوگوں کو کوئی اعتراف تو نہیں۔" ہنگ نے براہت اور ان کی طرف دیکھا۔

"نہیں... بالکل نہیں۔" وہ ایک ساتھ ہو گئے۔

"تب پھر پہلے صرف میں سوالات کروں گا... آپ درمیان میں کوئی بات نہیں کریں گے... جب آپ کی باری آئے گی، تب میں خاموش ہوں گا۔"

"یا اچھا طریقہ ہے گا۔" ساننا نے خوش ہو کر کہا۔

"مسٹر ہنگ تارن... آپ کا اس چوری کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

"ہم اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے... اس لیے کہ ہم تو اس طرف جاؤ نہیں سکتے... تو تمیں اس طرف جانے کا حکم ہے... نہ بمارے اس طرف جانے کا راستا ہے۔"

آپ صرف ان سے سوالات کریں... باقی لوگ تو صرف ان کی ہیں۔" تباہان نے کہا۔

"ضروری... لیکن اگر ہم نے باقی لوگوں سے سوالات کی ضرورت محسوس کی تو۔" اسکے بعد ہنگ نے فوراً کہا۔

"تحکیک ہے، اس صورت میں آپ سوالات کر لیں۔" نے یہ اس لیے کہا ہے کہ آپ لوگوں کا وقت نہیں گا۔"

"وقت کی بات رہے دیں... اس نیس میں پہلے تھوڑا برپا ہو چکا ہے۔"

"ہوں..."

اسی وقت عمارت کا دروازہ کھلا اور ایک خادم قسم کا آیا۔

"مسٹر روڈی کی ہدایت ہے... ان لوگوں کی مسٹر ہنگ ملاقات کر ادی جائے اور جو سوالات یہاں سے یا ان کے ساتھ کریں، ان کے جوابات دیے جائیں۔"

"آئے... میں آپ کو ہال میں لے چلتا ہوں... اس وقت ہیں ہیں۔" اس نے کہا۔

وہ انہیں لے ایک بڑے ہال میں داخل ہوا... خوراک آواز اپھری

"مسٹر روڈی کی ہدایت مجھے مل گئی ہے... آپ لوگ

"یہ بات سمجھ میں جیسی آئی۔"

"ہم نے پیدا ہونے پر اس مادول میں آنکھیں کھولتیں... اپنا جسم یہ عجیب ساختیں لگاتا... اسکی دنیا کی ہوا لکھتے ہی جیسی دی بوالی۔"

"اوہ وہ اچھا... ہر بندگ کے لجھے میں بدل کی حیرت محضوں ہوئی۔"

"ویسے ہمارے لیے یہاں ہر چیز موجود ہے... ہر طرح کا جہش و آرام..."

"پھر بھی آپ لوگوں کے دلوں میں اس دنیا کو دیکھنے کی توانا۔ تباہی تو ابھرتی ہوگی۔"

"جیں... ہمیں بچپن سے یہی تعلیم دی جاتی ہے... کہ تمہیں ملکتی رہتا ہے... باہر کی دنیا سے کوئی سروکار نہیں رکھتا... کوئی تعلق نہیں رکھتا... لیکن اپنا کام کرتا ہے... کھانا پینا اور آرام کرتا ہے۔"

"ہوں خیر... جب آپ کوئی کیست تیار کر لیتے ہیں... تو لیا کرتے ہیں۔"

"بس وہ ہم اس طرف دے دیتے ہیں... اور وہ ہاں دیکھی جاتی ہے... پھر ایک دیکھ میں شامل کردی جاتی ہے۔"

"اس طرف کیسے دے دیتے ہیں۔"

"ہمارے درمیان ایک دیوار ہے... بہت اوپری دیوار... ہے۔"

"کیا مطلب... راستائیں ہے... ہم جو آئے ہیں۔"

"آپ جس راستے سے آئے ہیں... اس راستے کے بارے میں صرف ماشر کو معلوم ہے... ماشر اس راستے سے آپ کو لا سکتے ہیں، لے جاسکتے ہیں... ہمارے لیے وہ راستائیں ہے... اگر ہم کوشش کریں جب بھی اس راستے سے دوسرا طرف تیسیں جاسکتے اور علم ہونے کی وجہ سے ہم نے آج تک ایسی کوئی کوشش بھی نہیں۔"

"آپ کب سے اس نام کے انچارج ہیں۔"

"اپنے والد کے مرتنے کے وقت سے۔"

"کیا مطلب؟"

"یہاں تہذیبی اسی وقت آتی ہے... جب کوئی مر رہا ہے... مرنے والے کا بیٹا یا بیٹی اس کی جگہ لے لاتا ہے اور اس۔"

"اور اگر کسی کے ہاں کوئی اولاد نہ ہو۔"

"اس صورت میں میرے ان ناتبوں میں سے کسی کی اولاد کو انجیارج بنایا جائے گا۔"

"ویسے آپ لوگ ہر بندگ آ جاسکتے ہیں۔"

"جی نہیں! ہم اس وادی سے کہیں نہیں آ جاسکتے۔"

"یہ کہیا بات ہوتی... کیا آپ کی دنیا بس اس وادی تک ہے۔"

"یہی بات ہے۔"

"یہ سارا معاملہ بھیب و غرب ہے... ان کسٹس کی تیاری

اس طرف سے ایک جھوٹا سا اس طرف پھینکا جاتا ہے... میرا مظاہر کے لیے آخر اس تھراو و پھراو والا طریقہ کیوں اختیار کیا گیا۔"

ہے... پہلے ہم انہیں اطلاع دیتے ہیں کہ ایک عدالت کیست تیار ہے۔ "خاندانی رازوں کو پچھائے کے لیے۔"

"اگر وہ بات ہے تو خاندانی رازوں کی فلمیں بنوانے کی بھی

سوادھر سے جھوٹا پھینک دیا جاتا ہے... پھر وہ کیست اس میں دکھو۔ یا ضرورت ہے۔"

"مشکر یہ! مجھے اور کچھ نہیں پوچھتا... مسٹر سامنا آپ سوالات کیا۔"

"آئندہ نسل کے لیے بواہی جاتی ہیں۔" جیکل تارن نے کہا۔

"مسٹر برائٹ اجازت ہے۔" سانٹا نے کہا۔

"باں بالا لکل۔" برائٹ نے فوراً کہا۔

"مشکر یہ! اسٹریٹ بگ نے ضروری قریب اتمام سوالات کر لے رہا۔" سانٹا بولا۔

ہیں... مزید کسی سوال کی ضرورت تو نہیں... تاہم میں ایک... "ایک منٹ جتاب؟ ابھی ہم رہتے ہیں... ہمیں بھی آدھے سوال کر لیتا ہوں... مسٹر جیکل تارن... یہ سلسلہ کب سے جاری وہاں کرنے کا حق ہے۔" اپنکو جو شیڈ کی پر سکون آواز ابھری۔

"اوہہاں! کیوں نہیں... یہ تو ہم بھول ہی گے۔"

"مجھے معلوم نہیں... میرے باپ اس نیم کے انچارج نہیں... ہمارا آپ سے سوال ہے، آپ یہ فلم ان کا کہنا تھا کہ ان کے والد بھی اس نیم کے انچارج تھے... آگے کہتے کس طرح ہیں... فلم بنانے کے لیے تو سامنے آرہا رہوئے سلسلہ کہاں سے شروع ہوا تھا... یہ مجھے معلوم نہیں۔"

"آپ کے ساتھی بھی اس سلسلہ میں پکھ مزید نہیں بتاتے۔" ان کا سوال سن کر جیکل تارن مگردا یا... پھرے پر حیرت بھی

"نہیں... وہ بھی بس اتنا ہی جانتے ہیں۔" فراہمی... پھر اس نے کہا۔

"اچھا نہیں... مجھے بس یہی پوچھنا تھا... مسٹر برائٹ آپ۔" میں تمراں تھا... آپ میں سے کسی نے یہ سوال اب تک

کوشش کر لیں۔"

ہوں... مہربانی فرمائی پتی بات کی وساحت کر دیں۔"

"مسٹر جیکل اس طرح وقت نمائیں ہو گا۔" سانجا غراوا۔

"تی نہیں... اس میں کتنی دیر لگ جائے گی بھلا... میری

حیرت دوڑ ہو جائے گی۔"

"مسٹر ہاجان... انجارن آپ ہیں... آپ تماں میں... کیا

یہ موقع ان باتوں کا ہے۔" ہر بیگن اس کی طرف مزا۔

"نہیں بالکل نہیں... مسٹر جیکل... آپ ان کے سوالات

کے جوابات دیں، ان سے سوالات ذکر نہیں... یہ میرا حکم ہے۔"

"اوہ... اوہ... اچھا۔" وہ یک دم بیکھ رہا ہو گیا، پھرے پر

ڈرڈی پھیل گئی۔

"لیکن۔" اسپکٹر کامران مرزا پر زور انداز میں پکارا گئے۔

"لیکن... کیا لیکن۔" ہاجان ان کی طرف انت پڑا۔

"بہم اس موضوع پر بات کریں گے۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے بھلا۔"

"ضرورت ہے... بالکل ہے... آپ ٹھیک ہے... تیک

ضرورت ہے... آپ کو اس لیے نہیں ہے کہ آپ کا تعقیل اندر بے

میں معافی چاہتا ہوں... آجیدہ کوشش کروں گا کہ بات سے با

بے... اور ان کا ملک بھی پونہ پر جانے کی کوششیں کرتا رہا ہے یا ان

کوششوں کی خبریں اڑاتا رہا ہے... البتہ مسٹر برائٹ نے کوئی اندر اپ

کیوں نہیں کیا... جب کہ یہ بہت ایم سوال ہے اور سب سے پہلے یہ  
سال پوچھا جاتا چاہیے تھا... اس کا مطلب ہے... یہ مشرقی لوگوں  
سے پیدل نہیں ہیں۔"

"ہائیں... تو آپ اب تک ہمیں عقل سے پیدل نہیں  
کر تے رہے ہیں... جب کہ آج کا زمانہ موڑ سایکلوں کا زمانہ ہے۔  
بلکہ ہوائی جہازوں کا زمانہ ہے... سوری تخلط کہا گیا... آج کا زمانہ  
رکنوں کا زمانہ ہے... فرضی طور پر چاند پر جانے کا زمانہ ہے

فاروق چہکا۔

"کیا کہا... آپ نے کیا کہا... " جیکل زور سے اچھا  
جانے کا زمانہ ہے۔

"فرضی طور پر سے آپ کی کیا حراود ہے۔" اس نے اس کے عالم میں کہا۔

"لیکن اس بات کا ہمارے موجودہ موضوعات سے کہے  
بے بھلا۔" ہر بیگن نے بھنا کر کہا۔

"پاں! کوئی تعلق نہیں... بس یونہی بات سے بات نہیں  
ہے... مسٹر سانغا کو اس لیے ضرورت نہیں ہے کہ ان کا تعقیل دنیا سے  
نکلے۔"

"لیکن اب نہیں بھکی... اور میں یہ بات سن کر بہت جم

نہیں کیا... اس لیے کہ ان کے ملک کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے  
سمراز کم برادر است کوئی تعلق نہیں... لہذا غائبانی بھی سننا چاہتے ہیں کہ  
چاند پر جانا فرضی تھا یا حقیقی... سو آج ہم اس موضوع پر بات کر کے  
رہیں گے۔"

"تب پھر آپ مشرباجان سے اجازت لے لیں۔" ہر جگہ  
جل گیا۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں۔" اسکے کامران مرزا نے من  
بنایا۔

"کس کی ضرورت نہیں؟"

"اجازت لینے کی... میں مشرباجان کا ماتحت نہیں ہوں۔"

"لیکن یہ یہاں کے معاملات کے انچارج ہیں۔"

"ہوں گے... ہم یہاں مہماں ہیں... لائے گئے ہیں...  
سی ہمیں اتنا بھی حق نہیں دیا جاسکتا کہ ہم اپنی ایک ذائقہ اپھسن ہیاں کر  
دیں۔" وہ پر جوش انداز میں یوں لے۔

"اچھا کریں۔" باجان نے ٹکٹک کر کہا۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں مشرباجان۔" ہر جگہ نے تجزیہ کی  
لیے کیا... آخر ایک دن انشارج نے اعلان کیا... ان کی چاند گاڑی  
میں کہا۔

"آپ مجھے سے اس لیجے میں بات نہیں کر سکتے۔"

"میں کر سکتا ہوں... وہ اور تجزیہ لیجے میں بولا۔"

"اوہ سوری... آپ تمیک کہتے ہیں... میں غلطی پر تھا...  
پ کا کہہ دیجھے سے بڑا ہے۔" باجان بالکل ڈھیلا ڈیکھا۔

"ایں تو پھر ان لوگوں سے کہہ دیں... یہاں چاند پر بات ت  
کہیں۔"

"سوری سر... آپ یہاں چاند پر بات نہ کریں۔"

"چاند پر تو اب بات ہو گئی جتاب اہمیں کیسیں کے پوریک  
کھانے ہے۔"

"کیا مطلب... اس معاملے کا اس سے کیا تعلق۔"

"تعلق بھی ثابت ہو جائے گا... آپ بات تو کرنے دیں...  
ل مشرب جیکل... سیئی... اٹھ رجئے بہت مدت سے اس قسم کے  
لذات کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا کہ چاند پر اترنے کی کوشش کر رہے  
ل... ادھرو نیاں بھی اس قسم کے اعلان کر رہا تھا... لگتا تھا... دونوں  
وں میں بہت زبردست مقابله ہے کہ دیکھیں پہلے کون چاند پر اترتا  
ہے، اس سلسلے میں ان کے کئی راکٹ تباہ ہونے کی خبریں بھی سنائی دیں  
ل، اور کاؤنیاں نوٹ پھوٹ کا ہیکار ہونے کی خبریں اخبارات میں شائع  
ل کیں... آخر ایک دن انشارج نے تجزیہ کی  
انہی سرزیمیں پر اتر گئی ہے... پوری دنیا میں حرمت کی لہر دوڑ گئی...  
اور اترنے والے پہلے شخص کی تصاویر سے ساری دنیا کے اخبارات  
وہ سائل بھر گئے... ان خبروں نے دھوم مچا دی... پھر چاند پر اترنے

وائے پہلے انسان بخیرت واپس بھی آگئے اور چاند کی سی بھی رہا۔  
لائے... اب اس سی کی تصادم پر شائع ہوئیں... ان انسانوں کی تباہ  
بھی شائع ہوئیں... وہ چاند کے تبر و دلخواہے... پھر ایک اور اعلان  
گیا... ہم چاند پر بستیاں آباد کریں گے... جو لوگ چاند پر زمین فراز  
چاہئے ہیں... وہ رابطہ کریں... نہ جانے کتنے لوگوں نے چاند پر زمین فراز  
پر خریدی... شاید کھربوں روپے اس طرح انتارج کی حکومت ان خبروں کو... شاید پندرہ سال... یا اس سے زیادہ... اب چاند کے  
کمائنے ہوں گے... لیکن یہ سب فراڈ تھا۔  
”کیا کہا۔ فراڈ تھا۔“ پھر بندگ نے جیح کر کہا۔  
”جن لوگوں کو چاند کی زمین الٹ کی تھی... اتنیں چاند پر آباد کیوں  
وہ قسمیں یہ نقطہ ہے... یہ فراڈ نہیں تھا۔“ ساثا نے متوجہ نہیں کیا۔  
”ساتھے من مجاہدیں کیا... اب تو کوئی خبر بھی شائع نہیں ہوتی... یہ ہے... اس بات کا  
سب سے بڑا ثبوت۔“

”اوہ اوهہ۔“ برائٹ نے انکار میں سر جلا دیا۔  
”ہم کہتے ہیں... یہ فراڈ تھا، پوری دنیا کو الوبنا کیا۔“  
ان کے رنگ اڑ گئے... لیکن سب سے زیادہ زرد چہرہ جیکل  
کے کسی دور اقتاودہ علاقے میں... جہاں آبادی کا نام و اثنان نہیں تاریک انتہا رہا تھا... اجنبیں حرث ہوئی کہہ وہ کیوں اتنا تزویر پر گیا ہے،  
بلکہ انسان اس علاقے سے واقع بھی نہیں... ایک مصنوعی چاند ہے، چنانچہ انکلہ کا مران مرزا نے کہا۔  
”مرزا جیکل! آپ کو کیا ہوں؟“  
”وہ... وہ فاسیں میں نے ہی بنائی تھیں نہیں تھا۔“

”نہیں... نہیں... یہ فراڈ نہیں تھا... ایسا کچھ نہیں کیا گی۔“ کیا کہا۔  
”وہ چلا کے۔ اب اب پر آپ بالکل ظاظہ کتھے ہیں تھے۔“  
”ہاں! چاند کی سرز میں کی فاسیں میں نے بنائی تھیں... میں  
آپ بالکل ہلکا کرتا ہوں۔“ اسکر کا مران مرزا پر سکون آواز وقت سے لے کر آج تک میں بھی سوچتا رہا ہوں کہ کیا واقعی یہ لوگ

چاند پر اترے تھے.. ہر بار میرے دماغ نے بیکی کہا کہ نہیں.. یہ چاہیں... دریا ان میں تو چاند کی بات آگئی تھی۔

"کریں جناب کریں۔" سانانہ نے تماملاعے ہوئے انداز میں  
نہیں ہے.. یہ تو کوئی فرضی چاند ہے.. پھر میں بھی سوچا کرتا تھا کہ  
عرض ہو گیا.. ان لوگوں نے پھر چاند پر اترنے کی کوشش کیوں جیسیں کی  
کہا۔

"مسٹر جیل.. آپ فلم کس طرح ہتھے ہیں۔" ایک  
کامران مرزا بولے۔

انہیں اب تک کیا ملا ہے، یہ ایسے سوالات ہیں جو ایک مدت سے میرے  
دماغ میں کلبلا رہے تھے.. آج ان کے مدد سے من کرمیں رہ سکتا۔

"فلم کس طرح ہتھی ہے۔" سانانہ نے فوراً کہا۔  
تم لوگ ہنس پڑے... ایک جمیش اور ان کے ساتھی نہیں  
خود رست تھی، اس قدر بڑا افراد کرتے کی۔

"فلم اس طرح ہتھی ہے کہ کردار سامنے ہوتے ہیں... وہ  
یہ تو دیکھیں... اس طرح اس نے کھربوں ڈال رجیع ہے  
اپنے اپنے حصے کا کام کرتے ہیں اور ہم فلم عکس بند کرتے پڑے جاتے  
ہیں۔"

"جن لوگوں نے ذہن الات کرائی تھی... وہ اپنا سرمدی کیا۔"  
واپس لے لے سکتے ہیں۔" ہر بندگ نے کہا۔

"ایک منٹ جناب! فلم کے کردار اپنے حصے کا کام کس طرح  
ہمیں اطلاع کر دیجئے گا۔" ایک جمیش کامران مرزا ہے۔

"جب آپ کی حکومت کسی کو اس کا سرمایہ واپس ادا کرے گرتے ہیں۔" شوکی بول اغا۔  
میر پہنچ کر جاتا ہے... پھر اس کے مطابق کردار اپنے حصے کا کام  
کرتے ہیں۔"

"بالکل صحیک... کیا آپ کوئی سکریٹ دیا جاتا ہے۔"  
آپ سب لوگ اب سوالات کر چکے ہیں، کیا ہم چلیں۔

"بالکل... ہم اس کے مطابق میک اپ کرتے ہیں اور جب ایک کیسٹ تیار  
ہر بندگ بولا۔

تو ابھی مسٹر جیل سے سوالات کے اثاثا کردار بیاد کرتے ہیں، پھر اس کو فکلتے ہیں اور جب ایک کیسٹ تیار

## کیمسٹ کا چور

وہ چلتے چلتے رک گئے... براٹ نے جر ان ہو کر کہا:

"کیا بات ہے، آپ بھیں کیوں روک رہے ہیں... جمارا

"ابنا اپنا کام کرنے کا طریقہ ہے جاتا ہم تو اپنے طریقہں کام نہیں ہو گیا ہے... اب ہم یہاں اپنا وقت کیوں شانع کریں... کے مطابق حق کام کریں گے... آپ کی مرضی کے مطابق غمیں۔" اس وقت شانع کرنے کا شوق ہے، کرتے رہیں۔" سماں نے براٹ  
آپ کی مرضی... ہم تو بھیز چلتے ہیں... جب آپ قادر تھاتے ہیں گہا۔

ہو جائیں... آجائیے گا۔"

"اپنی بات ہے... آپ پھر چلیں... بھیں کوئی اعتراض نہیں... ہم انہیں کسی فلم کا سکرپٹ نہیں دکھان سکتے... نہ کیست دکھان نہیں۔"

"مشکل یہ! تم جارہے ہیں، آئیے مشرسانا اور مریضی ہم نہیں دکھان سکتے ہے۔"

"ہاں ایسا بات تو ہے... آپ لوگ سکرپٹ دیکھنے کی عندر نہ جانے کے لیے مڑ گئے... انہوں نے انہیں روکنے میں۔"

کوشش نہیں کی... ایسے میں باجان نے الجھن کے عالم میں کہا

"ایک منٹ جتاب ارکیے... ذرا رکیے۔"

"دیکھیں گے کیسے... جمارے پاس نہ تو کوئی سکرپٹ... نہ

ہو جاتی ہے..."

"ہمیں کوئی سکرپٹ دکھانیں۔"

"مشرکا مران مرزا... ہم یہاں کیمسٹ کا سراغ لگانے آتے ہیں... قلبیں وہ دیکھنے کے لیے جیسیں آتے ہیں۔"

"میں کیست کی نہیں... سکرپٹ کی بات کر رہا ہوں... کیمسٹ تو پہلے یہ چڑا جائیں گیں۔"

"لیکن سکرپٹ دیکھ کر کیا فائدہ ہو گا۔"

"ابنا اپنا کام کرنے کا طریقہ ہے جاتا ہم تو اپنے طریقہہں کام نہیں ہو گیا ہے... اب ہم یہاں اپنا وقت کیوں شانع کریں... کے مطابق حق کام کریں گے... آپ کی مرضی کے مطابق غمیں۔" اس وقت شانع کرنے کا شوق ہے، کرتے رہیں۔" سماں نے براٹ

"آپ کی مرضی... ہم تو بھیز چلتے ہیں... جب آپ قادر تھاتے ہیں گہا۔

"میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو بھی ساتھ

"اپنی بات ہے... آپ پھر چلیں... ہمیں کوئی اعتراض نہیں... ہم انہیں کسی فلم کا سکرپٹ نہیں دکھان سکتے... نہ کیست دکھان نہیں۔"

"مشکل یہ! تم جارہے ہیں، آئیے مشرسانا اور مریضی ہم نہیں دکھان سکتے ہے۔"

"ہاں ایسا بات تو ہے... آپ لوگ سکرپٹ دیکھنے کی عندر

وہ جانے کے لیے مڑ گئے... انہوں نے انہیں روکنے میں۔"

"سوری اسکرپٹ تو ہم دیکھیں گے۔" اسکرپٹ کا مرزا

لے لے جایا۔

"ایک منٹ جتاب ارکیے... ذرا رکیے۔"

☆☆☆☆☆

”کی مطلب؟“ اس نے چوہک کر کہا۔  
 ”کیا آپ اس زندگی سے خوش ہیں۔“  
 ”ہاں! کیوں نہیں... ہمارے پاس یہاں کسی چیز کی کمی  
 ہے... ہر چیز ہمیں حاصل ہے۔“  
 ”لیکن آزاد فضا حاصل نہیں... گویا آپ آزاد نہیں ہیں...  
 آپ کی حیثیت ایک قیدی کی ہے۔“  
 ”نہیں، ہم آزاد ہیں... اس وادی میں ہر بجدا جا سکتے ہیں۔“  
 ”لیکن آپ اس وادی سے باہر نہیں جا سکتے... یہ تو ہے تا۔“  
 ”ہاں! یہ ہے... لیکن ہمیں کہیں جانے کوئی خواہش بھی نہیں  
 ہے... ہم نے اس وادی میں آنکھ کھولی ہے... ہم اسی وادی میں بیٹھا  
 ہوئے ہیں... سبھی مر جائیں گے... ہمیں یہی بتایا گیا ہے... سبھی  
 ہمارے ذہنوں میں بخایا گیا ہے۔“

”کیا آپ کو معلوم نہیں... باہر کی دنیا میں کیا کچھ ہے... دنیا  
 کس قدر وسیع ہے۔“  
 ”ہمیں اندازہ ہے... صرف اندازہ... اندازہ بھی اس  
 طرح ہے کہ آخر یہ لوگ جو ہم فلمیں ہوتے ہیں... نہ جانے کہاں  
 رہتے ہیں... ہم ان کی بھتی میں کیوں نہیں جا سکتے... صرف بھی کیوں  
 ہماری طرف آتے ہیں...“  
 ”ہم آپ کو بتاتے ہیں۔“ انسلیز کامران مرزا نے کہا۔

کوئی کیست... جب ہم کسی سکرپٹ پر کام مکمل کر لیتے ہیں، یعنی  
 فلم ہاتھیتے ہیں... تو وہ کیست سکرپٹ سمیت دوسرا طرف وہ  
 ہیں، اب آپ بتائیں، ہم آپ کو سکرپٹ کیسے دکھائیں۔“  
 ”رباٹی تو بتاتے ہیں ان کے بارے میں... یہ سکرپٹ  
 ہم کے ہوتے ہیں۔“

”ہم ایسا بھی نہیں کر سکتے۔“  
 ”جب ہم اس کیس پر کام نہیں کر سکتے۔“  
 ”یہ بات آپ مشرب ایمان سے کریں۔“  
 ”میں ماشر سے بات کروں گا... آپ لوگ اس وقت  
 یہاں سے چلیں۔“  
 ”لیکن ہمارا بھی یہاں کام مکمل نہیں ہوا۔“ انسلیز چھینی  
 جلا کر کہا۔

”اوے کے... آپ یہاں اپنا کام مکمل کریں... ہم پا  
 ہیں... جب آپ فارغ ہو جائے... بتاؤ سمجھنے گا... آپ کو اس  
 سے بلا یا جانے گا۔“

”لیکن ہے آپ جائیں۔“ انسلیز کامران مرزا مکراہ  
 اور پھر وہ برے برے منہ بتاتے چلے گئے...  
 ”مسٹر جیکل تارن! کیا آپ اس زندگی سے خوش ہیں  
 شوکی بول اخفا۔“

تھے... پھر بھی انہیں ان پر ترس آتے گا... لیکن وہ فوری طور ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

اب وہ ان کے ساتھ اس وادی کے ہر حصے پر گھوئے ہوئے... لیکن وہاں درختوں، پھولوں اور چھوٹوں کے پودوں کے علاوہ اور جھاتی کیا۔

"آپ ہمیں اپنے آلات دکھائیں.. قسمیں بنانے کا سامان دکھائیں۔"

"مطلوب یہ کہ آپ ہمارا شوہر یوں لکھنا چاہتے ہیں۔"

"ہاں انکی بات ہے۔"

"آئیے... شوہر آپ شوق سے دیکھیں۔"

جیکل تارن انہیں عمارت کے گھبیل طرف لے آیا، وہاں کافی الویں ایک اور عمارت موجود تھی... وہیں کی خلک صورت جیب وضع کی تھی... کہیں سے وہ گردے نہ نظر آتی تو کہیں سے مسجد تارن اور کہیں سے مندر نہ تھی تو کہیں سے جھونپڑی تھا... اور اس عمارت کا سلسلہ، بہت دوڑ ٹک چلا گیا تھا... ایسا لگتا تھا پورا ایک شہر بسایا گیا ہے... جس میں ہر طرح کی غارتیں ہیں...

"یہ تو محیب دنیا ہے.. اس قدر بڑے انتظامات کوئی خاندان ان اپنے خاندانی راز قفلانے کے لیے کر سکتا ہے۔"

"آپ مسٹر روڈی کے خاندان کی بات رہے ہیں۔" جیکل

"خبردار مسٹر کا مردانہ... یہ کام نہ کرتا... انہیں ان کے حال میں مست رہنے دیں۔"

"لیکن کیوں... باہر کی دنیا تو دیکھنا ان کا حق ہے... انہیں معلوم ہونا چاہیے... یہ کون ہیں۔"

"اگر آپ نے انہیں باہر کی دنیا کا ایک اقتداری تباہی... تب پھر آپ کو بھی تمام زندگی سمجھ رہنا ہو گا... انہی کے ساتھ ہے... اور آپ دنیا میں بوس کر جائیں گے۔" اس بات کو لکھ لیں آپ لوگ...

سرد ترین آواز میں کہا گیا۔

"آواز با جان کی تھی... لیکن پہلی بار انہیں محسوس ہوا... یہ آواز خود ماہر کی اپنی تھی... یا پھر ان کی آواز سے ملتی بھی تھی۔"

"اپنی بات ہے... ہم انہیں یہ دنیا کے بارے میں کہہ نہیں سمجھ سکتے گے... لیکن اس وادی کا جائزہ تو لے سکتے ہیں۔"

"ہاں! خسرو... کیوں ہیں۔"

"خکر پہ۔"

اور پھر انہوں نے جیکل کی طرف دیکھا۔

"چے ہمیں ایک ایک چیز دکھائیں۔"

چارن مسکرایا۔

”تو کیا ہوا... ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔“

”ہاں! اور کس کے... ہمیں یہاں بتایا کیا ہے کہ یہاں ان کے خاندانی راز فلائے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ آج سے نہیں نہ جاتا۔ اگر آپ یہیں آتے رہے تو دوسری تین پارٹیوں میں سے کوئی ایک کب سے جا رہی ہے۔“

”پارٹی یہ بازی لے جائے گی۔“

”لیکن کب سے... قلمیں تو آج سے سوال پہلے بننے پڑیں۔“

”آپ ہمارے لیے کیوں غلام مند ہیں۔“

”آپ میں میں نے اچھے انسانوں والی بات محسوس کی

کہتے کہتے رک گیا۔

”آپ کو کیا پتا... اچھے اور بدے انسان کیسے ہوتے ہیں۔“

”آپ تو اس وادی سے باہر جاتے ہی نہیں۔“

”ایسا لگتا ہے... جیسے فلموں کا دور شروع ہونے سے پہلے بھی۔“

”لیکن اس دنیا کے لوگ ہم سے آگر ملتے تو ہیں... یہاں

یہاں کام ہوتا تھا... اس وقت فلمیں تو نہیں بنتی تھیں... ہاتھوں سے کارگزاری دیکھنے کے لیے اور دوسری جیزوں کا بازہ لینے کے لیے

تصاویر بنائی جاتی تھیں... پھر جیسا کہ رہ ایجاد ہوتا کہرے کی تصادم، کھشرا جان یہاں آتے رہتے ہیں... باجان سے پہلے ان کے والد

شروع ہو گئیں... جب مووی کہرہ شروع ہوا، جب قلمیں بننے لگیں... باجان آیا کرتے تھے...“

کہنے کا مطلب یہ کہ سوڑا یہاں سے سوال سے نہیں کنی سوال سے۔

”پھر آپ کیا محسوس کرتے رہتے ہیں۔“

”باجان جیسے لوگوں سے مل کر خوف محسوس ہوتا ہے... آپ

ہے... شاید اس سے بھی پہلے ہے۔“

”یہ سب کچھ پر اسرار ہے... صدر بے عجیب ہے...“ کوئی کہر کیون اور اطمینان کا احساس ہوا ہے۔“

اس پورے سوڑا یو تو تفصیل سے دیکھیں گے۔ اسکے جمیش نے فیصلہ کر لیجئے۔

”خیر... ہمیں یہ سوڑا یو دیکھنا ہے... اگر آپ تھکن محسوس

لے جئے میں کہا۔

”اُرستے باپ رہے... اس میں تو بہت وقت لگ سکتا ہے۔“

”پکالیم میں کل کئے آدمی ہیں۔“

اور ہم اب مسٹر ماسٹر سے دوبارہ دریافت کریں گے... ہم لوگ کام اپنے طریقے کے مطابق کرتے ہیں۔"

"اچھی بات ہے... آپ تمارکت کو دیکھ لیں، مسٹر جیکل ساتھ پڑھیں گے... یہ زیادہ تحکم جائیں تو اپنے تائب کو آپ کے ساتھ کروں یا جب تک نہیں تھکتے، اُس وقت تک یہی ساتھ رہیں گے۔"

"ایک بات ٹوپھتا چاہتا ہوں۔" ایسے میں آنکھ کی آواز کوئی۔

"بان ضرورت... کیوں نہیں۔"

"جب آپ سب پکھ دیکھو اور سن رہے ہیں تو ہمارے ساتھ مسٹر جیکل کی موجودگی کیوں ضروری ہے۔"

"جواب دینے سے پہلے ایک سوال میں بھی کیوں نہ پوچھ لیں اس پورے سوڈا یو کو دیکھنا چاہتے ہیں۔" اکھاں۔ ول آپ سے۔" بامان نے طور پر انداز میں کہا۔

"ضرور پوچھیں۔"

"جب آپ جانتے ہیں کہ میں دیکھو اور سن رہا ہوں... تو آپ کو جیکل کے ساتھ رہنے یا شدھرنے سے کیا فرق پڑ جائے گا۔"

"اوہ... اوہ... ان کے من میں۔"

"یہ اوہ تو جواب نہیں ہے۔"

"آپ کا سوال معقول ہے... جواب کیا ہے... ہمیں کوئی

"یہ ہمارا کام ہے... اس کو تم جانتے ہیں، لیکے کرنا یہ اعتراف نہیں... ہمارے ساتھ مسٹر جیکل رہتے ہیں یا نہیں، ان کی جگہ

"ہم سوکے قریب ہیں۔"

"کویا ان سوآدمیوں نے اس دنیا کو نہیں دیکھا۔"

"نہیں... بالکل نہیں تھا۔"

"آپ کا کیا ارادہ ہے... آرام کریں گے یا ہمارے ساتھ چلیں گے۔"

"میں بہت تحکم محسوس کر رہا ہوں... لیکن سوچتا ہوں۔"

مسٹر باجان نہ راضی نہ ہوں... اس لیے ساتھ رہنے پر مجبور ہوں۔

"تو ان سے پوچھ لیتے ہیں... مسٹر باجان... آپ ہمہ

دیکھ رہے ہیں... ہماری باتیں ان رہے ہیں۔" اسکلر جشید نے بالکل لگائی۔

"ہاں بالکل۔" باجان کی آواز شالی وی۔

"ہم اس پورے سوڈا یو کو دیکھنا چاہتے ہیں۔" اکھاں۔

لیے ہمیں مسٹر جیکل تارن کو ساتھ رکھنا ضروری ہے۔

"ہاں بالکل بہت ضروری ہے... بالکل بات تو یہ کہ ہمارے

کے دس سلیے سے واقعیت تو اچھی کوئی نہ ہے۔" اکھاں۔ آپ کو جیکل دیکھ دیں، دوسرا بھی۔

آپ کو قدم قدم پر سوالات کرنے کی ضرورت محسوس ہو گی۔" بگھڑا

کیا کریں گے۔ تیسرا بات! آخر آپ اس عمارت کو دیکھ کر کیا آر

گے... چور کو گلے تھے کہ لیے اس کی ضرورت نہیں تھا۔

"آپ کا سوال معقول ہے... جواب کیا ہے... ہمیں کوئی

"یہ ہمارا کام ہے... اس کو تم جانتے ہیں، لیکے کرنا یہ اعتراف نہیں... ہمارے ساتھ مسٹر جیکل رہتے ہیں یا نہیں، ان کی جگہ

وہ مسکرائے پھر درد رکے۔

"ضرور... ویکھیں... کوئی اعتراف نہیں۔"

وہ آگے بڑھے... شادت کے پہلے حصے میں داخل ہوئے۔

"مسٹر جیل آپ ایک طرف ہیٹھو جائیں..... کب تک

تمام ساتھ کھڑے رہیں گے۔"

"نچ... جی اچھا۔" اس نے جمالی لیتے ہوئے کہا۔

"غائب آپ پکھڑ زیادہ ہی نیند گھومنے کر رہے ہیں۔"

"ہاں! کافی حد تک۔"

"آخر آپ اپنے نائب کو بلا لیں۔"

"اب سمجھ کرتا ہو گا۔"

یہ کہ کر اس نے جیب سے سیٹ نکالا اور اس کا ہٹن دبا کر بولا۔

"جوڑی تم ذرا کمرہ نمبر 1 میں آ جاؤ۔"

"لیں سر۔" دوسری طرف سے فوراً کچا گیا۔

ادھر وہ کمرے کی چیزوں کی طرف متوجہ ہو چکے تھے... کی

دھونکیں کے دوران انہیں فلمی شوڑیوں کی ملکیت کا اتفاق ہوا تھا... کی

"اگر ہم نے ان کو جلاش کریا... جب؟" فرزانہ کی آواز

ہمہوں کی تفتیش کے دوران انہیں فلمی شوڑیوں کی ملکیت کی مدت نہیں دی جاتی۔

"اس صورت میں بھی آپ کو دیکھ کر انہیں کبھی جرأت نہیں ہوتی تھی... جب کہ اس کمرے

کی داخل ہوتے تھیں انہیں ذرودست جرأت ہوتی تھی... یہاں پرانے

عجیب ہے... ہم شوڑیوں کی وجہ کریں گزر اکر لیں گے۔

خوبیوں میں رکھ کر پھیلنے جانے والے پتھر... نیزے... فرماتے

کوئی اور رہتے ہیں۔"

ادھر جیکل تارن کا رنگ اڑ پکا تھا۔

"آپ کو کیا ہوا۔"

"خش... شاید مسٹر باماں مجھے سزا دیں گے... میں نے آپ سے قابل اعتراف باتیں کر دیں ہیں۔"

"اسی کوئی بات نہیں مسٹر جیل... ہمیں ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا... آپ لوگوں کی قسمت میں بس یہادی ہے... آپ کو یہیں رہتا ہے... یہیں مرتا ہے... آپ سے پہلے آپ کے ماں باپ بھی یہیں ہے اور یہیں مرتے... ان لوگوں کے یہاں گھومنے پھرے سے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہو گا... ہاں کیش انہیں نہیں دکھائی جا سکتی ہیں۔"

"اور وہ یہ دیکھ بھی نہیں سکتے، اس لیے کہ وہ تو پہلے ہی چڑھتی ہیں۔"

"اگر ہم نے ان کو جلاش کریا... جب؟" فرزانہ کی آواز سنائی دی۔

"اس صورت میں بھی آپ کو دیکھنے کی مدت نہیں دی جاتی۔ اسی وجہ کی وجہ کر انہیں کبھی جرأت نہیں ہوتی تھی... جب کہ اس کمرے کی داخل ہوتے تھیں انہیں ذرودست جرأت ہوتی تھی... یہاں پرانے عجیب ہے..."

خوبیوں میں رکھ کر پھیلنے جانے والے پتھر... نیزے... فرماتے

نے مٹھا ہیا۔

بھائے... درجیں... خود... ترش پرائے زمانے میں جن چیزوں سے ایسے لوگوں کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ تو اس تعداد دکھانے کے کام جنگیں لڑی جاتی تھیں... وہ سب چیزوں سے بھائیوں موجود تھیں... آئیں گے... اور ایں۔"

"اس سے پہلے کہ آپ عیند کی گود میں ٹالے جائیں۔" "ہوں... یہ بات بالکل صحیح ہے۔"

ہمارے سوال کا جواب دینے کے قابل ترہ جائیں... ایک سوال۔ "ان بھتھیاروں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان فلموں میں بہانے زمانے کی لڑائیوں کے سینی بھی غلطیے گئے ہیں۔" جواب دے دیں۔"

"پہ... پوچھیے۔" وہ کفر کھلا آئی تربان سے بولا۔

"جب جنگوں کا منظر قلبیا جاتا ہے... لانے والے کے بعد وہاںے زمانے کی جنگوں کے بھی اور موجودہ دور کی جنگوں کے سے آجے ہیں... آپ تو صرف میں ہیں۔"

"صل کرو اور تو اگلے چند افراد ہی ادا کرتے ہیں... میں... کیا فلموں میں صرف جنگوں کے مناظر ہوتے ہیں۔" شوکی

لوگوں کی تو صرف بیکل صورت اور لباس دکھانا ہوتا ہے... ما تھا نے جیران ہو کر پوچھا۔

انہار کرنا ہوتا ہے... سو ایسے موقعوں پر یہ لوگ بھائی انسانوں کی نہیں... اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے... بلکہ بھی کچھ ہوتا بندو بست کرتے ہیں... یہ ان لوگوں کو کہاں سے لیتے ہیں... کیا ہے۔"

"کاش ہم ایک آدمی فلم دیکھ سکتے... آپ ہمیں کسی فلم کا کرپٹ رہائی بھی ساکتے ہیں۔" "سامنے کی بات ہے۔" رفت مسکرائی۔

"کیا مطلب؟" بیکل جارن نے جیران ہو کر کہا۔

"بھی... باہر انہوں نے قلم مینی کا دفتر کھول ہوا ہو گا... میں دیا جاتا ہے... دوسرے یہ کہ کچھ باتوں کی اجازت ہے بھی نہیں۔"

ایسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہوگی... اخبارات میں اشتخاروں کی میں آ سکتا ہوں۔" ایسے لوگ انتزوع کے لیے آجائے ہوں گے... انبیوں نے ایک آواز سنی... سرانجام کردیکھ تو دیا پتا اور

جاتا ہو گا... ان گنت لوگ انتزوع کے لیے آجائے ہوں گے... انبیوں نے ایک آواز سنی... سرانجام کردیکھ تو دیا پتا اور

## ہاں جتنا ب!

وہ بہت زور سے اچھلا، اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

ہمارا پائپ وہ زور سے اچھلا... اور منہ کے بل زمین پر گرا۔

”میں تو چلا جتنا ب...“ جیکل تارن نے کہا اور دروازے ارے! یہ کیا ہوا۔“ وہ چلائے... جوڑی کی جیج سے طرف مڑ گیا۔

”ایک منٹ منز جیکل۔“ ایسے میں فرزانہ کی آواز کو ایک منٹ جتنا ب ایک منٹ۔ انپکٹر جیشید چلائے۔

لیکن اس وقت تک وہ اس تک پہنچ کر اس جچھ پکا تھا اور انپکٹر جیشید اور انپکٹر کامران مرز اسکرائے بخیر شرہ سکے ہی طرح جیج رہا تھا...  
باتی لوگ ان کی مسکراہٹ کا مطلب سمجھ گئے...  
جیکل چونکر مزا...“

”آپ ابھی نہیں جاسکتے۔“

”مگر... کیا مطلب؟“

”آپ انہیں چھوڑ دیں... مہٹ جائیں۔“ انپکٹر کامران مرز نے سرد آواز میں کہا۔

جوڑی ہٹ گیا... اس کی آنکھوں میں دھشت تھی:

”اف! یہ کیا ہوا؟“

انہوں نے جیکل کو ایک نظر دیکھا... وہ مر پکا تھا... اس کی

”آؤ جوڑی آؤ... بھی مجھے نیند آ رہی ہے... تم اور اے لوگوں کو سنو یو کی سیر کراؤ۔“

”اس... سارے سنو یو کی سیر۔“ اس نے بولکھا کر کہا۔

”ہاں! سارے سنو یو کی... میں جانتا ہوں... اس تین بہت وقت لگے گا... لیکن میری طرح جب تمہیں بھی نیند آئے تو سوڑی کو آواز دے لیتا۔“

”بہت بہتر...“

”میں تو چلا جتنا ب...“ جیکل تارن نے کہا اور دروازے ارے! یہ کیا ہوا۔“ وہ چلائے... جوڑی کی جیج سے طرف مڑ گیا۔

”ایک منٹ منز جیکل۔“ ایسے میں فرزانہ کی آواز کو ایک منٹ جتنا ب ایک منٹ۔ انپکٹر جیشید چلائے۔

لیکن اس وقت تک وہ اس تک پہنچ کر اس جچھ پکا تھا اور انپکٹر جیشید اور انپکٹر کامران مرز اسکرائے بخیر شرہ سکے ہی طرح جیج رہا تھا...  
باتی لوگ ان کی مسکراہٹ کا مطلب سمجھ گئے...  
جیکل چونکر مزا...“

”آپ ابھی نہیں جاسکتے۔“

”مگر... کیا مطلب؟“

لیے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو نیند بالکل نہیں آ رہی ہے۔“



کھلی آنکھیں نہیں گھور رہی تھیں جیسے کہ سر رہی ہوں... میرے قاتل ہے۔“  
آپ لوگ خود ہیں۔

”مسریمان! آپ دیکھ رہے ہیں... من رہے ہیں۔“  
”ہاں! لیکن یہ ہوا کیا؟“

”بہاں تک ہمارا خیال ہے... مسری جیکل کو قتل کیا گیا ہے۔“  
”بہاں جوڑی کے علاوہ کوئی نہیں ہے... اور جوڑی آپ ہیں۔“

لوگوں کے پاس تھا جب کہ جیکل دروازے کی طرف بڑھ چکا تھا...  
جوڑی تو وارثہ نہیں ملکا تھا اور پھر...“  
”اوہ پھر کیا؟“

”جوڑی تو خود جیکل کا بیٹا ہے... وہی اس کے دوسرا بھتیجی کام کرنے والی...“  
”آپ احقیقی ہیں۔“ بامان کی آواز سنالی دی۔  
”یہ کام ہے۔“

”لیکا... نہیں۔“ وہ ایک ساتھ ہو گئے۔  
”کس بات پر حیرت ہوئی۔“ بامان نے پوچھا۔

”ہمارا پہلا خیال لیکی تھا کہ جیکل کا قاتل سوائے جوڑی کے کوئی نہیں ہو سکتا... لیکن جب یہ سنا گیا تو خود جیکل کے بیٹے ہیں  
حیرت اس بات پر ہوئی کہ پھر جیکل کا قاتل کون ہے۔“

”آپ میں سے کوئی ایک۔“ بامان کی پر سکون آواز دی۔  
”خیج... وضاحت کریں۔“

”اب اس قتل کی تفہیش آپ سے نہیں کرائی جائیںکی... آپ  
تو بھی! تو آپ نہیں قاتل کا ثابت کر رہے چاہتے ہیں... لیکن پوتھوہ قاتل ہونے کا بھرپور شہر ہے... لہذا ہم ہر بھگ پارٹی کو بھیج

رہے ہیں... تفتیش یہ کریں گی... اور یہ جب بجان جائیں گے کہ یہ کام جوڑی کا ہے... لیکن اگر یہ کام جوڑی کا تھا تو لازمی بات قاتل کون ہے تب فیصلہ کریں گے کہ اب کیا کرتا ہے۔ ”  
 ”سوال یہ ہے کہ ہم کیوں مسٹر جیکل کے قاتل ہونے لگے۔“  
 ”کیا آپ اپنے اصول کی خود قتل کر رہے ہیں۔“  
 ”کیا مطلب۔“ وہ پچھکے۔  
 ”کیس کے دوران کیا آپ ہر کسی پر مکمل طور پر شک ہیں۔ ہر اس کمرے میں وہی تھے... گویا انہیں قاتل بنانے کا پروگرام کرتے۔“  
 ”کیا...“  
 ”ہوشیار... یہ لوگ ہمیں اب پھنسنا چاہتے ہیں۔“  
 ”دیکھا جائیگا۔“ اسکے کامران مرزا نے کندھے اپنے کے۔  
 ”ہو سلتا ہے... زہر ملی سوئی جیکیں کی پیشانی میں ہو۔“ انشوکی

”اوہ ماں ایسا ہے۔“

”تو پھر ہم کیوں نہ شک کریں۔“

”آپ شک کر لیں... اور تفتیش بھی کر لیں، کوئی اعزاز نہیں۔“

”بہت خوب! ہر شک پارنی آرہی ہے۔“

”کیا اس دوران ہم لاش کا معاون کر لیں۔“

”نہ رہو... کیوں نہیں۔“

”دماغ تو نہیں چل گیا۔“ فاروق اس کی طرف جھاڑ مرزا۔  
 ”ایسا محضو تو نہیں ہوا۔“ شوکی نے فوراً کہا۔  
 ”کیسا؟“ آسف نے اسے تین نظروں سے گھوڑا۔  
 ”یہی کہ میرا دماغ تو نہیں چل گیا۔“ اس نے فوراً جواب نہیں کی تھی... وہ اپنی کرائدھے من کراحتی اور پھر اس کے جسم نے جرک نہیں کی تھی... باقی جسم پر تو کپڑے تھے، صرف گدی تلگی تھی... انہوں نے  
 ”اے بھائی...“ اسے پیدل انسان، وہ دروازے کی  
 نیزدیک سے گدی کا جائزہ لیا... لیکن وہاں کوئی سوئی نہیں تھی۔  
 انہیں حیرت کا ایک جھٹکا لگا... کیونکہ انہیں سو فیصلہ یقین نہ طرف بار باتھا، اس کی کمرہ تھاری طرف تھی... جوڑی کی طرف بھی اس

اب انہوں نے لاش کا یقور جائزہ لیا... لاش اونٹ دھنے پڑی تھی... وہ اپنی کرائدھے من کراحتی اور پھر اس کے جسم نے جرک نہیں کی تھی... باقی جسم پر تو کپڑے تھے، صرف گدی تلگی تھی... انہوں نے

کی ستر ہی تھی... اور اس کمرے میں کوئی ہے نہیں... اسے بلاک کرے۔ باقی لوگ مسکرا دیے... اسی وقت بھاری قدموں کی آواز کی نہیں کوئی ضرورت تھی نہیں، بلکہ اسواتے جوڑی کے یہ کام اُس کا ہے۔ تسلی دی... ہر بیگ اور اس کے ساتھی اندر واپس ہوئے۔ اس لیے یہ بلوپاٹپ کا خیالِ دل سے نکال دو، جوڑی نے کہا۔ "مسٹر ہر بیگ... پہلے مسٹر جوڑی کا بیان لے لو... میں نے اور طرح وار کیا ہے... کیوں جوڑی؟" ان کا بیان ابھی ابھی سنائے... آپ چونکہ اس وقت راستے میں تھے، "نہیں جتنا بھی اُس اپنے والد کو یوں بلاک کرتا بھula۔" اُس لیے سن نہ سکے۔ "بیان کی آواز گوئی۔" "اوکے مسٹر بیان۔" نے رو تے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے ہم میں سے کسی کو کوئی حرکت کرتے دیکھا۔" "اور یہ بھی سن لیں... اس معاملے میں کسی کے ساتھ انصافی نہ ہو۔ اگر جوڑی نے قتل کیا ہے... تب جوڑی کو ہی گرفتار کیا جائے گا۔ اور اگر یہ کام ان لوگوں میں سے کسی کا ہے... تو ہم سب کو لیکیں... سرف قائل کو گرفتار کریں گے۔" "بیان جتنا بھی... میں نے لیکی کہا ہے، بیان جتنا۔" "بھائی تم ہوش میں تو ہو۔" آفتاب نے پریشان ہو کر کہا۔ یہ الخائن سن کر وہ چونکہ اٹھے... کویا ان کا پروگرام پڑھ فیسر "بانکل ہوش میں ہوں... میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، تو گرفتار کرنے کا تھا اور انہیں ان سے الگ کرنے کا تھا، اب تو وہ ہے... میرے والد رہا زے کی طرف تو چلے گئے اور چند قدم انہما پر گرفتار ہو گئے۔" تھے... کہ اپا کے آپ کے ان ساتھی کا بارہوڑکت میں آیا اور آپ غفرن کریں... پورا پورا انصاف ہو گا۔" میرے والد گرے۔ یہ کہتے ہوئے اس نے پرو فیسر والد کی طرف چاہرہ لیا... پھر ہر بیگ نے کہا۔

"ارے باپ رے... یا رکیوں مجھے قاتل بناتے دے رے۔" لاش کی کمریا گدی پر کوئی نشان نہیں... نہ سر پر کوئی نشان ہو... وہ بھی اپنے باپ کا قاتل... آخر میں نے تمہارا کیا بگارا بے۔ بے، اللہ اب ہم لاش کو سیدھا کرتے ہیں... کوئی اعتراض تو نہیں پرو فیسر داؤ دے نے بوکھلا کر کہا۔ آپ کو۔" یہ کہتے ہوئے اس کا رخ ان کی طرف ہو گیا۔

"بھی یا اکل نہیں... ہم تو خود لاش کو پخت کر دیکھنا چاہتے تھا نہیں ہے... نہ پہلہ میں کوئی سوتی گئی ہے... تاہم اس بجہ ایک لیکن اس خیال سے ایسا نہیں کیا کہ آپ لوگ کہیں گے... ہم نے اکل ہلکی خراش موجود ہے... جو غور سے دیکھتے پر ہی نظر آئتی طرح کوئی گز بڑا کی ہے۔" اسپرے کا مردانہ روزانے کہا۔  
الٹراش کے ذریعے زہران کے جسم میں داخل ہوا۔ "اچھا کیا آپ نے۔"

"ایکن کیے۔"

اب اس کے ماتحتوں نے لاش کو سیدھا کیا۔ پورے۔

"ہم آپ کے ساتھی پر و فسرداواد کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔" دیکھا گیا۔ کہیں کوئی ذمہ نہیں۔ تھا کہیں کوئی نہیں۔  
انہوں نے فوراً پر و فسرداواد کی طرف دیکھا، وہ مکراے اور حیرت سے۔ کہیں کوئی نہیں۔  
"تب پھر یہ قتل کا نہیں، بارٹ فیل کا کیس ہے۔" شوکی۔

فوراً کہا۔  
"مسٹر جیکل کو دل کی تکلیف ہرگز نہیں تھی... ان کا دل، لامنے یا کام نہیں کیا، انہیں تلاشی لینے دیں۔"

محنت مند تھا... بھاں ہر تکن ماہ بعد ڈائٹری معافانہ ہوتا ہے... تھا۔ "تمہیک بے جتاب آپ تلاشی لے لیں۔"  
پہلے ڈائٹری حضرات کی روپرث یہ ہے کہ یہ بالکل محنت مند ہیں... اسے۔

"مشکریہ! ہرگز مسکرایا، آگے بڑھا اور لگا ان کی تلاشی کوئی تکلیف نہیں۔"  
تب پھر پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ انہیں کس طرح قتل ہے... آخیر ہرگز کو ان کی جیب میں سے رہی کی ایک باریکی پتی

لے لیا گیا۔ اس کو دیکھ لے کر وہ روز سے اچھا اور چلا اٹھا گیا۔  
"اسپرے جمیش نے کہا۔"

"ہم آئے کسی لیے ہیں۔" ہرگز مسکرایا۔  
"مسٹر بامان۔ خیردار! میں نے قاتل کو پالیا ہے۔" مسٹر آپ کا مطلب ہے... آپ یہ ثابت کرنے کے لیے اکل تارن کے قاتل پر و فسرداواد ہیں۔

"کیا مذاق ہے... ہم آپ کو اس حد تک غیر سمجھدہ نہیں سمجھتے ہیں کہ قاتل کا کیس ہے۔"  
"ہاں! اکل... اوھر دیکھیں... کہ پیشانی پر کسی سازش۔"

"اوہ آپ کے محسوسات ہوں گے۔" بڑی ٹنک نے چہل سے کہا۔  
 "پہلے تو آپ ثابت کریں، وہ ہر کی اس پیشی سے..."  
 "لیکن جدید... یہ پیشی میری نہیں ہے... مجھے نہیں معلوم...  
 یہ میری جیب میں کہاں سے آئی۔" پروفیسر داؤڈ چلا گئے۔  
 "اوہ... اوہ..." ان سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا، اس  
 لیے کہہ بات پر بیشان کن تھی۔  
 "آپ نے سنایا... پروفیسر صاحب نے کیا کیا ہے۔"  
 "کیا کہا۔" بڑی ٹنک نے منہ بیالا۔  
 "پیشی ان کی نہیں ہے۔"  
 "ہر مجرم اس قسم کی بائیں کیا کرتا ہے... یہ آپ بھی جانتے

بعد انہیں یہاں سے لے جایا جائے گا... ویسے آپ بے قدر ہیں۔  
 یہاں کا قانون صرف مجرم کی گرفتاری کی اجازت دیتا ہے... مجرم ہیں۔  
 کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کی یہاں روایت نہیں ملتی... البتہ کسی نے  
 میں مدد کی بھی تو اور بات ہے... اس کیس میں آپ لوگوں نے پروپری  
 داؤڈ کی کوتی مدد نہیں کی، نہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کام ان کا ہے...  
 صرف اپنی کو گرفتار کیا جائے گا۔"

"اور آپ کا خیال ہے... یہ بات ہمارے لیے پڑھیں۔ میں اس لمحے میں دستِ نمودار ہوا اور اس نے ان سب کو  
 ہونے کی نہیں بے... آپ کا خیال باکل خلاط ہے... حرف خدا یا وہ طرف سے گیر لیا۔  
 طرح خلاط... اگر پروفیسر داؤڈ کو گرفتار کیا گیا تو ہم سب خود کو گرفتار کرنے کے لیے آئے ہیں...  
 اسے یا اس ان کی گرفتاری کا علم ہے... اگر آپ اس کی

"اور میں غیر صحیح ہوں بھی نہیں..." بڑی ٹنک نے چہل سے کہا۔  
 "تو کیا آپ کے خیال میں پروفیسر صاحب نے اس رہنمائی سے..."  
 "لیکن جدید... یہ پیشی میری نہیں ہے... مجھے نہیں معلوم...  
 یہ میری جیب میں کہاں سے آئی۔" پروفیسر داؤڈ چلا گئے۔  
 "بان! بانکل... میں اس بات کو ٹالا رکھ کر دوں گا۔"

"چھپے صاحب... سمجھے ٹالا رکھ۔"  
 "ایسے جیسے اپنے ان کی گرفتاری عمل میں آئے گی۔"  
 "کیا کہا... گرفتاری۔" وہ ایک ساتھ بولے۔  
 "یاں! گرفتاری... پھر شہوت پیش کیا جائے گا... اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کی یہاں روایت نہیں ملتی... البتہ کسی نے  
 میں مدد کی بھی تو اور بات ہے... اس کیس میں آپ لوگوں نے پروپری داؤڈ کی کوتی مدد نہیں کی، نہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ کام ان کا ہے... صرف اپنی کو گرفتار کیا جائے گا۔"

"اوہ آپ کا خیال ہے... یہ بات ہمارے لیے پڑھیں۔ میں اس لمحے میں دستِ نمودار ہوا اور اس نے ان سب کو  
 طرح خلاط... اگر پروفیسر داؤڈ کو گرفتار کیا گیا تو ہم سب خود کو گرفتار کرنے کے لیے آئے ہیں...  
 اسے یا اس ان کی گرفتاری کا علم ہے... اگر آپ اس کی

گرفتاری میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو پھر آپ کو بھی ساتھ گرفتاری  
جائے گا۔ ”

” یہ... یہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں... ابھی انہیں بھر  
ٹابت نہیں کیا گیا۔ ”

## جال

” مسٹر ہر ہنگ جب تک بیوی کی سرزین پر ہیں... ”

یہاں سے لے جائیں جائے گا، بے قدر ہیں... اصل فیصلہ عدالت  
کرے گی کہ انہوں نے قتل کیا ہے یا نہیں۔ ”

” کون سی عدالت... ہم یہاں کس ملک کے ماتحت ہیں۔ ”

” ای... بیکال کی حکومت یون ہجی ماشر خاندان کی احسان مند ہے... ”

” اس وقت آپ بیکال کی سرزین پر ہیں۔ ” دستے میں خاندان حکومت کی بہت مدد کرتا ہے... لہذا اس موقع پر حکومت  
نچارج نہ ہتایا۔

” کیا!! ” وہ بری طرح چلا اٹھے۔

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

.

” ہاں جتنا! اس وقت آپ بیکال کی سرزین پر ہیں... ”  
” ایسا کوئی کیا کرے گی... ”  
” کون سی عدالت... ہم یہاں کس ملک کے ماتحت ہیں۔ ”  
” ای... بیکال کی حکومت یون ہجی ماشر خاندان کی احسان مند ہے... ”  
” اس وقت آپ بیکال کی سرزین پر ہیں۔ ” دستے میں خاندان حکومت کی بہت مدد کرتا ہے... لہذا اس موقع پر حکومت  
نچارج نہ ہتایا۔ ”  
” کیا!! ” وہ بری طرح چلا اٹھے۔ ”

” گویا یہ ایک جال ہے... پہلے سے بچایا گیا ایک جال۔ ”

” یہی تے پر اس مت نہیں۔ ”

” آپ لوگ کچھ بھی کہ سکتے ہیں، ہوچ کہتے ہیں... گوئی

انہی نہیں... عدالت میں آپ کو اپنی صفائی کا پورا موقع دیا جائے

کا۔ ”

” اس کی ضرورت نہیں، ہم ان شاء اللہ اپنی یہ کنائی ثابت

کروں گے۔ ”

”بہت خوب! اس کی آپ کو اجازت ہے... جو نہیں آپ مکون میں...“  
گی بے گناہی واضح طور پر ثابت کر دیں گے، انہیں رہا کر دیا جائے۔ ”ہو گی... یہ پئی پر و فیسر صاحب کی اپنی نہیں... ان کی جیب لیکن پہلے گرفتاری عمل میں لا لی جائے گی۔“

”اچھی بات ہے... پر و فیسر صاحب آپ بے غیر رین ہے ایک جال ہے۔“  
ان پکڑ جمیش پر سکون آواز میں بولے۔ ”آپ پچھہ بھی کر لیں... آں قل ان کی جیب سے برآمد ہوا۔

”تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں جمیش... اللہ کی مہربانی ہے۔“  
میں تمہاری موجودگی میں ہیئت سکون ہی محسوس کرتا ہوں۔ ”مسٹر ہر ہنگ.. کیا آپ یہ بات سوچ کر کہا ہے ہیں۔“  
انچارج کے اشارے پر چار ماتحت آگے بڑھے اور انہیں کی نظر طنزی کہا۔

”بان! کیوں... کیا آپ کے خیال میں، میں نے یہ یاد میں نے پر و فیسر داؤ د کے ہاتھوں میں ہٹکری پہنادی...“  
”اب چیش کریں مسٹر ہر ہنگ... ثبوت۔“ ان پکڑ جمیش پہنچے بغیر کردی ہیں۔

”یقیناً ایسا ہی ہے... وہ اس طرح کہ یہ آں قل ہے اور یہ بر اسامنہ بنا یا۔“

”یہ بڑی کی پئی... خونی پئی ہے... اس کو چھیننے کا ایک نا ایک خاص طریقہ سے چھینگی جاتی ہے تو رسیب سے برآمد ہوا ہے... اس کو ہاتھوں نے استعمال کیا ہی نہیں۔“  
طریقہ ہے... جب یہ اس خاص طریقہ سے چھینگی جاتی ہے تو رسیب سے برآمد ہوا ہے... اس کو ہاتھوں نے استعمال کیا ہی نہیں۔  
کھڑے و غمن کے جسم کے نگے حصے میں لگتی ہے... وہاں بہت ہی ”بہت خوب ٹوکری۔“ خان رحمان ہے۔

”ہم نے یہ کب کہا کہ ان کے پاس کبھی ایک آں تھا۔“  
”خراش ڈال دیتی ہے... اور انسان اسی وقت مر جاتا ہے۔“  
”کیا مطلب؟“ وہ پوچھ کر اٹھے۔  
”لیکن کیسے؟“

”یہ پئی زہر لی ہے... اس پر زہر لگا ہوا ہے۔“  
”آپ یہ بات کیسے کہے سکتے ہیں۔“  
”کچھ ممالک میں یہ پئی عام بجز ہے... خاص طور پر اذیت ہے۔“

”تب پھر پہلا کہاں کیا۔“ شوکی نے فوراً کہا۔  
 آپ کی ماہر کے ذریعے پہلے اس طرح پیشانی پر پہنچی مار کر دکھائیں۔“  
 ”یہیں سے ملے گا... لاش کے آس پاس سے...“  
 ایک لمحہ کے لیے ہر بُنگ کا رنگ اڑ گیا... لیکن پھر اس نے  
 لاش کرو... ریڑ کی لیکی پی لاش کے آس پاس ملے گی۔“  
 فوراً خود کو سنبال لیا اور مسکراتتے ہوئے طنزی انداز میں بولا:  
 ”میں اس لمحے جب پروفیسر صاحب نے پی جھنگی... جیکل  
 ”اوہ لیکس سر۔“  
 انہوں نے بہت سرگرمی سے جلاش شروع کی... وہ سماں نے مرکز کر دیکھا تھا... مسٹر بامان اس منتظر کوئی وہی پر دیکھ رہے  
 تھیں بیغور دیکھ رہے تھے... ان کی حرکات پر بر ابر نظر جاتے رہتے اور یہ سارا منتظر ریکارڈ بھی ہو رہا تھا... لہذا آپ ریکارڈ بُنگ دیکھ  
 رہے... پھر اچاک ان میں سے ایک نے بلند آواز میں کہا:  
 ”پروفیسر صاحب... کیا آپ نے یہ پی جھنگی تھی۔“ انکے  
 ”یہ رہا سر... دوسرا آں۔“  
 انہوں نے دیکھا... اس کی اگلیوں میں پی پکڑی۔ جھنسنے اپنے اطمینان کے لیے پوچھا۔  
 ”کسی باتیں کرتے ہو جھسید... بھلا میں اس بے چارے کی  
 تھی... ہر بُنگ تیزی سے آگے بڑھا اور پی اس سے لے لی۔  
 بامان کیوں لیتا، میرا اس نے کیا بگاڑا تھا اور پھر جھسید... چمارا تو شہری  
 ”اب آپ لوگ کیا کہتے ہیں۔“  
 بامان کیوں لیتا، میرا اس کی اصول ہے، ہم بلا وجہ خون نہیں بھاتے۔“ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔  
 ”یہی کہیے ہمارے خلاف ایک سازش ہے... لیکن تمہیں اس کی وجہ خون نہیں بھاتے۔“  
 ”ہاں واقعی... یہ تو ہے... تو جناب ہر بُنگ صاحب...  
 بیکار کر دیں گے۔“ انکے کامران مرزا بولے۔  
 ”کی مطلب؟“

”آپ خود دیکھیں... یہاں ہمارے اور مسٹر جوڈی کے  
 اور کوئی جیسی تھیں... اگر یقین واقعی اس پیٹی کے ذریعے ہوا ہے، طرف دیکھا...“  
 ”کمرے میں لگئی وہی پر منتظر دیکھے سکتے ہیں۔“ بامان کی  
 قاتل نہ پڑھیں نہ جوڑی... اس لیے کہ زخم کا ثناں پیشانی  
 ہے، جب مسٹر جیکل گرے، اس وقت ان کا رن دروازے کی طرف آواز سنائی وہی۔  
 ساتھی سکریں پر روشنی ہو گئی اور پھر اس کمرے کا منتظر نظر  
 تھا... تو کیا پی گھوم کر گئی اور پیشانی پر جا کر گئی... اگر ایسا ممکن۔

آنے لگا... جیکل نے ان سے آخری جملے کہے اور دروازے کی طرف پڑھتا نظر آیا... دروازے کے تردد یک بچھ کروہ ایک لمحے کے لئے الی موجود تھا... ہم بھی تھے... آپ یہ ثابت کریں کہ پئی پروفیسر کی طرف مڑا اور ساتھ ہی نیچے گرا گیا۔  
سابق نے بچھ کی تھی۔

"دیکھا آپ نے۔" ہر بچک زور دار آواز میں بولا۔  
"ہاں اویکھا، اس میں شک نہیں کہ جیکل نے بچھے مڑ کر دیا۔  
اور اسی وقت وہ گرا ہے، لیکن..." انسپکٹر جمشید یہاں تک آ کر اپنا لئے کہا۔ "مسٹر بامان! انسپکٹر جمشید ٹھیک کہہ رہے ہیں... شوت اس رک گئے۔  
کیا تامکل شوت کی موجودگی میں ہم انہیں گرفتار نہیں کر سکتے... ضرور کر سکتے ہیں..." بامان کی گرج دار آواز سنائی دی۔  
"متظر تامکل ہے۔" یہاں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

"پورا متظر دکھایا جائے... اگر جیکل تاردن جیچے مرتاد کرے تو قاتوں ہی آپ کے گمراہ کا جاسکتا ہے تو پروفیسر داؤڈ کے ہاتھوں کو حرکت کرتا کیوں نہیں دکھائے؟ آقاب جل بھن کر بولا۔  
جاسکتا ہے اس وقت دوسرا کسرہ پروفیسر داؤڈ یہ بھی فوکس رہا ہو گا... دکھایا جائے... انہوں نے ہاتھوں کو حرکت دی تھی، اس لیے کہ ہاتھوں کو حرکت دیے بغیر یہ تو پئی نہیں پھینک سکتے تھے... یا پھر پھینک سکتے؟"

ہر بچک نے پریشان ہو کر لی وی کی طرف دیکھا، پھر بولا:  
"اچھی بات ہے۔" بامان کے لبجھ میں سکون تھا...  
وہ چونک اتنے... انہوں نے فوراً ایک دوسرے کی طرف  
لے لیا۔

"مسٹر بامان... آپ ذرا پروفیسر داؤڈ کو بھی دکھائیں۔"  
"پروفیسر داؤڈ کی اس لمحے کی قلم نہیں بنائی جاسکی۔" بامان

"مم... موت کی پی۔" فاروق نے کھوئے کھوئے انداز

سکھا۔

"جہیں کیا ہوا۔" آفتاب اس کی طرف الٹ پڑا۔

"مم.. میرا مطلب ہے.. یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔"

"آپ دیکھ رہے ہیں انکل۔" آصف جھلا اخفا۔

"فاروق موقع محل بھی دیکھا کرو۔"

"وہی تو دیکھ کر بولا ہوں۔"

"کام مطلب۔"

"یہ دیکھئے... یہ ہے موقع اور یہ ہے محل۔"

یہ کہہ کر فاروق نے آصف پر چھاتا لگ کا دی... اور اس طرح اس سے نکلا�ا کہ اس کے در سے جی ناکل گئی... اچھل کر دور چاکرا... دبائ شوکی موجود تھا لہذا شوکی کو زبردست دھکا لگا، وہ لڑکھڑایا اور دھرام سے گرا... گرتے گرتے اس نے سینئنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں آفتاب کو بھی ساتھ لے بیٹھا۔

"صد ہوتی... خود تو گرے ہو... مجھے بھی ساتھ میں گرا دیا... ہے کوئی تک... یہ لو، اس بے تکلی کا مزہ چکھو۔" یہ کہہ کر آفتاب نے رکا آگھایا، شوکی نے خود کو اس کے سے بچانے کے لیے لا حلنی کھانی... اور اس تیزی سے لڑکا کر فرزاد پیٹ میں آگئی۔

"حد ہوتی... ہے کوئی تک، اور یہری طرف سے ایک لات

دیکھا... آخراں کامران مرزا نے بلند آواز میں کہا:

"ہم بھٹک گے... عدالت سے بھی بھی انساف نہیں ملتے"

"یہ ہماری عدالت پر آپ کا الزام ہے... صستر ہے"

آپ عدالت کو یہ بات بھی بتائیں گے کہ ان لوگوں کا دعویٰ ہے

عدالت سے انہیں انساف نہیں ملتے گا۔"

"لیں سر۔" ہر ہنگ بولا۔

"یہ سب ڈراما ہے... آپ کیا چاہتے ہیں، یہ بتائیں

پر و فیسر داؤ دکی گر قفاری کے بغیر بھی ہم آپ کا مطالہ مان لیتے ہیں۔

"بہت خوب! ان لوگوں نے تو بہت جلد اتحیا رکھا دی

لیکن اس طرح یہ ہمارے قابو میں جنہیں رہیں گے... پر و فیسر داؤ دکی

حناخت قید میں رہتا ہے گا۔"

"ہم یہ مہم ان کے بغیر سر نہیں کریں گے۔" شوکی نے

اعلان کیا۔

"جب تم سب کو جیل جانا ہوگا... تم نے اپنے ملک میں

کیا تھا کہ ہمارے کس پر کام کریں گے۔"

"اور ہم کام کر دے تھے... یہ قتل وغیرہ کہاں سے

پڑا۔"

"یہ آپ پر و فیسر داؤ د سے پوچھیں... ان کی جیب

موت کی پٹی نکلی ہے۔"

چکھو۔ فرزان نے بھنا کر کہا اور اس کی طرف لات گھما دی۔

”مشربا مان! یا آپ نے اس کیس کو مل کراتے کے لیے کہ لوگوں کو بلا یا ہے... انہیں تو آداب تک حلوم نہیں۔“ ہر بندگ نے ہم کر کہا۔

ساتھ ہی فرزان کی لات اس کی کمر پر گئی، وہ اونٹ ھنے من گرا۔

”م... صاحف کیجئے کا مشرب ہز بونگ... نشان چوک گیا، میں نے لات شوکی پر گھما لی تھی۔“

”اس... اس کا مطلب ہے جب تم ان کی طرف لات گھماو تو مجھے خبردار رہتا چاہیے... ارے ہوف۔“ شوکی نے جلدی سے کہا اور آخر میں بوکھلا ہٹ کے عالم میں اس کے من سے ارے ہوف نکل گیا۔

”یا ارے ہوف کیا ہوتا ہے ہے ہے بھائی۔“ آصف کے لئے میں حیرت تھی۔

”م... کا... فاروق کا مکام میرے جڑے سے آ کر لگا۔“

”حالانکہ اس کو جا کر لگانا چاہیے تھا۔“

”لگ... کس کو۔“ پر وفسر داؤ دی کی آواز سنائی دی۔

”آپ چپ ریں انکل... یہ ساری مارکٹائی سے بھر پور قلم آپ کے دم سے چلی ہے۔“ آصف نے بھنا کر کہا، ساتھ میں اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

”لگ... کیا یہ چیخ بھی جعلے کا حصہ تھی۔“ فرشت نے

جنہاں ہو کر پوچھا۔

”عن نہیں... وہ محمود کا جوتا میری پنڈل سے لگرا یا تھا۔“

”محمور! کیا ہو گیا ہے تمہارے جو تے کو... اس کی ایڑی کو

بھول گئے... اور تے سے کام لینے لگے۔“ فرزان نے چلا کر کہا۔

”م... نن... ہاں۔“

”شاندار جملہ ہے۔“ خان رحمان نے تعریف کی، ساتھ ہی

ہری طرح اچھے... کیونکہ ایڑی کا خیال دلانے جانے پر محمود نے

لوٹ گائی تھی... اور لڑھکتے لڑھکتے جو تے کی ایڑی سر کانے کی کوشش

لی تھی، اس کوشش میں اس کی پیٹ میں آ گئے خان رحمان۔

”م... معافی چاہتا ہوں انکل۔“

”بھی خالی معافی چاہ لو... مم معافی کہاں سے دوں۔“

خان رحمان نے منہ بنا یا۔

اس وقت تک وہ چاقو نکال چکا تھا... اس نے چاقو کی نوک

ہر بندگ کی گدی سے لگا دی اور سرو آواز میں بولا:

”میرا خیال ہے... اس وقت تک ہر یہ پارٹی کام دکھا چکی

ہو گئی۔“

”ہاں! اب تم ہاتھ روک لو... جو عمل ہمیں گرفتار کرنے آیا تھا،

ان سب کی رائفلس اب ہمارے قبضے میں ہیں... لہذا ہم انہیں مشورہ

ریتے ہیں کہ یہ پر سکون رہ کر ہاتھ اوپر اٹھاویں۔“

"اگر... کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ چلا گئے۔

"اور مسٹر ہر بونگ... آپ کی گردنی سے ایک اشارہ زدہ آواز گوئی۔

پرکٹ سکتی ہے... موم جن کی طرح... لہذا آپ ان لوگوں کو حتم دیں۔ "ہاں کیوں... اس میں کیا ہے؟"

"کریں پھر فائز گنگ۔" بامان نے پس کر کھا۔

"من نہیں... اچھا... اگر... کوئی حرکت نہ کرنا بھی... یہاں فائز گنگ

کرتا ان کے حق میں مضر ہوگا... انہوں نے مشورے کے لئے اپنے

ہڑبٹ نے بول کھلا کر کھا۔

"یہ... یہ یہاں کیا ہو رہا ہے... سب کیا تھا۔" بامان نے کامران مرزا کی طرف دیکھا۔

جلد بہت زدہ آواز بھری۔

"ایک آدمی صرف ایک فائز کر کے دیکھے پہلے۔" وہ بولے۔

"ایسی لڑائیاں ہماری زندگیوں میں جب مرضی کو دیا

انہوں نے سر ہلا دیا، اپنے جمیلے نے وہاں موجود بامان کے

ہاتھوں میں سے ایک کاشان لیا اور اس طرح لیا کہ گوئی اچٹ کرو اپس

آنے کی صورت میں انہیں نہ لگے، وہاں کے اسی ساتھی کو لے، پھر

"جی بس... ایسی لڑائیاں... جیسی لڑائیاں آپ دیکھو۔ انہوں نے فائز کر دیا... گوئی بلا کی تیزی سے واپس پہنچی اور دیوار میں

ہیں تھی لڑائیاں لڑائیاں۔" فاروق نے جلدی جلدی کھا۔

"کیا لڑائیاں لڑائیاں لگا کھی ہے۔" اپنے جمیلے کا جلا اٹھا۔

"ان حالات میں میں ابا جان اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔"

"ہاں! نحیک تو ہے جمیلے۔" پروفیسر داؤڈ فور ایلو۔

"جی اپھا... آپ کہتے ہیں تو پھر نحیک ہی کہتے ہوں گے۔"

"مسٹر ہر بونگ... ان لوگوں نے ہاتھوں اور پر نہیں اٹھائے۔"

کیا ہم فائز گنگ کریں۔"

کب تک لادے گے۔“

”لیکن ہم یہ بھی تو مختور نہیں کر سکتے کہ اپنے سب سے زیادہ

عمر کے ساتھی کو گرفتار ہونے دیں۔“ اپنے جمیلہ مسکرائے۔

”انہیں کچھ نہیں ہو گا... کوئی انہیں ہاتھ نہیں لگائے گا، صرف

عدالتی کا رروائی ہو گی... اور میں۔“

”نہیں! یہ ظلم ہے.. جب انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں ا

گرفتاری کیسی... اور پھر آپ لوگ ہمیں یہاں تک خود لے کر آئے

ہیں... ہمیں مجبور کیا گیا... اب اور مجبور کرنے کی کیا ضرورت ہے..

جب کہ ہم وعدہ کر چکے ہیں، اس کیس پر کام کریں گے... کیس کے

چور کو پکڑیں گے۔“

”کیا آپ کے خیال میں ہم نے یہ چکر صرف اس لیے چلا

ہے کہ آپ لوگ اور زیادہ مجبور ہو جائیں اس کیس پر کام کرنے کے

لیے.. یہاں کی آواز گوتھی۔

”ہاں! اور کیا۔“

”ایسی بات نہیں، ہم جانتے ہیں، آپ لوگ وعدے کے

کپے ہیں، یہ کام کریں گے۔“

”تب پھر اس چکر کی کیا ضرورت؟“

”ہم نے کوئی چکر نہیں چلا یا... چکر آپ لوگوں نے چلا یا..

بلا وجہ بے چارے جیکل کو مارڈا الا...“

”ہم تو بیلا وجہ چڑیا کے بچے کو بھی نہیں مارتے... جیکل تو پھر

انسان تھا...“ شوکی نے بر اسما منہ بنا لیا۔

”تب پھر آپ بتائیں... جیکل کو کس نے مارا۔“

”جوڑی نے... یا آپ نے۔“ اپنے کام مرزا نے

ترست کہا۔

”کیا کہا... یا پھر میں نے۔“ یہاں تھی اخفا۔

”ہاں اور کیا۔“

”اب مجھے آتا پڑے گا...“ یہاں اگر جا۔

”وچ برداشت نہیں کر سکے... اس لیے۔“

”کیا مطلب؟“ وہ پچھ لے۔

”جی بھا ہے... جیکل کو آپ نے خود ہلاک کیا ہے۔“

”کیا... نہیں... نہیں۔“ جوڑی چیخا... اس کے جسم پر کچھ

طاری ہو گئی... اس کچھ کو انہوں نے جیسے زدہ انداز میں دیکھا۔

”کیا ہو اسٹر جوڑی۔“

”ہم مجھے بھی بھی گمان گز را تھا کہ میرے والد کے قتل میں

مسٹر یہاں کا باتھ ہے۔“

”لیکن کیسے... مسٹر یہاں تو یہاں تھے ہی نہیں۔“ بڑا بندگ

لے پیچ کر لے۔

”آپ اس قدر جیچ کیوں رہے ہیں... کیا ہم میں سے کچھ

"لیکن ہم آپ کو الجبرا نہیں سکھائیں گے... اس لئے کہ

اوٹ بہرے ہیں۔" مکھن نے حیران ہو کر کہا اور وہ مسکرانے لگے۔ "اونکو الجبرا سے چڑھے ہے۔"

ہڑ بنگ کو ایک جھنکا سا گا، پھر اس کے چہرے پر شرم دیگی۔ "سدھو گئی... چڑھے صرف فرزانہ کو ہے... باقی لوگ تو سکھائیں آثار خودار ہو گئے اور اس نے کہا:

"مجھے افسوس ہے... افسوس۔"

"گویا آپ کو دوبار افسوس ہے۔" فاروق نے فوراً کہا۔

"کیا مطلب؟" ہڑ بنگ نے اسے گھورا۔

"آپ نے کہا ہے تا... مجھے افسوس ہے، افسوس۔"

"آپ اونکی پاتوں میں وقت ضائع کرنے کے لئے اچھی بات ہے۔"

ماہر لگتے ہیں۔ ہڑ بنگ نے منہ بنا لیا۔

"جی باں! یہ تو ہے... لیکن ہم ادھر ادھر کی پاتوں سے تکارتے ہیں... مسٹر مایاں آرہے ہیں۔" فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

کام کی باتیں معلوم کر لیتے ہیں۔"

"آپ پہلے بھی میر انا م ہڑ بونگ لے چکے ہیں... اور اس

"ہو گا ہو گا... مجھے کیا... آپ لوگوں کو بانے والوں میں مایاں کو بھی مایاں بنادیا... مجید ہوتی ہیں آپ۔" ہڑ بنگ نے

زبردست بے وقوفی کی ہے۔"

"یہ بات آپ انہیں بتائیں... بھیں نہیں۔" محمود مسکرا یا۔ "اوے باپ رے... آپ تو اردو جانتے ہیں... جملہ شاید

"اچھا بچپر ہیں... دماغ خانی محسوس ہونے لگا ہے، میں ماہر ہیں۔"

"حیرت ہے... اس قدر جلد؟" فاروق کے لمحے میں طرقہ۔ "میں دنیا کی بے شمار زبانوں کا ماہر ہوں۔"

"میں پاگل ہو جاؤں گا۔"

"خیر ہے یا پیش گوئی۔" آفتاب جھٹ سے بولا۔

"میں تم لوگوں سے بچھاؤں گا۔"

”حد ہو گئی... بکی تو میرا نام ہے... اعتراض تو ہر بونگ پڑے۔“

”آپ اونگ بھی اپنی حرکات سے باز ٹکیں آئے۔“

”کیا مطلب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔“

”یہ آپ جہاں بھی جاتے ہیں... اسی حرم کی حرکات کرتے ویسے بھی یہ لفظ ہمارے پروفسر صاحب کے لیے بہت پریشان ہے۔“

”آپ یہ بھی تو دیکھیں... ایسی حرکات ہمارے لیے کس قدر سیدھا کیا... پر یہاں کن ہے... وہ کیسے؟“

”ہر بونگ سے انہیں بونگ کا خیال آ جانا ہوگا... یعنی یہاں تو مفید تاثیت نہیں ہو سیں۔“ ہماں ہملا۔

”آپ نہیں کیا معلوم تھا کہ یہاں کوئی نہیں چالائی جاسکتی... کا گوشت۔“

”ارے باپ رے... فاروق میں تمہیں معاف نہیں اچالی جائے گی تو اتنا چلانے والے کو لے گئی۔“

”گا... کس وقت گوشت یاد دلاؤ یا... اب میں یہاں بونگ کا۔“ اب تو معلوم ہو گیا... اب اپنا کام کریں... کیس کے کہاں سے لاوں۔“ پروفیسر داؤڈ نے تھلا کر کہا۔

”یہ ان کا فرض ہے... میرا مطلب ہے، مہماںوں کی۔“ آئے تو ہم اسی لیے تھے، لیکن آپ نے خود نہیں قتل کے کا احراام کرنا ان لوگوں کا فرض ہے... یہ بونگ کے گوشت لا کیس میں پھانسے کا پکڑ شروع کر دیا۔“

”نہیں... ہم نے پکڑ شروع نہیں کیا... پروفیسر صاحب خود خود کریں گے۔“

”تھی... ان کے ہاں کا گوشت تو ہم نہیں کھا سکیں اسی بات کا اعلان کریں گے کہ جیل کو انہوں نے قتل کیا ہے۔“

”کیا خبر کہ حرام جاتوں کا گوشت تھلا دیں۔“

”لکھ کر... کیا... میں خود اقرار کروں گا۔“ پروفیسر داؤڈ

”اوہ ہاں! یہ بات بھی ہے۔“

”میں اس وقت ہماں اندر داخل ہوا... اسکے بعد ہی۔“ ”ہاں! جتاب آپ خود اقرار کریں گے۔“

”شاید آپ کا دماغ چل گیا ہے۔“ پر نظر ڈالی... اوھرہ ہماں کی آواز انہوں نے سنی:

## روڈی وہ ہے ...

”بیکھیے... بیکھیے... اسی کوئی بات نہیں۔“ بامان نے فوراً کہا۔  
 ”بیکھیے بھر تابت کریں اپنی بات کو۔“  
 ”ہاں! کیوں نہیں... پروفیسر صاحب! آپ نے یہ  
 قتل کیا ہے تا۔“  
 ”ہرگز نہیں۔“ وہ بولے۔  
 ”ویکھیے... سچ بول دیجیے... اسی میں آپ کی بھلائی۔“ ”بات ختم ہو گئی... آپ لوگوں کا اصرار تھا کہ پروفیسر داؤد  
 اس بار اس کا الجھہ عجیب ہو گیا۔  
 ”آٹرا رکھوں کی قتل انہوں نے کیا ہے... سو انہوں نے اقرار کر لیا،  
 ”لگ... کیا مطلب؟“ انکلک جمیشید چونکے۔  
 ”میں آپ سے نہیں پروفیسر آپ سے بات کر رہا ہوں۔ میں کہاں میں گے... آپ لوگ یہاں دیکھو چکے ہیں... آپ کا کیا ہوا  
 ”لیکن آپ یہاں سے کس انداز میں بات کر رہے ہیں؟“ وہ تم میں سے کسی کو نہیں لگ سکتا... لیکن یہاں سے فوجی اکر فائزگ  
 ”یہ انداز ہے... سچ اگلوانے کا۔“  
 ”نہیں... ہرگز نہیں۔“ انکلک جمیشید چلا گئے۔

”پروفیسر صاحب... بتائیں... جیکل کو آپ نے قتل کیا ہے؟“  
 ”بامان چینا۔“  
 ”بامان! میں نے کیا ہے۔“ پروفیسر داؤد مجھی پیچتے۔  
 ”کیا... یہ آپ نے کیا کہا... اور کیسے کہہ دیا۔“  
 ”وہ سب ایک ساتھ چلا اٹھے... مارے جیرت اور خوف نے ان ہو کر کہا۔  
 ان کا براحال ہو گیا۔

”اس بات پر تو ہم سب تائید کریں گے تمہاری۔“ نکھن

بے باکل۔ "بامان پر زور لجھے میں بولا۔  
 "دوسرا جھر یہ کاڈل جھر یہ۔" محسن گھبرا کر بولا۔ "بالکل کیا ہے۔"  
 "آپ لوگ باتیں بنانا چھوڑیں... اور پروفیسر داؤن۔" آب یہ کہہ رہے ہیں کہ تم نے ان سے زبردستی اقرار کرو دیا  
 پاک سے ہٹ بائیں۔" بیانیہ بات علق سے اترتی ہے۔  
 "میں! تم انہیں اپنے گھرے میں لیے رہیں گے... " بالکل نہیں! کم از کم میرے علق سے تو نہیں اتر رہی۔"  
 آپ انہیں گرفتار کرنا چاہتے ہیں تو ساتھ میں ہمیں بھی گرفتار کریں۔ لمحہ ہوا۔  
 "نہیں! تم لوگ معاملے کے مطابق کیس کی پہنچ۔" لیکن میں اعلان کرتا ہوں... یہ اقرار زبردستی کرایا گیا  
 سرانگ نکاڑے گے... اور اس۔" بامان کا لبھ سخت ہو گیا۔ یہ انسپکٹر جمشید باندہ آواز میں ہو لے۔  
 "لیکن اگر پروفیسر صاحب ساتھ نہیں ہوں گے تو ہم ابھی..." آخ رکیے... آپ اپنی بات ٹابت کریں۔" بامان بھی بلند  
 اور سکون سے یہ کام نہیں کر سکتیں گے اور میرا خیال ہے... اس کا مذاقہ میں بولا۔  
 "اطمینان اور سکون کی بہت ضرورت ہے۔" ضرور! کیوں نہیں... مسٹر بامان! آپ دراصل چنان ذم  
 "لیکن ہم ایک قاتل کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔" بامان بے بہت بڑے ماہر ہیں... آپ نے ان پر چنان ذم کیا ہے... چھروہ  
 بھنا کر کہا۔

"یہ قاتل ہیں نہیں... زبردستی بنا دیے گئے ہیں۔" "سب نے چاکر کہا۔  
 "آپ لوگ دیکھ رہے ہیں۔" وہ ہر بیگن و غیرہ کی طرف۔ "ہاں جتاب! آپ لوگ مسٹر بامان کا چہرہ دیکھیں... ان  
 کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا ہے تو دوسرا جا رہا ہے... ایسا ہے یا مژا۔

"ہاں! کیوں نہیں... ہم دیکھ بھی رہے ہیں اور سن بھیاں لیں۔"  
 "ہے تو ایسا ہی۔" ہر بیگن نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔  
 "اب آپ کی کہتے ہیں مسٹر بامان... " انسپکٹر جمشید نے

"جھر یہ جھر یہ۔"

کوئے انداز میں بولا۔

"مجھے حیرت ہے... یہ بات آپ نے کیسے بھاپ۔" "ہاں اآپ کو خطرہ تھا... کہ ہم کسی وقت بھی دھوکا دے سکتے ہیں... لہذا آپ چاہتے تھے... ہمیں دھوکا دینے کے قابل نہ بامان سرسر اتے انداز میں بولا۔"

"وراصل میں بھائیں کام اہر ہوں۔" اسکلہ جشید مکرا اب چودیں۔"

ان کے جملے پر ان کے ساتھی مکرا اٹھے۔

"آپ لوگ مذاق کرنے کے شیر ہیں۔" بامان نے بھاپ کیا ہوا مشر بامان۔ "ہر بندگ گھبرا گیا۔"

"ہم نے ان لوگوں کو غلطہ کیا... یہ بالا جد مشہور نہیں ہیں..."

ان میں کوئی بات ہے... لہذا اب ہم ان سے صرف درخواست کریں

"مشر بامان... اب بات ختم کریں... یہ لوگ کیسیں کے کیہے ہماری کیسیں کا سراغ نکال دیں۔"

"آپ صرف ان سے کچوں کپڑہ ہے ہیں... میں الاتو ای

چور کا سراغ لگانے میں ہمارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں۔"

"لیکن مشر جیکل کا قتل کجاں جائے گا... انہیں کس نے قتل کیا پر مشہور تھیں اور پار بیان آخر بیان موجود ہیں... اور یہ چاروں

بیان مل کر یہ کام کر رہی ہیں۔" ہر بندگ نے بامان کر کھا۔

"ہاں مشر ہر بندگ... سمجھی بات ہے۔" بامان نے فوراً اپنی

غلظی محسوس کر لی۔

"لہذا ہم چاروں بیان میں کام کریں گی اور آپ بس دیکھتے

ہے... اور چاہتے یہ تھے کہ پروفیسر داؤڈ کو گرفتار کر کے ہمیں بالکل جائیں۔"

کردیا جائے... کیونکہ آپ کو خطرہ تھا... "یہاں تک کہ کرا

ڈھیلا ڈھالا ہو گیا۔

"لیکن میں نے کہا تھا... جیکل کے قاتل مشر بامان آپ خود

ظرفی انداز میں کھا۔

"مجھے حیرت ہے... یہ بات آپ نے کیسے بھاپ۔" "ہاں اآپ کو خطرہ تھا... ہمیں دھوکا دینے کے قابل نہ بامان سرسر اتے انداز میں بولا۔"

"وراصل میں بھائیں کام اہر ہوں۔" اسکلہ جشید مکرا اب چودیں۔"

ان کے جملے پر ان کے ساتھی مکرا اٹھے۔

"آپ لوگ مذاق کرنے کے شیر ہیں۔" بامان نے بھاپ کیا ہوا مشر بامان۔

کھا۔

"خدا کا شکر ہے... گیدڑیں ہیں۔"

"مشر بامان... اب بات ختم کریں... یہ لوگ کیسیں

چور کا سراغ لگانے میں ہمارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں۔"

"لیکن مشر جیکل کا قتل کجاں جائے گا... انہیں کس نے قتل

کیا کھا... میں نے۔" بامان چلایا۔

"خود آپ نے۔" اسکلہ کامران مرزا پکارا اٹھے۔

"ہاں ہاں... آپ نے... مشر جیکل کو آپ نے خود قتل

کر دیا جائے... کیونکہ آپ کو خطرہ تھا... "یہاں تک کہ کرا

ڈھیلا ڈھالا ہو گیا۔

"مجھے خطرہ تھا... کس بات کا خطرہ تھا۔" بامان کم

چاچا کر بولے۔

”کیا فضول بات ہے۔“ بامان چلا یا۔

”یہ بات بھی بھی ہے... آپ جواب دیں۔“

”ہاں! فیک ہے... چاہے میں ہی مجرم کیوں نہ ہوں۔“

آخر اس نے ٹک آ کر کہا۔

”میرے لیکن۔“ وہ مسکرائے۔

”لیکن کیا۔“

”اگر آپ خود مجرم تابت ہوتے ہیں... تو ہم آپ کو کس کے  
حوالے کریں گے... پہلے میں یہ بتادیں۔“

بامان کو ایک جھکا لگا۔ آخر اس نے کہا:

”باس کے...“

”باس کے جوالے کریں گے... لیکن کیسے... باس تو  
اے ساتھیں ہے... ہم جانتے ہیں... باس کون ہے۔“

”ان یہش کے مالک... مسٹر روزی۔“

”آپ پہلے ان سے ہماری ملاقات کر دائیں۔“

”اس کی کیا ضرورت ہے۔“

”وہ بھیں بتائیں گے... اگر مجرم مسٹر بامان نکل تو ہمیں کیا  
کرنا ہوگا، ہم انہیں کس کے حوالے کریں گے۔“

”یہ جو یہاں فوجی کھڑے ہیں... ان کے حوالے کریں گے۔“

”ہیں۔“

”ہیں... یہ تو خیر غلط ہے۔“

”تپ پھر... صحیح کیا ہے۔“

”جیکل کا قاتل خود اس کا بینا جوڑی ہے... یہ ایک مدت سے  
باپ کی مدد لینے کی کوشش کر رہا تھا۔“

”من نہیں... نہیں۔“ جوڑی سے خوف زدہ انداز میں کہا۔

”اے گرفتار کر لیا جائے۔“ بامان نے غرما کر کہا۔

”من نہیں۔“ جوڑی چیخا۔

اس کی کسی نے نہ سئی... گرفتار کر کے گھینٹے ہوئے لے گئے۔

”اب میں بھی چلتا ہوں... آپ اپنا کام جاری رکھیں۔“

”ایمی ہم نے یہاں اپنا کام مکمل نہیں کیا... ہم ستوڑیوں کا مکمل  
چائزہ لیں گے۔“

”آپ جو چاہیں کریں... اب ہم آپ سے کچھ نہیں کہیں  
گے، ہمیں تو بس کیش اور ان کا چورچا ہے۔“

”چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔“ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

”کی مطلب ایسا آپ نے کی کہا... چاہے وہ کوئی بھی ہو۔“

”ہاں! چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔“

”آپ کیا کہنا چاہئے ہیں انسپکٹر جمشید۔“

”فرض کیا... چور آپ خود ہیں۔“ انسپکٹر جمشید ایک ایک لفڑی

"ضرورت تھی... وہ مکارے۔"

"اچھی بات ہے..... جب پھر ہو گی ضرورت۔" وہ بھی مکارے۔

"یا آپ کیا اشادوں میں یائیں کرنے لگے۔" شوکی گھبرا کر بنا۔

"لیکن ہمیں گھبرا نے کیا ضرورت پیش آگئی۔" محمود نے اسے گھورا۔

"پپ... پائیں۔"

"پپ... پائیں... کیا چاہیں۔"

"مم... معافی چاہتا ہوں... اب نہیں گھبراوں گا۔" شوکی نے اور گھبرا کر کہا۔

"دد ہو گئی... کہہ رہے ہیں، اب نہیں گھبراوں گا اور یہ ہوں۔"

بات اور زیادہ گھبرا کر کہہ رہے ہیں، ہے کوئی تک۔"

"یار چپ رہوں... تمہاری بے تکی باتیں سن کر میرے کان پکھ گئے ہیں۔" آصف چلا یا۔

"اس کا مطلب ہے... باقتوں کے کان ابھی کچے ہیں۔"

آتاب ہوا۔

"بلکہ ہو سکتا ہے... باتی کچے کاٹوں والے ہوں۔" مکھن ہوں:

بول اٹھا۔

آپ بھے۔" بامان نے چیخ کر کہا۔

"یہ تو آپ کے اپنے فونجی ہیں۔"

"اوہو... میرے اپنے نہیں... مسٹر روڈی کے اپنے فونی ہیں... اس پوری جگہ پر مسٹر روڈی کی حکومت ہے... کوئی علک ان کی اس جگہ کی حکومت چلتی نہیں کر سکتا یہاں تک کہ ان شارجہ تھی نہیں کر سکتا۔" اس نے جھلانے ہوئے انداز میں کہا۔

"اوہو! آخر یہ روڈی کیا چیز ہے۔" انکے کامران مرزا بھی اس کے انداز میں بولے۔

"روڈی وہ ہے... وہ کہتے کہتے رک گیا۔" اس کا رنگ اگیا... پھر اس نے تھکی تھکی آداز میں کہا:

"اچھی بات ہے... میں مسٹر روڈی سے آپ کی بات کراؤں گا۔"

ملات کوں نہیں۔" آصف نے منہ بنا یا۔

"انہوں نے ضرورت کبھی تو ملات کبھی کر دالی جائے گی... فی الحال آپ بات کریں، آپ میں سے کون بات کرے گا۔"

"انکے کامران مرزا۔" انکے جیش نور ایوب لے۔

انہوں نے چونک کر ان کی طرف دیکھا... جیسے کہہ رہے ہوں:

"میرا نام تجویز کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

اپکر کامران مرزا کا کان جھینخنا اٹھا... آئے سے ابھرنے  
والی آواز وہاں موجود سب لوگوں نے سنی... بامان اور فوجی تو کافی  
لگے۔

”مرزوڑی... میرے کان کا پردہ نکل گیا... میں خدا غیر  
ادا کرتا ہوں... مہربانی فرمائ کراس قدر زور سے نہ بولیں... ہم لوگوں  
کا ایک اصول ہے... کیس کے دوران جو لوگ بھی سانتے آتے  
ہیں... ہم ان سب کو مجرم خیال کرتے ہیں... اور بھی بھی یہ نہیں سوچتے  
کہ فلاں شخص مجرم نہیں ہو سکتا... بلکہ ہم یہی سوچتے ہیں... کہ یہ بھی  
 مجرم ہو سکتا ہے اور یہ بھی... ہم اس کیس میں آپ کو بھی شک سے بری  
نہیں کریں گے... لہذا ہمیں آپ سے بھی سوالات کرتا ہوں گے۔“  
”اچھی بات ہے... کریں پھر سوال۔“ دوسرا طرف سے  
کہا گیا۔

”حد ہو گئی... یہ سوالات کرنے کا کون سا طریقہ ہے۔“  
اپکر کامران مرزا نے جمل کر کہا۔

”کیوں... کیا بات ہے۔“

”آپ بیہاں آجائیں... پھر ہم سوالات کریں گے...  
ورنہ ہم اس کیس پر کام نہیں کریں گے۔“

”اس کا آپ وعدہ کر چکے ہیں۔“

”لیکن ہم نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ ہم اپنی مرشی کے مطابق  
ہوئے۔“

”ہوا بی مینڈ کی کوڑ کام۔“

”خاموش... یہ بھے... مسراپکر کامران مرزا مشیرِ وحی  
سے بات کریں۔“ بامان نے جھلانے ہوئے انداز میں کہا اور ایک  
نخساں آله ان کے ہاتھ میں دے دیا... اس پر توں توں جاری تھی۔

”بلیو مرزوڑی... یہ آپ ہیں۔“

\* ”بھے سے بات کرنے کی کیا ضرورت ہیں آگئی۔“ دوسرے  
طرف سے کھر دری ہی آواز سنائی دی۔

”دہمیں تباہی ہے... کہ ان کیسوں کے مالک آپ ہیں  
اس پوری جگہ کے مالک آپ ہیں بلکہ بیہاں آپ کی حکومت ہے...  
آپ کی حکومت کو کوئی بڑے سے بڑا ملک بھی چلتی نہیں کر سکتا۔“  
”یہ باتیں کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے مسرا کام  
مرزا۔“ رزوڑی کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

”میں کہنا یہ چاہتا ہوں... کیسوں کا چور کوئی بھی ہو...  
آپ اسے گرفتار کریں گے... سزا دیں گے۔“

”ہاں! کیوں نہیں... وہ مرا سے نکل نہیں سکا... بس ایک  
معلوم ہو جائے، وہ چہ اتنی کس نے ہیں۔“

”یہ ہم آپ کو بتائیں گے... لیکن فرض کیا... چور آپ  
کیا!!“ رزوڑی پوری قوت سے دھاڑا۔

"لیں سر... بامان بات کر رہا ہوں۔"

"ہر بگ سے میری بات کرائیں۔"

"مسن ہر بگ اسراپ سے بات کرنا چاہئے ہے۔"

"مم... مم... مجھ سے۔" وہ کاٹ پکیا۔

"لیکن اس میں کاچنے کی کیا بات ہے۔" شوکی نے اسے

کاٹ دیکھا۔

"تمہیں اس سے کیا... اپنے کام سے کام رکھو اور مجھ میں

"کیوں! اس میں کیا ہے... اگر کامیابیاں قدم پوچم سختی میں نہ رکھیں تو نہ رکھیں۔" ہر بگ نے شوکی کو کھا جانے والی نظر ہوں دیکھا۔

"تھوڑے لوگوں کو بہت حیرت ہوئی... کہ اتنی بات پر ہر بگ

انداختہ کیوں آیا۔...

"اوہ ماں! ای بات تو ہے۔" پروفسر داد نے گھبرا کر کہا۔

"آپ پہلے مجھ سے بات کر لیں۔" روڈی غرایا۔

"آپ کے کام سے کام نہیں رکھوں گا۔" شوکی سہم کر بولا۔

"آپ یہاں آئیں... بامان آپ ہیں... ہمیں ملاں۔" باقی لوگ مگرائے بغیر تردد نہ کرے۔

ہماری آپ سے ملاقات انتہائی ضروری ہے... ورنہ اس کیس نہ

"یہ کیا لفڑیات شروع نہ ہوئیں... مسن ہر بگ آپ صرف

ہماری کامیابی کے امکانات نہ ہوتے کے برادرہ جائیں گے، پھر انہوں مجھ سے بات کریں۔"

"سک... سوری سر... فرمائیے... کیا غدمت کر سکتا

کام نہیں کر سیں گے... آپ کی مرضی کے مطابق کام کریں گے... یہ وصہہ ہم نے آج تک نہیں کیا... اور نہ کبھی کر سکتے ہیں، اس لیے کہ جس دن ہم نے یہ وعدہ کرنا شروع کر دیا... اسی دن سے ناکامیاں ہمارے قدم پوچھیں گی۔" انسپکٹر کامران مرزہ روانی کے عالم میں کہتے ہیں کہے۔

"کہ... کیا کہا کامران مرزہ... ناکامیاں ہمارے قدم انہوں کو دیکھا۔

"چشمیں گی۔" پروفسر داد حیرت زدہ انداز میں بوالے۔

"کیوں! اس میں کیا ہے... اگر کامیابیاں قدم پوچم سختی میں نہ رکھیں تو نہ رکھیں کیوں نہیں پوچھیں کیا ہے۔" انسپکٹر کامران مرزہ

باتی لوگوں کو بہت حیرت ہوئی... کہ اتنی بات پر ہر بگ نے ان کی طرف حیرت زدہ انداز میں دیکھا۔

"اوہ ماں! ای بات تو ہے۔" پروفسر داد نے گھبرا کر کہا۔

"آپ پہلے مجھ سے بات کر لیں۔" روڈی غرایا۔

"آپ کے کام سے کام نہیں رکھوں گا۔" شوکی سہم کر بولا۔

"آپ یہاں آئیں... بامان آپ ہیں... ہمیں ملاں۔" باقی لوگ مگرائے بغیر تردد نہ کرے۔

"یہ کیا لفڑیات شروع نہ ہوئیں... مسن ہر بگ آپ صرف

ہماری کامیابی کے امکانات نہ ہوتے کے برادرہ جائیں گے، پھر انہوں مجھ سے بات کریں۔"

"ایک مت... آپ یہ سیستہ را بامان کو دیں۔"

"آپ چھلی بات ہے... مجھے مسن بامان۔" وہ بوالے اور بینا

اسے دے دیا۔

کیس حل کرتے ہیں... کیا آپ میرا یہ کیس حل نہیں کر سکتے۔" "اُن نے سیٹ بند کر دیا اور ان کی طرف مڑا۔  
" کیوں نہیں... یا آپ سے کس نے کہہ دیا کہ نہیں کر سکتا۔" "گاؤں کا شکر ہے... اس نے ہمیں آپ لوگوں سے نجات  
سب اُنم ان لوگوں کے چکروں میں کیوں آئیں۔" "اللہ آئیے، آپ کو آپ کے ملک روانہ کر دیا جائے۔"  
"میں نے تو پہلے بھی مخالفت کی تھی کہ ان لوگوں کو نہ "یا انہی تیرا شکر ہے۔" فاروق نے خوش ہو کر کہا  
جائے... یہ عجیب و غریب حرکات کرتے ہیں... سمجھیدہ لوگوں والا "مسٹر ہز بنگ! اب آپ اس کیس کے ان پارچے میں...  
میں ایک بات بھی نہیں ہے... خاص طور پر ان کی بچہ پارٹی میں۔ آخر سال، براست اور ان کے ماتحت آپ کی مدد کریں گے۔" بامان  
ہر وقت اوت پناہگاہ باتیں کرتے رہتے ہیں... ابھی آپ دیکھیں تھے کہاں۔

"یہ قیصلہ سن کر خوشی ہوئی... اب تم جلد کیسیں کا چور پکڑ کر  
ہیں۔" "ہاں! میں نے دیکھا ہے... میں تمام مناظر شروع تک میں گے اور کیس بھی برآمد کر کے دکھائیں گے۔" ہز بنگ نے  
رمباہوں۔ "روڈی کی آواز ستائی دی۔

"بیس تو پھر سر... محاملہ مجھ پر پھوڑ دیں... انہیں داؤ۔" "آپ لوگ میرے ساتھ آئیں... اور مسٹر ہز بنگ... کیا  
آپ شوڈیو کا معاف کرنا پسند کریں گے۔" "ویں۔"

"وابس اے! تھیک تو ہے... سیٹ بامان کو دیں۔" "کیس... اس کی کوئی ضرورت نہیں... ہم اصل چور کی  
خالش میں نہیں گے... بیہاں کیا رکھا ہے... پرانے زمانے کی چیزیں  
بہت بہتر بہاں۔" "اُن... جن سے قلوں کی منتظر نگاری کا کام لیا جاتا ہے۔"  
اس نے سیٹ بامان کو دے دیا۔

"آپ نے بالکل تھیک کیا... یہ لوگ بہوجہ وقت شائع  
ہیں سر۔" "اُن لوگوں کو جانے دیا جائے... میں ان کی سیڑھا لگانے عادی معلوم ہوتے ہیں۔" بامان نے منہ بھایا۔  
سلک کے بغیر سے ملاقات کریں۔" "آپ نے یہ بات بالکل تھیک کی... اُن سپکٹر کا مردان مرزا  
اوکے سر... آپ نے بالکل درست قیصلہ کیا۔" اسکا نتیجہ۔

"اب چلیے... آپ کا اسی وقت سے اس کیس سے کوئی کامیابی ہے۔" عملے کے ایک فرد نے حیران ہو نہیں رہ گیا۔ بامان نے کویا فیصلہ تھا۔

"اواداخ اے کیمیوں کے کیس۔" فاروق نے خوشی ملکہ کے ساتھ "جہاز آپ لوگوں سمیت پہنچنے والا ہے... بس فرما جلدی کہا۔

باتی لوگ من بنا کر رہ گئے، پھر ان لوگوں کو دہماں سے بیبا۔

عمرت کی طرف لا یا گیا... دہماں ایک بندگاڑی تیار کھڑی ہے۔

"دن نہیں... یہ... یہ خلط ہے۔" "ارے ہماری... یہ خلط ہے یا درست...؟ آپ ہمیں تو یہ را آپ کے اصل نہ کانے تک لے جائے گا۔"

"اصل نہ کانے تک۔" ایکٹر جمیلہ نے اپ اس کی "لیکن ہمیں علم ہے... آپ لوگوں کو آپ کے ملک کے ویکھا۔

"ہاں! اصل نہ کانے تک... یعنی آپ کے ملک تک۔" بقدر دی گئی ہے.. لبڑا جہاز کو لینڈ کرنے کی اجازت ملے گی۔"

"خکری جتاب۔" وہ بو لے۔

پھر وہ گاڑی میں سوار ہو گئے... گاڑی بالکل ہندی، ایک کوئی نہ کرتی تھیں گے۔"

سے باہر نہیں دیکھا جاسکتا تھا... اس کے دروازے خود بند ہو۔ "آپ کو ہم ہوا ہے... بھلا جہاز کیوں کریں ہو نے لگا۔"

ہو گئے... پھر چل پڑی... جلد ہی ان کا جہاز زمین سے بلند ہو۔ "جن لوگوں نے ہمیں جہاز پر سوار کرایا ہے.. وہ کہیں چاہتے اور ایکٹر جمیلہ جہاز کے عملے سے کہر رہے تھے: "مالک احمد قم ہو جائیں۔"

"معاف کیجیے گا... کیا اس جہاز میں ہیر اشوت ہیں۔"

"اتھی دیر سے یہی تو آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"ارے باپ رہے۔"

"تو ہم سب کو ہیر اشوت دے دیں۔"

پھر تو جہاز میں مل چل گئی، بچکے حصے سے پیر اشوت لٹکا۔

ان سب نے خدا کا شکر دادا کیا... پیر اشوت آہستہ آہستہ نیچے

گئے... جلدی جلدی ان کو باندھا گیا۔

"زارے لیے جہاز کا دروازہ کھول دیں... اب ہمیرا کاغذ جگل میں اترنے والے ہیں... وہاں درخت ہی درخت

نہیں پھر سکتے... آپ کو جہاز پر نہ سہ رتا ہے... تو آپ کی مریضی۔" اور پھر ان کے جیڑز میں پر لگ گئے... لیکن کوئی کہیں گرا تھا۔

لٹکا کیا، ایسے میں اپکنے جمشید کو الوکی آواز کا خیال آگیا... انہوں

"پائلٹ صاحب... اب کیا کیا جائے۔"

"یہ لوگ بلا وجہ چھلانگیں نہیں لگا رہے... ہم بھی ان سے الوکی آواز نکالیں... بس پھر کیا تھا..... الوکی آوازوں کا

ساتھ چھلانگیں لگائیں گے اس لیے کہ۔" پائلٹ کی آواز سنائی دنیا شروع ہو گیا اور وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھتے چلے گئے...

لٹکا کہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور اتفاق کی بات کہ وہاں ایک

لیکن وہ کہتے کہتے کیا گیا۔

"آپ رک کیوں گئے سر۔" محلے میں سے ایک نے کہا، وہ بہت تھا... بہت بڑا اور تیز دریا..."

"اس لیے کہ میں ان لوگوں کو جانتا ہوں۔" "پاپ پہنچنیں، یہ کون سا دریا ہے۔"

"آپ کا مطلب ہے... جہیں۔" اپکنے جمشید نے پوچھا "اور جہاز کے عملیے میں سے کوئی نظر نہیں آ رہا۔"

"ہم تو الوڈس کی آوازوں کے ذریعے ایک دوسرے تک

ہے... لہذا آپ لوگ چھلانگیں لگائیں گے تو ہم بھی ساتھ میں رہتے... وہ بے چارے تو یہاں تک کیسے پہنچتے۔" اپکنے کامران مرزا

گے۔

"برہت خوب! اب آپ اپنی آنکھوں سے اس جہاز پر رہے... وہ دیکھیے۔"

ایسے میں شوکی نے مارے حیرت اور خوف کے کہا۔



پھر تو جہاز میں مل چل گئی، بچکے حصے سے پیر اشوت لٹکا۔

لٹکے گئے... زمین پر گرنے سے پہلے ہی انہوں نے دلکھلایا کہ وہ

"زارے لیے جہاز کا دروازہ کھول دیں... اب ہمیرا کاغذ جگل میں اترنے والے ہیں... وہاں درخت ہی درخت

نہیں پھر سکتے... آپ کو جہاز پر نہ سہ رتا ہے... تو آپ کی مریضی۔" اور پھر ان کے جیڑز میں پر لگ گئے... لیکن کوئی کہیں گرا تھا۔

"پائلٹ صاحب... اب کیا کیا جائے۔"

"یہ لوگ بلا وجہ چھلانگیں نہیں لگا رہے... ہم بھی ان سے الوکی آواز نکالیں... بس پھر کیا تھا..... الوکی آوازوں کا

ساتھ چھلانگیں لگائیں گے اس لیے کہ۔" پائلٹ کی آواز سنائی دنیا شروع ہو گیا اور وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھتے چلے گئے...

لیکن وہ کہتے کہتے کیا گیا۔

"آپ رک کیوں گئے سر۔" محلے میں سے ایک نے کہا، وہ بہت تھا... بہت بڑا اور تیز دریا..."

"اس لیے کہ میں ان لوگوں کو جانتا ہوں۔" "پاپ پہنچنیں، یہ کون سا دریا ہے۔"

"آپ کا مطلب ہے... جہیں۔" اپکنے جمشید نے پوچھا "اور جہاز کے عملیے میں سے کوئی نظر نہیں آ رہا۔"

"ہم تو الوڈس کی آوازوں کے ذریعے ایک دوسرے تک

ہے... لہذا آپ لوگ چھلانگیں لگائیں گے تو ہم بھی ساتھ میں رہتے... وہ بے چارے تو یہاں تک کیسے پہنچتے۔" اپکنے کامران مرزا

گے۔

"برہت خوب! اب آپ اپنی آنکھوں سے اس جہاز پر رہے... وہ دیکھیے۔"

پھر وہ سب فضا میں کو دیکھتے... اور ابھی وہ زمین تک نکلے

تھے کہ ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکا ہوا... انہوں نے جہا

تک لے نیچے آتے دیکھے...

ب کو بھی آگئی ... لیکن پھوٹ پارٹی کی بھی میں خوف شام،  
تھا، اس لیے کہ وہ واقعی انہیں بھوت لگ رہا تھا۔

"بھوت صاحب تشریف لارہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں،  
بھائی کی ضرورت نہیں ... تب کیا جب یہ بالکل نزدیک آجائے گا...  
جب بھائی کی ضرورت ہوگی۔" "قاروق جلدی جلدی بولا۔  
"اس وقت تو بالکل ضرورت نہیں رہ جائے گی۔"

ایسے میں بھوت صاحب ان کے نزدیک آگئے ... ان کے  
پارے جسم پر کچھ لگا ہوا تھا ... ٹوپی سر سے لے کر پیٹ کچھ میں  
ڈوبے ہوئے تھے ...  
"یہ... یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔"

بھوت کے مت سے یہ لفاظ سن کر وہ بہت بڑی اچھتے ... آواز  
منور علی خان کی تھی ...

"اے باپ رے ... یہ آپ ہیں انکل۔" آفتاب چلا  
اٹھا۔

"ہمیں ایں ایک بھوت ہوں۔" وہ فتے۔

"وہ تو نحیک ہے ... لیکن یہ آپ نے حیہ کیا بنا رکھا ہے۔"

آفتاب مارے حرثت سے بولا۔

"یہ بنا یا نہیں ... بن گیا ہے۔" منور علی خان مسکرائے۔

لیکن کچھ کی تھوں میں وہ مسکراہٹ دنیا کی عجیب ترین

## انکل کی کہانی

انہوں نے دیکھا، کافی دور دیے کے کنارے ایک پھر  
اس چنان پر ایک بھوت بیٹھا تھا۔

"بھیجوت۔" نکسن مارے خوف کے پکارا تھا۔  
بھوت تک شاید اس کی آواز پہنچ گئی ... وہ بڑی طرز  
اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اے باپ رے ... اس نے سن لیا ... بر امان گیا۔  
تو آئے گا ہماری طرف۔" آفتاب نے ذرے ذرے انداز میں

"صد ہو گئی ... کس قدر زور دار اندازہ لکایا ... وہ  
آ رہا ہے۔" "قاروق چینا۔"

"بھھھھ ... بھا گو۔" اخلاقی بلند آواز میں بولا۔  
"اس کی ضرورت نہیں۔" انہوں نے انسپکٹر جشید کی  
آواز سنی۔

"لک ... کس کی ضرورت نہیں۔"

"بھبھر بھائی کی۔" انسپکٹر جشید بولے۔

"گویا ہم لڑپرے تو اب کہانی نہیں سامنے گے۔" فرحت کے  
لہجے میں حیرت تھی۔  
"یہ بات نہیں فرحت... پھر کہانی سننے کی فرصت کہاں تھے  
گی... پھر تو یہاں وہ ہرگز بونگ پچھے گی... کہ خدا کی بناد۔"  
"ہاں واقعی... پہلے کہانی... کوئی نکلا بھی نہیں اس کچھ سے  
چھپا پڑتا ہے۔"

"تو انہوں نے اب تک چھپایا کیوں نہیں۔"  
"بھی اس چنان پر دریا میں چھاگٹ لگانے کے لیے ہی تو  
چچھا تھا... کہ تم لوگوں کی آوازیں سن لیں... بس وہیں بیٹھ گیا۔"  
"لیکن آپ تو ہم میں سے کسی کا جملہ سن کر اچھے تھے۔"  
آصف بولا۔

"وہ میں نے ایک لفڑ کی تھی۔" منور علی خان مسٹر اے۔  
"حیرت ہے... اب تم یہ کام بھی کرنے لگے۔" خان رحمان  
بولائی۔

وہ پس پڑے...  
"خوب لگرے گی... جو مل بیٹھیں گے دیوانے کئی۔" منور  
علی خان بولے۔  
"اب ہو جائے کہاں۔"  
"کوئی خاص نہیں... یہاں قریب ہی ایک دلدل ہے..."

مسکراہٹ گئی انہیں۔  
"یہ... یہ آپ کس انداز میں مسکراہے ہے ہیں... میں خوف  
محسوں کر رہا ہوں... مجھے آدم خور قبیلے یا ہمارے ہے ہیں۔" شوکی نے  
کاپ کر کہا۔  
"کچھ میں ملبوس چھرے پر میں اور کس قسم کی مسکراہٹ اسکے  
ہوں۔"

"ہاں جلدی سے بتاؤ... تمہارا یہ حدید کس نے بنایا ہے...  
ہم ابھی جا کر اس سے بٹ لیتے ہیں۔" اسپلکر کا مردانہ هرزہ بولے۔  
"مشکل ہے... بلکہ ناممکن ہے۔" منور علی خان بولے۔  
"یہ آپ نے کیا کہہ دیا آج کی تاریخ میں انکل... ہم لوگ  
تو ہمیشہ میں کہتے ہیں، کوئی کام مشکل نہیں... ناممکن نہیں۔"  
"لیکن۔" منور علی خان پر زور انداز میں بولے۔  
"لیکن تو بہت زور دار ہے آپ کا... لیکن اس سے آگے بھی  
تو کچھ کہیے نا... درست بات کیے بنتے گی انکل۔" فرزانہ نے براسانہ  
بنایا۔

"دیکھا... لیکن پر لیکن دے مارا۔" فاروق نے اسے گھورا۔  
"وہست تیرے کی۔" محمود فاروق کی طرف الٹ پڑا۔  
"بھی کہیں لزٹ پڑتا... ابھی ہم نے انکل کی کہانی نہیں  
سکی۔" آصف نے یوکھلا کر کہا۔

"لگ... کیا... دلدل میں درخت۔" فاروق پکارا۔  
و تمیں کیا ہوا بھائی۔ آنکھ نے پوچھ کر اس کی طرف

"م... میرا مطلب ہے... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔"

"حد ہو گئی۔" محمود نے براسانت بنا دیا۔  
"یہ تو کسی بارہ ہو چکی ہے۔" محسن بولا۔

"کیا چیز کسی بارہ ہو چکی ہے... اور کیوں؟" پروفیسر داؤد بے مطلب ہے... ہو گئی کپالی گول۔

"جی... حد اور کیا..."

"حد ہو گئی... ارے بھائی... کوئی کہانی ہے ہی نہیں۔"

"اوہو! سوال یہ تھا، انکل نے آنکھ اس چیز پر پھینکا... مہربانی سے انکل آیا۔"

"پھر بھی... کیسے؟" فرزانہ بول آئی۔  
"بیس اللہ نے عقل عطا کر دی... میں دلدل میں گرا... لے دہماں سا جب بھی آگئے تھے... بس آنکھ اُن کی ناگہ کے گرد دلدل جیسے یچے کی طرف کھینچنے لگی... ایسے میں مجھے رہیں کا خیال آئی... پت کیا... اوہر بھائی سا بھر اگئے کہ یہ کیا مصیب آپڑی... جو میں نے رہی تھا... انکھ اُنکھیا اور کھینچنے مارا۔"

"لیکن کس چیز پر... انکل دلدل میں درخت نہیں ہوتا۔" ورنگ کئے... کوئی جملہ نہیں سوچو رہا تھا۔

"بیسے محسن میں سے بال انکل آتا ہے۔"

میں ایک باتھی کا تعاقب کر رہا تھا... بس بے خبری میں اس میں گر گیا۔  
باتھی کو دلدل کا پایا تھا وہ کتنی کتر اکنکل گیا... میں لاٹھی میں مارا گیا...  
لیکن آپ دلدل سے نکلے کیسے۔ آصف نے گھبرا کر کہا۔ ایکھا۔

"اوہ ہو بھائی! اب تو یہ انکل آئے ہیں... اب گھبرا نے کیا ضرورت پڑ گئی۔" فرحت نے براسانتہ بنا تے ہوئے کہا۔

"یہ گھبراہٹ صیخ مااضی میں ہے۔" آصف مسکرا یا۔  
"لچھے... کہانی سنی نہیں... گرامر شروع ہو گئی... اس ا

مطلب ہے... ہو گئی کپالی گول۔" محمود نے متھ بنا دیا۔  
"اس کا مطلب ہے... پہلے کہانی چو کور تھی۔" شوکی نے بہ کمالاں کے عالم میں بول اٹھے۔

"جی... حد اور کیا..."  
چوکور اور گول کیسے ہو گئی... بس میں دلدل میں گر گیا تھا... اشہر مہربانی سے انکل آیا۔

"میں دلدل کے کنارے پر تھا تا... اور میرا انجام دیکھنے کے دلدل جیسے یچے کی طرف کھینچنے لگی... ایسے میں مجھے رہیں کا خیال آئی... پت کیا... اوہر بھائی سا بھر اگئے کہ یہ کیا مصیب آپڑی... جو میں نے رہی تھا... انکھ اُنکھیا اور کھینچنے مارا۔"

آنکھ چلا اٹھا۔

ہوں۔ ”رُقْعَةٌ مُسْكَرَاتٍ۔

”جیں ممکن ہے... ویسے اس شعر کا دوسرا مصروف دراصل یوں

بھر غلبات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے۔“

”اور آج کام علامہ اقبال کا شعر کیا ہے۔“

”عرض کرتا ہوں...“

رحمتیں ہیں تیری کاشار کے رغیانوں پر

برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

”واہ واہ... بہت خوب... یہ علامہ صاحب کے شعروں کا

شعر ہے۔“ پروفیسر داؤڈ نے تعریف کی۔

”الل... لیکن۔“ شوکی نے تھہرا گیا۔

”اس شعر میں لیکن کی کیا گنجائش؟“ محمود نے اسے گھورا۔

”آپ لوگوں نے شعرخور سے نہیں سنایا... اس کے جو الفاظ

تیں... وہ پہلے ہی چونکہ سب کے ذہنوں میں ہیں، اس لیے کسی کو فرق

نہیں ہیں جو... ورنہ انکل زیر دست گز بڑ کر گئے ہیں۔“

”زیر دست گز بڑ۔“ سب چاہئے۔

”کیا کہا... شوکی۔“ خان رحمان نے لامکھا کر گیا۔

”ٹھیک کہہ رہا ہوں انکل... اصل مصروف یوں ہے...“

رحمتیں ہیں تیری اختیار کے کاشانوں پر۔“

”سیا!،“ تھوڑا چلا اٹھا۔

”اوہ! تم میں سے نہیں! کھانے والے تھوڑے میں سے۔“

آفتاب نے بر اسامتہ بنایا۔

”دُوْهٗت تیرے کی... بات کیا ہو رہی تھی... جنچ گئی کہاں۔“

محمود نے چلا کر اپنی ران پر با تھہما را جو لگا آصف کی ران پر...“

”اب اسے رانوں کی بھی پیچان نہیں رہی۔“ آصف

چلا کر کہا۔

”نظر کمزور ہو گئی بے چارے کی۔“ رُقْعَةٌ مُسْكَرَاتٍ۔

”دیے یہاں کے نھاٹھ بانٹھ دیکھ کر علامہ اقبال کا ایک ش

یاد آ رہا ہے... کیا خیال ہے ہو جائے۔“ خان رحمان کی آواز بھری۔

”ضرور... ضرور... کیوں نہیں... ہم جانتے ہیں... آس

کو عالم اقبال بہت پسند ہیں... ایک بار آپ نے دو صحراء وال شعر

شایا تھا... جو کچھ یوں تھا:

دشت تو دشت صحراء بھی تھے چھوڑے ہم نے

بھر غلبات میں گھوڑا دیے دوڑے ہم نے

”اوہ ہاں! واقعی... میں اس مرتبہ یہ شعر اسی طرح پڑھا گیا

چا نہیں کیا ہے مجھے اشعار اک پلٹ کر جاتا ہوں۔“ خان رحمان جیسے

گئے۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے انکل کہ اشعار آپ کو اک پلٹ کر

جیسے ہے...“

"ہاں تو پھر، میں نے بھی تو پڑھا ہے۔" خان رحمان چلا۔ پر پورے عمل پر انہیں رو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے بھی ہم سے  
"بھی نہیں! آپ نے پڑھا ہے..."  
"لائیں اخلاقی ہیں۔"

"بات بھی ہو گئی... انکل دلدل سے نکل آئے اور میں ..."  
"رمتیں ہیں تیری کاشمار کے رغیانوں پر"  
"کیا!!!" سب چلا ہے۔

"تن نہیں... یا رسمہارے کا نوں کو دھوکا ہوا ہے۔" خان آپ نے کہا۔  
رحمان بھکھلا اٹھے۔

"مم... میرے کا نوں کو بھی بھردا ہوا ہے۔" اخلاق سے نہ نے اسے گھورا۔  
کہا۔

"اچھا بھائی... کر لیتا... مرے کیوں جاتے ہو۔"  
"مراباتا ہے... میرا جوتا۔"  
"جب تو اس کے کفن و فن کا انتظام کرو۔" آفتاب نے فورا

"اورے باپ رے... حرمت ہے... کمال ہے... کاشمار کے رغیانوں پر۔" خان رحمان بو لے۔  
کے رغیانوں پر۔"

"کوئی بھی... یا اغیار کے کاشانوں پر مطلب کیا ہے..."  
اتنی گاڑھی اردو مجھے نہیں آتی۔" پروفیسر داؤد نے منہ بنایا۔

"علامہ اقبال کی شاعری ہے ہی بہت گاڑھی... اغیار جسے  
غیر کی... کاشانوں جمع ہے کاشان کی... یعنی غیروں کے کندھو  
پر... مطلب علامہ اقبال صاحب کا یہ ہے کہ غیر مسلموں پر تیری احمد  
ہیں... اور پے چارے مسلمانوں پر بھیاں گرتی ہیں... غلو۔

"اس لیے کہ حد کچھ زیادہ ہی ہو گئی تھی۔"  
"میں پلانہ نہیں... آپ لوگ اتنی دیر مک شوق سے خیال  
جواب دیتے وقت وہ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ چونکہ ہم اسلام دین کرتے رہیں۔" متوعلی خان نے پس کر کہا۔

"گویا نہانے کا پروگرام ملتوی۔" آفتاب مسکرایا۔

"بھی پہلے ہاتھی سے دودو باتیں کر لیں۔"

"واہ ہاگی سے دو باتیں... حالانکہ ہوتا ہیں چاہیے تھا ہاتھ

سے ہاتھی۔" فاروق مسکرایا۔

"پہلی جماعت کے بچوں کو پڑھا رہے ہو کیا۔" آفتاب پہٹ

چلا گئے۔

"اے بیاپ رے.... یہ کیا قلم کی منور علی۔" پرو

"کیوں کیوں کیوں... پروفیسر صاحب... کیا ہوا۔"

"کہ... کیوں کیوں... پروفیسر صاحب... کیا ہوا۔"

"اب یہاں پاؤ کہاں سے آئے گا۔" انہوں نے پہنچ

ہاتھ اور ہونتوں پر زبان پھیڑی۔

"اوہ... مم... میں تو بھول گیا... واقعی... آپ کے سے بولا۔"

"ہاں بالکل۔" فاروق نے فوراً کہا۔

"بُس بُس پڑے... اسی وقت ہاتھی کی پتھکماڑ پھرتا لی دی،

اس وقت تک منور علی خان اپنا آگلرا گھما نا شروع کر چکے تھے... پھر

گھٹے درختوں کے درمیان سے ہاتھی برآمد ہوا، اس کی رفتار اچھائی تیز تھی،

وہ فوراً اوہر ادھر ہو گئے... ایسے میں منور علی خان کا آگلرا اس کی اگلی

دوںوں ناگوں کے گرد لپٹتا چلا گیا... وہ دھڑام سے منڈ کے بل گرا۔

"واہ بالکل.. کمال کر دیا، اس قدر رطافت و را اور وزنی جاتو ر

کو پٹلی بجا تے گرالیا۔" اشفاعق چلا گھٹا۔

"لیکن بھی... ابھی اس کا کام تمام کرنا باقی ہے... یہ انتقام

کی آگ میں اندھا ہو رہا ہے۔" منور علی خان بولے۔

"تب یہ وزن کیتے رہا تھا۔" مکھسن نے منڈ بنایا۔

وہ مکراتے گلے... پھر منور علی خان نے اپنا ٹکاری چاٹو نکالا

اور اس پر پھینک مارا۔ وہ اس کے پیٹ میں بیالگا... خون کا فوارا پیٹ

"کیا یہ دی ہاتھی ہے۔"

"کفر کی ضرورت نہیں... اب ہم اس سے جبٹ لیں۔"

انہوں نے کہا۔ وہ واپس بہت آئے۔

"اس کے باوجود ہم اس ہاتھی کو فروخت کر سکیں گے۔"  
"خوبی۔"

"میرے پاس شکار لائش ہے... اور یہاں کا قانون ہے،  
جو شکاری جس جانور کو مارے یا پکالے، وہ اسی کا... اس سے کوئی  
زبردستی نہیں لے سکتا... ہاں خریدا جاسکتا ہے... اگر کوئی زبردستی لے گا  
تو اس کے خلاف عدالت میں محمد مسٹر کیا جاسکتا ہے... لہذا یہ ہاتھی  
تھا را ہے..."

"اوہ اچھا۔"

"میں چلا نہیں نہیں۔"

وہ تو چلے گئے... اوہڑو، لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ  
ہوئے... اسی وقت انہوں نے بھاری تقدموں کی آوازیں سنیں...  
انہوں نے چوک کر دیکھا... اور پھر ان کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔  
انشارجہ کے فوجی ان کے سامنے اچاک آگئے تھے... گویا  
اس سے پہلے وہ درختوں کی اوٹ لیے آگے بڑھتے رہے تھے، جیسے  
انہوں نے اپنا گھیرا ان کے گرد چک کر لیا... جب وہ اچاک درختوں  
کے پیچھے سے نکل کر سامنے آگئے۔

"تم لوگ ہاتھوں پر اٹھا دو۔"

ان میں سے ایک گرجا... اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا...  
ان پسکر جمیش اور ان پسکر کامران مرزا نے فوراً ہاتھ اٹھادیے۔

سے بلند ہوا... ہاتھی کا بڑی طرح تراپے... منور علی خان نے اس وقت  
تک رہی ایک درخت سے باندھ دی تھی۔

"اب اس کے غصہ اہوتے کا انتظار کون کرے... میں جا  
نہاتے۔"

"آن پھر دو ضربِ الشل یاد آ رہی ہے۔" آسف کی آواز  
ستانی دی۔

"لک... کون ہی۔" آفتاب اس کی طرف مڑا۔

"ہاتھی زندہ دو لاکھ کا مردہ سو لاکھ کا۔"

"لیکن یہاں اس جنگل میں اس کے سو لاکھ کوں دے گا۔"

"قلرن کرو آ جائیں گے خریدنے والے۔" منور علی خان فتنے

"وہ... وہ کیسے۔"

"ہم دریائے ایزمن کے کنارے پر ہیں... ان اطراف  
میں شکاری لوگ آتے جاتے رہتے ہیں... لیکن ہاتھی جیسے جانور ان  
کے قابو میں نہیں آتے بلکہ اس کو ہم سے خرید لیں گے۔"

"وہ خریدے بخیر اس پر قبضہ کر سکتے ہیں... ہم کون سا بیمار  
بیٹھر ہیں گے... بھیل تو آگے جاتا ہے۔" ان پسکر جمیش نے منع نایا۔

"اوہ ہاں! میں نے تو ابھی پوچھا تک نہیں... آپ لوگوں  
کہانی کیا ہے..."  
وہ پھر ستادیں گے۔"

میں بردے ہیں۔“

”خیر... ہم یہ سوال آپ کے آفسر سے پوچھ لیں گے...“

”ظاہر ہے... تمیں ان کے پاس لے کر جائیں گے۔“

”بالکل... گرفتار کر لیا جائے بھی ان لوگوں کو۔“

ان کی پاتھوں میں چھکڑیاں پہنادی گئیں... پھر انہیں دہاں

تالیک طرف لے جایا گیا... اس جگہ کی گاڑیاں کھڑی تھیں...“

”پلو بھی... کوئی شرارت نہ کرنا... چپ چاپ گاڑیوں

کیوار ہو جاؤ۔“

”اچھی بات ہے۔“

اور پھر وہ ایک بڑی گاڑی پر سوراہ ہو گئے... گاڑیاں ٹل

لیں ایسے میں شوکی کو منور علی خان کا خیال آگیا... اس نے ہوت

خوبی سے بھیج لیے، اسکے جمیشی کی نظر اس پر پڑی تو مسکرائے بغیر رہ رہ

کے... بھیج گئے تھے کہ شوکی نے ہوت کیوں بھیج ہیں...“

ان کا سفر آدھہ گھنٹے تک جاری رہا... پھر ایک بڑی عمارت

امام نے اپنی اتارا گیا اور اندر لے جایا گیا... وہ ایک کمرے میں

لے جائے گے... دہاں ایک بہت سخت نقوش والا فوجی بیشا تھا...“

”یہ لوگ آگئے سر۔“

”تو یہ جہاز کے ساتھ مرے نہیں۔“ اس نے منہ بنایا۔

”میں نہیں! پچھت جان واقع ہوئے ہیں۔“ محمود مکرا یا۔

## موت کی گاڑی

”کیا جتنا! ہمارا قصور؟“ اسکے جمیشی نے منہ بنایا۔

”ہمیں ہدایات دی گئی تھیں کہ اس جہاز پر نظر رکھی جائے...“

لہذا ہم ایک بیلی کا پتھر پر اس جہاز کے پیچھے تھے... پھر جہاز پہنچ گیا... لیکن ہم نے دیکھ لیا کہ اس سے پہلے تم لوگ پر اشوت باندھ کر چھڑا تھیں

لکا پکھے ہو... اس لے ہم بھی ہمیں اڑ آئے۔“

”لیکن ہم نے بیلی کا پتھر کی آواز نہیں سنی۔“

”وہ پہ آواتر ہے...“

”لیکن... ایک بیلی کا پتھر میں اتنے آدمی نہیں آ سکتے۔“

”ہمیں اندازہ پہلے ہی تھا کہ جہاز اس جگہ پہنچے گا... لہذا ان

اطراف میں پہلے ہی فوج آ چکی تھی... بیلی کا پتھر سے تو انہیں اشارہ دینے کا کام لیا گیا تھا۔“

”اوہ اوہ۔“

”سوال یہ ہے کہ ہمارا قصور کیا ہے۔“

”یہ تو ہمیں معلوم نہیں... ہمیں تو جو حکم ملا ہے... ہم اس پر

"ساری سخت باتی نکل جائے گی۔"

"لیکن سراہم کیوں ان کے لیے پریشانی مولیں... ایکن اس کے بارے میں بتایا تو آپ نے اب ہے۔"

نے کہا جوانیں لے آیا تھا، صورت سے بہت بے زار لگ رہا تھا۔ فاروق نے براسامنہ بنایا۔

"کیا کہنا چاہیے ہو، میرے ہونہار وکیل۔"

"کیا مطلب... یہ وکیل ہیں؟" اسکنر جمشید نے پوچھا ہے... "اس نے خوش ہو کر کہا۔"

"تو پھر! میری بات ٹھیک ہے تا۔"

"ہاں! وکیل۔" وہ بہسا۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر... کہ یہ جہاز کے ساتھ ملے ہوں فوجی... وکیلوں کے آداب کے بارے میں کچھ نہیں ہو گئے اور بس... اس طرح ان کے ملک کی حکومت بھلا کیا اور جانتا... تم انہیں دیں لے جاؤ... جہاں اس قسم کے مجرموں کو لے جایا کر سکے گی... ہم نے تو انہیں باعزت جہاز پر سوار کرو یا تھا اور ان کرتے ہو... تم نے اس جگہ کا کیا نام رکھا ہوا ہے۔"

ملک کو اطلاع دے دی تھی کہ یہ لوگ آرہے ہیں... اب اخبارات

"اوہ! میں سر... موت کا کتوں اس۔" وہ بہسا۔

ڈر یعنی انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ جس جہاز سے یہ آرہے تھے... ان میں بچے بھی ہیں... یہ

فضا میں چڑا ہو گیا... اور ہمیں ان کی لاشیں بھی نہیں مل سکیں... ہم اسیں دیکھنے کے عادی ہیں... اس

حلاش جاری ہے لیکن زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ نہیں ملیں گے تو آج تم انہیں سچی بھی کا موت کا کتوں اس دکھا ہی دو۔"

لیے کہ یہ ایکزرن کے جنگل میں گرے ہیں... ہاں ہڑتے تو۔" اسی دن کے لیے تو ترپ رہا

خوفناک درندے موجود ہیں... جو انسان کا ایک لقہ بناتے ہیں۔" اس نے بھیب سے انداز میں کہا۔

"اڑے باپ دے... اس قدر خوفناک باتیں نہ کرنا کوئی پرانی دشمنی ہے۔"

"کیا مطلب... ترپ رہے تھے... کیا آپ کی اور ہماری

لکھن کاپ گیا۔

"کس قدر بے وقوف لوگ ہیں... جنگل میں گرے کہا جانی بہت زیادہ پرانی ہے... لیکن اب میں

تم لوگوں کو اتنی پرانی و خنثی کی بھلک کیا دکھاؤں... نزدیک کی دلخواہ...  
جو اراثات میرا چھا ہے اور وہ تم لوگوں کی قیادت میں ہے... ہے تا۔“  
بکار اتنا میرا چھا ہے اس سفر پر جا رہے ہیں۔“ آفتاب نے بر اسمانہ بنایا۔

”ایکنہمیں موت کے گھنات اس اس کرم جوار اتنا کو کیسے چھڑا؟“  
”ایسی لیے تو سو بھر رہے ہیں۔“ آصف حکرایا۔  
”جسے۔“

”وہ ہم بعد میں چھڑاتے رہیں گے... پہلے تمہارا کاغذ کال لوگوں کے لیے بڑی اعلیٰ جنت تیار ہے وہاں۔“

”انشکی میری بانی سے۔“ اخفاق نے فوراً کہا۔  
”ویسے۔“

”اوے کے... نکالیں پھر کا نٹا۔“ آفتاب نے دانت نکالے۔ پھر وہ انہیں اس عمارت سے نکال لائے... اسی بڑی گاڑی  
”لگتا ہے... بہت شوق ہے انہیں کاٹا لٹھوانے کا... جانی خایا کیا اور ایک بار پھر ان کا سفر شروع ہوا... آدم گھنٹے کے سفر  
وکیل اے جاؤ انہیں۔“

”آدم دست پیہرہ تھا... وکیل کو دیکھ کر ان لوگوں نے اسے سلیٹ  
”اپنے وکیل سے مل تو لیں... شاید پھر ان سے آپ کئے...“

”شاپنے آپ بہاں اکٹھاتے رہتے ہیں۔“ آصف بول انھا۔

”کیوں... یہ کہاں جا رہے ہیں۔“ ”ہمارے ساتھ... اس کا مطلب ہے... یہ موت کے سفر پر ہماری حکومت مقدمہ تھا اتنا چاہے... انہیں بہاں لا کر دوسرا دیا  
جاتا ہے تیں۔“

”مم... موت کا سفر...“ فاروق ہکلایا۔  
”یا راجھیں کیا ہوا۔“

”مم... میرا مطلب ہے... یہ تو کسی نادل کا نام ہے کہ یہ اثراث کٹ سے پار کر دیا جائے...“  
”کہا یہ اثراث کٹ آج آپ کے کام نہ آ جائے۔“

"ہواں قلم تیر کرتا اور خیالی پلاو پکا نام تم لوگوں کا مشظٹن کول بکرے کو اور اٹھا دیا... میں جاتا ہوں۔"

"کم بخت نے پلاو بھی کہاں یاد دلایا۔" پروفیسر داؤڈ کی بھی نیچے کی جمیں ہیں تا۔ اب آپ باری باری اس میں چھانگ سامنے بٹایا۔

"یہ کون بولا... کیا کہا گیا ہے۔" وکیل چونکا۔

"افسوں۔" محمود نے سرداہ بھری۔

"یہ میں بولا ہوں... تم نے پلاو کا ذکر کر کے میری کیا ہوا... موت کے وقت افسوس کیا۔"

بڑھادی ہے۔" پروفیسر داؤڈ نے انگریزی میں کہا۔

"آپ کی موت پر افسوس ہو رہا ہے... شہ کوئی مقدمہ چلے گا" "اوہ... پلاو... وہ جمیں ملے گا کھانے کو... فردا زکوئی تاریخ لگے گی اور آپ دوسری دنیا میں جنم کے مرے لے اس نے پس کر کہا۔

"آپ اتنے مہمان نواز لگتے تو نہیں۔" شوکی نے بتایا۔

"شاید تم لوگ جائے میں خواب دیکھتے کے عادی ہو۔"

"پہلے تی تاچکا ہوں... میرا فارمولایہ ہے کہ غیر ملکی خرچ نہ کرو... وقت نہ پیسے... اب ظاہر ہے... پلاو نے خوش ہو کر کہا۔"

میں وقت بھی صرف ہو گا اور پیسے بھی... لہذا دوسری دنیا میں آں۔" اس وقت کس خوشی میں خواب دیکھ رہے ہو۔

دیتے ہیں... وہاں پلاو تیار ملے گا۔"

"یہ بات تو خیر آپ نے درست کی۔"

"خبردار آصف۔" اس پکڑ جمیش بول انھے۔

اور پھر انہیں ایک گول کرے میں لایا گیا۔... اس فرش کلڈی کا تھا... اس کے بھی درمیان میں گول کلڈا تھا... اس کی وجہ سے ایک آنکھ را لکھوں کی زو میں لیا جا چکا تھا... پھر ان میں سے ایک آنکھ اچھا چپ۔" وہ غرائے۔

آصف کو تو جیسے ساتھ سوچ لگا... اورہ، کیل چونکہ انہا  
”کیا کہنا چاہتے ہوتم۔“  
”اب کیا خاک کہوں گا... دیکھائیں... وکیل مجھے کہا  
گھور رہے ہیں۔“

”یہ تمہارا پکنہ نہیں بکار سکتے۔“  
”حد ہوئی... جب یہ کچھ نہیں بکار سکتے تو تم کی بکار بھی۔“

آصف نے منہ بیایا۔

”تمہارا دماغ تو خراب نہیں۔“

”میں پکنہ نہیں کہہ سکتا۔“ آصف نے فوراً کہا۔  
پانی لوگوں کے پیروں پر مسکراہیں تیر گئیں۔

”باتاو۔“ وکیل گر جا۔

انہوں نے مزکر ان کی طرف دیکھا... وکیل بھی آنکھ کے  
بندوں ان کی طرف مزا... وہ اس وقت وکیل کے ساتھیوں میں سے  
ایک کے لباس میں تھے... اور کہہ رہے تھے۔

”میں جب ڈیکی لکا کر ابھر آ تو آپ لوگوں کو ان کے گھرے  
کر اس کنوئیں میں گردادو گے... وہ تو پہلے ہی پروگرام ہے تھا۔  
آصف نے جھلا کر کہا۔

”بالکل ٹھیک آصف۔“ اسپلے جمشید نے خوش ہو کر کہا  
”یا لوگ ہمارا وقت ضائع کر رہے ہیں سر۔“

”میں بکھر رہا ہوں... چلو چھلانگ لگا دو ایک ایک کرے  
جس... میں نے ایک رائق بھی ہاتھ میں لے لی... پھر نیچے اتر کر  
عین اسی لئے ہاں گولیوں کی گولیاں بر سات شروع ہیں  
کیل میں وہیں چپک گیا... جب یہ پھر آپ کو لے کر چلے... جب میں  
لگاڑی میں نیچے چھپا ہوا تھا... پھر اس میارت کے پاس یا اترے تو

میں چکے سے اس کے ساتھیوں میں شامل ہو گیا... یہ ہے کل کہانی۔  
 "اب ہم کہاں جائیں... راستوں کا نہیں پتا نہیں... لہذا  
 کیا آپ کو پسند آئی مشروکل۔"  
 اب وکیل کیا کہتا... اس پر تو موت دیے ہی طاری تھی۔  
 بلدار کھا جائیں گے، کسی مقامی آدمی اور پکڑ لیتے ہیں... راست پوچھے  
 ان کے کپڑے اتارے گئے، پھر باری باری ان سب کو انہا کر کوئی سخا نہ کر لیتے ہیں... پھر اسے گاڑی میں بٹالیں گے۔  
 میں اگر ادا یا آخر میں باری آکی وکیل کی...  
 "اب آپ جائیں مشروکل اور جہنم میں جا کر جہنم لوگوں کے  
 خلاف مقدمہ لڑتے رہیں، ہمارے رب کو منکور ہو ا تو ہم جنت کی مکانیت نے فراہ کہا۔

"وہ پہلے ہی دیکھے چکے تھے کہ وہ جد کوئی چھوٹا سا قصہ تھی... اس  
 سے ایک دن آپ کو اپنے خوش باش چھرے ضرور دکھائیں گے۔"  
 "اُب انہوں نے وہ موت کا کتوں بنادیکھا تھا، اس نے ان لوگوں  
 سے ایک دن آپ کو اپنے خوش باش چھرے ضرور دکھائیں گے۔"  
 "جن نہیں... نہیں۔" وہ مارے خوف کے چلا اٹھا۔  
 "حیرت ہے... آپ اس قدر خوف زدہ ہیں... جب کہ ہمہاں اتنا پڑا تھا... پھر ہوشی ایک راہ گیران کے پاس سے گزرا،  
 بانے کتنے لوگوں کو آپ نے اس کوئی نہیں میں دھکیلا ہو گا... کیا آپ  
 راہ گیر کی آنکھوں میں فوراً خوف خودار ہوا... وہ ان کے  
 اتنے تھوڑا کر لکھا ہو گیا اور کاپتی ہوئی آوازیں بولا  
 کرتا ہے۔" متولی خان کہتے چلے گئے۔  
 "لیکن اکل... یہ کتوں انہوں نے تو نہیں کھودا تھا۔" اس  
 کے لمحے میں حیرت تھی۔  
 باقی لوگ سکرا کر رہے گئے... سات ہی وکیل کو دکا دے  
 گی۔ اب انہوں نے جلدی جلدی ان کی وردیاں لجھیں اور علامہ  
 سے نکل کر گاڑی میں آییئے... غارت کی حفاظت کرنے والوں والا  
 کا احساس تک نہیں ہوا کہ کیا تبدیلی آچکی ہے۔ اب گاڑی اسکے

انہوں نے وکیل کی آواز اور لمحے کی نسل درتے ہوئے کہا:  
 "کوئی بات نہیں... نہ دیکھ آ جائیں۔"  
 "زم لمحے نے اسے حوصلہ دیا، فوراً نہ دیکھ آ گیا..."  
 "پچھے حصے میں بیندھ جائیں۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو۔" نفان رہمان نے حیر ان ہو کر کہا۔

اب اس نے چوکٹ کر ان کی طرف دیکھا۔ پھر یاری باری

ان سب کے چیزوں کو دیکھا۔ اچانک انہوں نے محسوس کیا۔ مجھے

الا کام ار اخوف وور ہو گیا ہو۔

"آپ... آپ لوگ وہ نہیں ہیں... ہر لڑ وہ نہیں ہیں۔"

"یہ تو خیر بالکل نمیک ہے... کہ ہم وہ نہیں ہیں... بلکہ ہم تو

"ہاں! آپ سے کام ہے، آپ آرہے ہیں یا آپ کو اونے وہ بھی نہیں ہیں۔" فاروق نے منہ بنایا۔

باتی لوگ مسکراتے لگے۔

"تب تو میں بھی گیا... درست اس گاڑی میں جو سوار ہوا... پھر

اس نے گاڑی میں سوار ہونے میں اس قدر تیزی دکھانی کر لے دی تھیں کیا مرد و بھی نہیں دیکھا گیا... اس عمارت میں جو گیا... موت کا فرشتہ نظر آ گیا ہو۔

"آپ کو ذر نے کی ضرورت نہیں۔" اسکرہ کامران مرنے کی طقوں کے۔

اسے ضرورت سے زیادہ خوف زده محسوس کر کے کجا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" اب اس نے حیر ان ہو کر کے کجا۔

"ہمارے ملک کے جلازوں کی۔"

"کیا مطلب... ہم سمجھے نہیں۔" اس بارہ اسکرہ جمشید ذر سے

"آپ کو کیا ہوا؟" محمود نے حیر ان ہو کر کہا۔

"کہیں تم جلوہ سکواؤ کی بات تو نہیں کر رہے۔" اسکرہ جمشید

کے کوئے کھجے انداز میں کہا۔

"سک... کیا مطلب... کیا آپ مجھے گرفتار کر رہے ہیں؟

میں عرض کر پکا ہوں۔"

"وہ میں سن چکا ہوں... ہمیں آپ سے کچھ کام ہے، آپ

مدد کی ضرورت ہے، اس لیے ذرا دیر کے لیے گاڑی میں بیٹھ جائیں۔

"م... مجھ سے کام ہے اور آپ کو۔" اس کے بعد

زمانے بھر کی حیرت در آئی۔

"ہاں! آپ سے کام ہے، آپ آرہے ہیں یا آپ کو اونے وہ بھی نہیں ہیں۔" فاروق نے منہ بنایا۔

گاڑی میں بھایا جائے۔"

"نہ نہیں... میں آرہا ہوں۔"

اس نے گاڑی میں سوار ہونے میں اس قدر تیزی دکھانی کر لے دی تھیں کیا مرد و بھی نہیں دیکھا گیا... اس عمارت میں جو گیا... موت کا فرشتہ نظر آ گیا ہو۔

"آپ کو ذر نے کی ضرورت نہیں۔" اسکرہ کامران مرنے کی طقوں کے۔

اسے ضرورت سے زیادہ خوف زده محسوس کر کے کجا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" شوکی نے منہ بنایا۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے۔" شوکی نے منہ بنایا۔

"یہ کہ مجھے ذرنے کی کوئی ضرورت نہ ہو... جب کہ میرا بھائی

گاڑی میں سوار ہوں... جو موت کی گاڑی کہلاتی ہے۔"

"موت کی گاڑی... کیا مطلب؟"

"بھی ہاں... موت کی گاڑی..."

## شش شاید

چند لمحے تک گاڑی میں موت کا شانا طاری رہا، آخر ان پر

مران مرزا نے کہا:

"ایسا لگتا ہے... میسے آپ کی سُنگم ہو گئی ہے۔"

"میں کیا بھیز ہوتی ہے... میری قوہ بھیج گم ہو گئی ہے۔" اپنے  
خیال کرائے۔

"اور یہ چلاہ سکواڑ کیجا ہے۔"

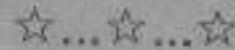
"بیگان کے جادوؤں کا ایک دست... اس سے پورا ملک کا پنٹا  
بھی خود اس ملک کے لوگ بھی... اس لیے کہ وہ حکومت کو  
اب دہنگی ہے۔"

"اس وہ کس کو جواب دو ہے۔"

"یہ مجھے نہیں "علوم... یہ تو ظاہر ہے... کسی نہ کسی کو ضرور  
باب دو ہو گا... کاش تم ان سب کو جلاک نہ کرتے۔"

"میارت کی حفاظت کرنے والے ابھی زندہ سلامت موجود

وہ بہت زور سے اچھلا... یہاں تک کہ اس کا سرگزیدہ  
چھت سے کلرا یا اور دھم سے یقین گزرا۔



"اوہ کچھ نہیں ہتا سکیں گے... لیکن اس گاڑی والے شدید۔"

"کویا اہل کتاب نہیں ہو۔"

"اہل کتاب تو یہ لوگ خود کو کہتے ہیں... کہتے ہیں... ان

"مم... موت کا کنوں... کیا مطلب؟"

"اس عمارت میں موت کا ایک کنوں ہے... نچلے پلے۔"

"یہ بات درست نہیں.. ان لوگوں نے قورات میں تبدیلیاں

کھرائی تک... یہ لوگ جن لوگوں کو گاڑی میں لے کر آتے تھے، اسی تھیں، جس طرح میساخون نے انہیں میں تبدیل کر دیں...

انہیں اس کنوں میں گراتے تھے... انہیں بھی اسی سلطے میں لے کر آتے تھے، اسی وہ درست دین پر ہیں نہ میساٹی... اور تم لوگ تو ہو ہی آتش

تھا۔"

"تیر پھر... آپ کو ان لوگوں نے گرا بایا کیوں نہیں۔"

ایسا بات توجہ جاتی ہے... جو حیز ذرا سے پانی سے بچتا جائے... فتح

"ہماری بجائے وہ خود جو کر گئے۔"

"آنکھ بکاری... تم اس کو خدا بخشتے ہو... حیرت ہے۔"

"اوہ... کیا واقعی۔"

"جمارے معدہ میں آگ کبھی نہیں بخشتی۔"

"اس نے ہمس کر

"اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم اس گاڑی میں کس طرح اسے

"آتے۔"

"کیا پانی والے سے بھی نہیں۔"

"پانی والے سے وقت ملود پر بچہ جاتی ہے... پھر بڑک اٹھتی

ہے... اس نے کہا۔

"اوہ... خیر... اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔"

"راستا جانا چاہتے ہیں... کیا آپ بیکالی ہیں۔"

"اوہ نہیں... لیکن ہماری دیشیت بیکال کے غلاموں سی ہے۔"

"غلاموں کی سی... کیا مطلب؟"

"بس، ہم پیدا ائشی غلام ہیں ان لوگوں کے..."

"اچھا خیر... آپ کامنہ رب کیا ہے..."

"اوہ کچھ نہیں ہتا سکیں گے... لیکن اس گاڑی والے شدید۔"

"کویا اہل کتاب نہیں ہو۔"

"اہل کتاب تو یہ لوگ خود کو کہتے ہیں... کہتے ہیں... ان

"مم... موت کا کنوں... کیا مطلب؟"

"اوہ... آدمی نے کافی کام میں تھا اور یہ انہی کے دین پر ہیں۔"

"اس عمارت میں موت کا ایک کنوں ہے... نچلے پلے۔"

"یہ بات درست نہیں.. ان لوگوں نے قورات میں تبدیلیاں

کھرائی تک... یہ لوگ جن لوگوں کو گاڑی میں لے کر آتے تھے، اسی تھیں، جس طرح میساخون نے انہیں میں تبدیل کر دیں...

انہیں اس کنوں میں گراتے تھے... انہیں بھی اسی سلطے میں لے کر آتے تھے، اسی وہ درست دین پر ہیں نہ میساٹی... اور تم لوگ تو ہو ہی آتش

تھا۔"

"تیر پھر... آپ کو ان لوگوں نے گرا بایا کیوں نہیں۔"

ایسا بات توجہ جاتی ہے... جو حیز ذرا سے پانی سے بچتا جائے... فتح

"ہماری بجائے وہ خود جو کر گئے۔"

"آنکھ بکاری... تم اس کو خدا بخشتے ہو... حیرت ہے۔"

"اوہ... کیا واقعی۔"

"جمارے معدہ میں آگ کبھی نہیں بخشتی۔"

"اس نے ہمس کر

"اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم اس گاڑی میں کس طرح اسے

"آتے۔"

"کیا پانی والے سے بھی نہیں۔"

"پانی والے سے وقت ملود پر بچہ جاتی ہے... پھر بڑک اٹھتی

ہے... اس نے کہا۔

"اوہ... خیر... اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔"

"راستا جانا چاہتے ہیں... کیا آپ بیکالی ہیں۔"

"اوہ نہیں... لیکن ہماری دیشیت بیکال کے غلاموں سی ہے۔"

"غلاموں کی سی... کیا مطلب؟"

"بس، ہم پیدا ائشی غلام ہیں ان لوگوں کے..."

"اچھا خیر... آپ کامنہ رب کیا ہے..."

"کیا مطلب؟"

"میں بتاچکا ہوں... یہ پوری بھتی غلاموں کی ہے... یہ میں

"خیر... وقت ملاؤ ایسا بھی کریں گے... ہماری آپ نے ہمارے ملک سے انفوگر کے لایا جاتا ہے... جب یہ ضرورت محسوس کوئی نہیں ہے... لہذا آپ یہ میں اس حالت کے بارے میں بتاتے ہیں... کچھ لوگوں کو پکڑ لیتے ہیں... مثلاً ہم میں سے چند آدمی بتاتے ہیں... یہ کہاں واقع ہے۔"

"یہ بیگال کا دور دراز کا ایک علاقہ ہے... اس قدر دوسرے بھی۔"

پوری دنیا سے کتنا ہوا ہے... یہاں تک کہ خود بیگال سے بھی۔"

"کیا کہا... پھر بیگال کا حصہ کیسے ہوا؟"

"عمارت کے مخالفوں کی خدمت کرنا ہمارا کام ہے... ان اس طرح کہ یہاں حکومت بیگال کی ہے... آج تک یہاں کی کھانا تیار کرنا، ان کے پیڑے، برلن و ہونڈوران کی ہر طرح کی بیگال سے باہر کا کوئی آدمی نظر نہیں آیا... آپ لوگ قابض پہلے لوگ تین نعمت بجانانا لاتا... اس یہ کام ہے ہمارا... اور ان کا کام ہے اس نثارت کی حفاظت کرنا۔"

"تب پھر یہ لوگ اس کنوئیں میں کن لوگوں کو گراج رکھتے والی ہے... جن کو ہم نے کنوئیں میں گرا لیا ہے... جب وہاں پہنچے تو اس طرف فوج بیکھری جائے گی۔"

"میں اس بارے میں کچھ نہیں بانتا... ہم تو گاڑی میں بنتے ہیں پہنچنے کے تو اس طرف فوج بیکھری جائے گی۔"

ہوتے لوگ دیکھتے رہے ہیں... جب گاڑی وہاں جاتی تھی تو اس دن "ارے باپ رے... پھر تو آپ کے ساتھ میں بھی مارا گیا، اس کے اندر وہ لوگ نہیں ہوتے تھے۔"

"کیا آپ یہ میں بیگال سے باہر لٹکنے کا راستہ تانکتے ہیں؟"

"بھی تم فکرت کرو... ایسے وقت میں تو ہم نہیں جانتے دیں یہ راستا اگر ہمیں معلوم ہوتا تو یہاں سے کب کے لکن پا کے باہر ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔"

"آپ چند آدمی... جن میں نچے بھی شامل ہیں... بھا

"میں ان باتوں کا مطلب نہیں سمجھتا... ہمارے ملکی بھی سے بات کریں۔" اس نے ہر اسماعیل بنا دیا۔

"خیر... وقت ملاؤ ایسا بھی کریں گے... ہماری آپ نے ہمارے ملک سے انفوگر کے لایا جاتا ہے... جب یہ ضرورت محسوس کوئی نہیں ہے... لہذا آپ یہ میں اس حالت کے بارے میں بتاتے ہیں... کچھ لوگوں کو پکڑ لیتے ہیں... مثلاً ہم میں سے چند آدمی بتاتے ہیں... یہ کہاں واقع ہے۔"

"یہ بیگال کا دور دراز کا ایک علاقہ ہے... اس قدر دوسرے بھی۔"

"ہوں، اچھا نہیں.. اس کا ہم پکھ کرتے ہیں.. کیا انہیں آپ

لوگوں کی تعداد معلوم ہے۔"

"یہ تو سب سے چلی بات ہے... صبح سوریہ ہر روز ہماری  
حاضری لگتی ہے۔"

"ہوں اچھا... اس وادی میں پھینکی کی کوئی جگد ہے۔"

"ان کی نظروں سے پھینکنا ممکن نہیں... میں آپ لوگوں سے  
خواہ کو پہنچا سکتا ہوں... ان سے نہیں... وہ اس وادی کے چیزیں سے  
اکٹ ہیں... فوراً آپ تک پہنچ بانیں گے۔"

"گویا فرار کی کوئی صورت نہیں۔"

"اصرف اور سرف یہ ہے۔" وہ دعا۔

"یا مطلب؟"

"آپ پہنچاونے کیور ہے ہیں... اس کی دوسری طرف سمند  
ہے.. اگر آپ اس پہنچہ کریوں پر چکن کر دوسری طرف سمندر میں کہا  
جائیں... تو اس وادی سے آپ نکل جائیں گے... ایکن پھر سمندر کی  
چھپاں آپ کو کھا جائیں گی۔"

"اوه... اورے باپ رے... سب تو وہ فیکے گے۔" ایکسر  
بیشید یا اٹھے۔

"کیا کہ... وون فیکے گے۔"

میری حقاً قات کر سکیں گے.. وہ جلا دسکواڑ کے مقابلے میں... جس سے  
ملک تحریا تا ہے۔"

"غیر... ہم آپ کو جانے دیں گے... لیکن ایک شرط پر...  
آپ ہمارے بارے میں ان لوگوں کو پکھنا ہتا ہیں۔"

"عنہیں بتاؤں گا۔"

"کیا آپ اوگ اپنے ملک جانا پسند کرتے ہیں۔"

"بھلا ہم اور ایسا بھیں چاہیں گے... کیا بات کرتے ہیں۔"

"تب پھر یہ کام بھی آپ کے لیے کریں گے... آپ کو آپ  
کے ملک پہنچائیں گے، لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ آپ ہمارے بارے  
میں انہیں پکھنا ہتا کیں۔"

"اس صورت میں ہم کیوں بتائے گلے۔"

"اور آپ تو ان کے سامنے ہی نہ آئیں... کہیں وہ جیہے۔  
کے تاثرات سے نہ بھاپ لیں کہ آپ پکھ جانتے ہیں۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" اس نے کھونے کھوئے انداز میں کہا  
کیا کیسے ہو سکتا ہے۔"

"وہ سب کو بلا کر ایک لائن میں کھڑا کر دیں گے... اور بان  
باری سوالات کریں گے.. اب جن لوگوں کو آپ کے بارے میں مطم  
ثیں ہو گا... وہ تو بے خوف چہرے لیے کھڑے ہوں گے لیکن میر۔

چہرے پر بس خوف ہی خوف ہو گا... اس صورت میں میں مارا جاؤں۔

"وہی جلا دسکواڑا۔"

"کیا مطلب... میری بات سے آپ نے مجھ کیسے لگان لیا۔" اس کے بعد میں زمانے بھر کی حیرت تھی... اسی کے پھرے کیا، خود ان کے ساتھیوں کا مارے جھٹکے کے بر احیل تھا... کیونکہ بات ان کے پیسے ہی نہیں پڑی تھی... اب تک اسکلر کامران مرا مسکرار ہے تھے... گویا صرف وہ ان کی بات کا مطلب بھجو گئے تھے۔

"اس نتویں کے نیچے ضرور سمندر کا ہی پانی ہے... وہ لوگ تیر کر سمندر کی طرف نہیں پچھے ہوں گے اور اب اس پہاڑ کی چوٹی پر جنپ کی کوشش لڑ رہے ہوں گے... ارے باپ رے... یہاں گوچولی کی طرفی۔" وہ پوری قوت سے چلا گئے۔

"میں بھی سیکن کہنے والا تھا... ہم پہنچنے ہی بہت ہو فتنہ شکر پچھے ہیں۔ اسکلر کامران مرا ہمچلی چلا اگلے۔

اوہ پھر وہ پہاڑ کی چوٹی کی طرف دوڑیزے... ارے ارے... یہ کیا... وہ چڑا اٹھا۔

لیکن وہاں اس کی کونستا... ان پر تو پہاڑ کی چوٹی پر جنپ کی کویا بھوت سوار ہو چکا تھا۔

یہ چڑھائی زیادہ مشکل نہیں تھی... وہ کوشش کر کے شاید آہنا سے چوٹی پر چڑھ کر تھے... لیکن دوسری طرف سمندر دیکھ کر پھلا کر نہیں لگاتے ہوں گے۔

"اگر وہ تم سے پہلے چوٹی پر جان گئے تو ہم مارے گئے... اور اُنہم چوٹی پر پہلے جنپ کے تو وہ دے گئے... اسکلر جمشید پوری قوت سے دوڑ رہے تھے... اسکلر کامران مرا ان کے ساتھ ساتھ رہے تھے... باقی لوگ بھی سرپرست دوڑ رہے تھے اور پھر وہ چڑھائی پر چڑھنے لگے۔

"ایک بات سمجھو میں نہیں آئی... وہ اتنی اوپر جاتی سے گرنے کے بعد زندہ کس طرح فتح کرتے ہیں۔"

"اگر وہ تیرنا جانتے ہیں... تب وہ ضرور فتح کے ہوں گے... اور میرا خیال ہے... جلا دسکواڑا میں کوئی ایسا تھیں ہو گا جو تیرنا نہ جانتا۔"

"بانکل... وہ ضرور زندہ سلامت ہیں اور چوٹی تک پہنچنے کی بخش کر رہے ہوں گے۔"

"جیب صورت حال ہے۔" شوکی بڑھا گیا۔

پھر وہ چوٹی کے بزرد یک جنپ کے... چڑھائی زیادہ مشکل ذات نہیں ہوئی تھی... سب سے پہلے تو منوہلی خان پہنچے... شاید اس سے کان کے لیے یہ ایک کھلی تھا۔

"ارے باپ رے... یہ... یہ لوگ تو ایس آیا ہی چاہے ایسا۔"

ان اغاٹا کے ساتھ تھی انہوں نے پہاڑ کی پونتی پر سے پتھر اٹھا

"آخ رمحجھ سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"یہ ڈرنا نہیں ہے... ذمانت ہے۔" رفت مسکرا لی۔

"غیر... آپ لوگوں کی مرضی... اس وادی سے آپ کو صرف میں نکال سکتا ہوں۔"

"اس عمارت میں ابھی گناہ موجو جوں ہیں... تم کسی وقت بھی اکل یا کر ہمارے خلاف لڑ سکتے ہو۔" انپلر جمیش نے اس کی طرف فور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ ان کی بات کن گرز ور سے پچھا کا۔

"اس کا مطلب ہے... تمہارا پروگرام سیکی ہے۔"

"میں نے اب اس کو بھی ذہن سے نکال دیا ہے۔"

"اچھا غیر... اگر تم واقعی ہو راستہ تھوڑے ہی کے لیے تیار ہو تو ہم قبیل مسٹر میں نہیں ڈھلیں گے۔"

"لیکن یہ بات یہاں نہیں اوسکی۔"

"اس کی پھر ایک اور صورت ہے۔"

"اور وہ کیا؟"

"تم ہاتھ بلند کر کے ہم تک آ جاؤ۔ ہم تمہارے ہاتھ بالدھ دیتے ہیں... تم ہمارے ساتھ چیخے اتر چلنا... پھر تم بتانا کرم کیا کہنا پڑے ہو؟ اس وقت ہم خور کریں گے... ہمارا اطمینان ہو گیا تو ہم تمہارے ہاتھ کھول دیں گے... تھوا تو گولی باردیں گے۔"

انھا کر دوسری طرف پھیلنے شروع کر دیے... ساتھی انہوں نے پھیجنوں کی آوازیں سنیں... اتنی دیر میں ہاتھ لوگ بھی چھپی پر پھیچ گئے اور انہوں نے بھی پھر باری شروع کر دی... ایسے میں انہوں نے دیکھا ان لوگوں کا اپنیارج خود کو پھرول سے جیسی صارت سے بچاتا تو پر آئا تھی، اور وہ یہی حد تک خود کو بچانے میں کامیاب ہو رہا تھا، اچھا تک اس نے پھیچ کر کہا:

"میر تم یہاں سے نہیں نکل سکو گے۔"

اس وقت تک اس کے تمام ساتھی پھر کھا کر دوسری طرف گرتے چلے چار ہے تھے۔

"میرا خیال ہے... اس کی بات کن لیتے ہیں۔" شوکی۔

جلدی سے کہا۔

"لیکن یہ چیز رک کرہتا ہے۔" فرزان نے فوراً کہا۔

"اوہ ہاں اوقتی۔" وہ یوں لے۔

"وہیں رک جاؤ... ایک قدم آگے نہ بڑھاتا... اور اس کو تم کیا کہتا چاہیجے ہو۔"

"میرے تمام ساتھی مسٹر میں کر پکے ہیں... میں اکیا تم اچھے ہو؟ اس وقت ہم خور کریں گے... ہمارا اطمینان ہو گیا تو ہم کیا بگاڑلوں گا... لہذا مجھے ادیپ آئے دو۔"

"نہیں! اوہیں رہ کر بات کرو۔" فرزان نے منہ بنایا۔

”مجھے گولی مار کر آپ زندگی بھراں وادی سے نہیں بلکہ سکھ لگا گی۔“ اپنے فیسر داؤز بول اٹھے۔  
”پپ پہاڑ نہیں آپ کیا کہتا چاہئے ہیں۔“  
کے۔

”میں تم نہیں لے کر بیاں نہیں آئے تھے۔“ اسکے جیشید  
”اب میں دعوے سے کہ سکتا ہوں کہ ہم اس وادی سے بلکہ  
براسامدہ ہتایا۔

”یہ ممکن ہے۔“

”آخوندوں۔“

”میرے سوا کوئی نہیں جانتا، اس سے کیسے اکلا جا سکتا ہے۔“

”لیکن ہم بھی بتاسکتے ہیں... اگر یقین نہیں تو تجربہ کر لیں۔“

”دو تو خیر اب کرنا ہو گا۔“

”تب پھر سن لو... وادی سے نکلنے کے دو راستے ہیں۔“

”اور زور سے چوٹکا... اس کی آنکھیں مارے جیسے کے

لائیں۔“

”آپ... آپ لوگ کیا شے ہیں... شش شاید...“

”یہ شش شاید کہاں سے لے آئے بھائی۔“

”میں کہنا چاہتا ہوں... شاید آپ لوگوں کے بارے میں ان

رنے لختا نہ اڑا لگایا ہے۔“

”پہنچیں کن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔“

”جو لوگ آپ کو بیاں لائے ہیں... ان کی۔“

”ان کا ہمارے بارے میں کیا خیال تھا۔“

208  
”مجھے گولی مار کر آپ زندگی بھراں وادی سے نہیں بلکہ سکھ لگا گی۔“ اپنے فیسر داؤز بول اٹھے۔  
”ضرور آیا تھا... لیکن آپ اس راستے سے جانشیکر  
نکل کر دکھائیں گے...“  
”جب پھر پہلے ہم تمہیں اس راستے کے ذریعے وادی سے  
نکل کر دکھائیں گے...“

”اگر ایسا ہوا تو میں خود اپنے آپ کو گولی مار لوں گا۔“  
”اہم تمہیں اس کی رہنمای نہیں دیں گے... ایک گولی پالا  
میں اتنی طاقت صرف نہیں ہوتی۔“ آصف نے براسامدہ ہتایا۔

”یو جی کی۔“  
”تمارتے کے مخالفوں کے بارے میں کیا سوچا ہے۔“  
”انہیں ختم کیے بغیر آپ لوگ بیاں سے نکل نہیں سکتے۔“  
”میں سمجھ گیا۔“ اسکے کامران مرزا مسکرائے۔

”آپ سمجھ گئے... لیکن کیا؟“ آفتاب نے حرام ہوئے۔  
”بتو تھاہرے انکل سمجھ گئے۔“ انہوں نے مسکرا کر اسکے پیش  
کی طرف دیکھا۔ وہ بھی مسکرا رہے تھے۔  
”یہ کیا چکر ہے... بیاں سمجھنے سمجھانے کا مقابلہ تو ہے۔“

## دوسراراستا

چند لمحے تک وہ سب ناموش بیٹھے رہ گئے... پھر ان پر کہہ جو شدہ

"آپ کا مطلب ہے... ان لوگوں کو تو جاسوںی کرنا ہی نہیں

"نہیں... بس وہ تو دکھاوے کے لیے لائے گئے تھے۔"

"کیا وہ اپنے ملکوں کے مشہور اور معروف سرا افسوس نہیں

"ایسا تو ہے.. لیکن ان کیسیں کو یہ لوگ پہلے ہی حاصل کرنے

لای رہا تو اکو شش کر پکے ہیں... یہ تمہوں پاریاں ایک ماہ تک مسلسل اس

ملک میں مصروف رہی ہیں... لیکن کچھ نہیں کر سکیں... نہ کیسیں ملیں،...

یہ رکھ کر پا چلا... تب آپ لوگوں کو بلانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔"

"اوواوہ۔" وہ مارے جھرت کے بوالے۔

"تب پھر آپ نے یہ کیوں کہا تھا کہ شاید ان لوگوں نے

مارے بارے میں قلطانہ ازہ لگایا تھا۔"

"چکر دے کر اپنا کام نکالنے کا پروگرام تھا... اصل میں  
کیسیں اور اس کے چور کی حاشیہ ہے اور بس... آپ لوگوں سے  
یعنی جاسوس پارٹیوں کو بلایا گیا... ان کے بارے میں اگر انہوں  
ہوتا کہ وہ یہ کام کر سکیں گے.. تو وہ آپ کو ہرگز بتلاتے... اس  
وہ آپ لوگوں کو خطرناک ضرور مانتے ہیں..."

"کیا مطلب۔" وہ چوٹنے۔

"ان پارٹیوں کو تو صرف آپ لوگوں میں جوش بیجاتے ہیں۔"

"کیا گیا تھا۔"

"کیا!!! وہ ایک ساتھ چلا گئے۔"



لہو دہمیں کیوں اور چورا بھار ہے ہیں، کیوں مارڈا نے پرٹل کے

لہیں۔

”ان کا خیال ہے... آپ لوگ کیسیں خلاش کر کے...“

لہیں۔

”شاپید... شاپید...“ وہ ہکایا۔

”اب آپ دو دو شاپید اخلاقاً نے۔“ فاروق تے براسانت

لہیں۔

”تو کیا ان کا یہ خیال غلط ہے۔“ اسکر جمیش مکرانے۔

لہیں۔

”ہاں! بالکل۔“

”کیوں... آخر کیوں غلط ہے... اور کیا ہو گا۔“

لہیں۔

”آپ کیسیں خلاش کر لیں گے... چور کو بھی پکڑ لیں گے۔“

لہیں۔

”لکن دو تو چیزیں ان کے حوالے نہیں کریں گے۔“

لہیں۔

”ہو سکتا ہے... اب وہ بھی اس تینجے پر بھیچ کے ہوں جس پر

لہیں۔

”وہ بہت زور سے اچھے، اس لے کر ان کے ذہنوں میں، نہ پہنچا ہوں... یعنی آپ کیسیں اور چور خلاش نہ کر لیں... لیکن ان

لہیں۔

”کے حوالے نہیں کریں گے لہذا انہوں نے سوچا... وقت سے پہلے ہی

لہیں۔

”آپ لوگوں سے چکچا چھڑا لیا جائے۔“

لہیں۔

”ہاں... شاید۔“ اسکر جمیش نے کھونے کھوئے اندازہ۔

لہیں۔

”باقی! میرا بھی یہی خیال ہے۔“ اسکر کامران مرزا

لہیں۔

”اوپر پھر؟“ اس نے کہا۔

”ہاں! یہ تو میں اب بھی کہتا ہوں۔“

”اپنی بات کی وضاحت کریں۔“

”ان کا خیال ہے... آپ لوگ کیسیں خلاش کر کے...“

”دیں گے اور چور کو بھی ان کے حوالے کریں گے۔“

”تو کیا ان کا یہ خیال غلط ہے۔“ اسکر جمیش مکرانے۔

”ہاں! بالکل۔“

”کیوں... آخر کیوں غلط ہے... اور کیا ہو گا۔“

”آپ کیسیں خلاش کر لیں گے... چور کو بھی پکڑ لیں گے۔“

”لکن دو تو چیزیں ان کے حوالے نہیں کریں گے۔“

”وہ بہت زور سے اچھے، اس لے کر ان کے ذہنوں میں، نہ پہنچا ہوں... یعنی آپ کیسیں اور چور خلاش نہ کر لیں... لیکن ان

”کے حوالے نہیں کریں گے لہذا انہوں نے سوچا... وقت سے پہلے ہی

”میرا اندازہ درست ہے تا۔“

”ہاں... شاید۔“ اسکر جمیش نے کھونے کھوئے اندازہ۔

”باقی! میرا بھی یہی خیال ہے۔“ اسکر کامران مرزا

”لہیں۔“

”تب پھر آپ لوگوں کے بارے میں میرا اندازہ درست

”ٹائب ہو گیا۔“ وہ مکرایا۔

”لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی... کہ جب وہ ہم سے آپ ہمیں لے کر آئے تھے کہ پہلے اس راستے سے کوشش کریں

”کام لیتا چاہتے ہیں۔“ اور ان کا خیال بھی یہی ہے کہ تم ان کے لیے ہے۔

”کام کر دیں گے...“ یہیں اور چور ان کے حوالے کر دیں گے۔

”اوپر پھر؟“ اس نے کہا۔

"اور پھر درستے راستے سے کوشش کریں گے۔"

"جیلے صاحب... دکھائیں اٹھیں کر۔" اس نے کہا۔ "آپ لوگ تماں میں... آپ کیا چاہتے ہیں۔"

اچکائے۔

وہ اسی گاڑی میں اس راستے پر روانہ ہوئے... راستا ان بیویت کے ہاتھوں کو ختم کرتا ہوا... درستہ وہ ہمیں یہاں آرام اور ڈھنول میں پوری طرح موجود تھا... اور وہ راستے پر جا رہے تھے... ملاسے ٹھیک رہنے دیں گے۔" لیکن... ایک ٹھنڈے کے سفر کے بعد بھی وہ وہاں تھیں کے... جہاں "مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" اس نے فوراً کہا۔ ان کا سفر شروع ہوا تھا... بلکہ وہ سبی گھوس کرتے رہے کہ وہ دیں... کیا مطلب... یعنی ہم ان سب کو موت کے گھاث اتار یعنی اسی وادی میں چکراتے پھر رہے ہیں... ان کے پاروں مرنے۔"

"ہاں! اب میں آپ لوگوں کا ساتھ دوں گا..."

"آپ کا نام کیا ہے۔"

"راکیل۔" اس نے کہا۔

اور ان پھالوں کے درمیان وہ سڑک تھی اس پر وہ چکدار ہے تھے۔

"اب کیا خیال ہے۔"

"ٹھیک ہے... شاید ہم اس سڑک کے راستے سے باہر نکلے۔" "شکریہ سڑ راکیل... کیا آپ کو اپنے ساتھیوں کی موت کا جائیں گے۔" اپنے جسید نے اپنی ٹکست کا اعلان کیا۔

"تب پھر درستہ کون سا ہے۔"

"وہ عمارت۔" اپنے جسید مکراے۔

"اوہ اوہ... آپ لوگ واقعی کمال کے لوگ ہیں۔"

"اب بس کریں... یہ بات کن ان کو ہمارے کان پکائیں۔" "جب ہم اس راستے سے نکلیں گے تو قدم قدم پر ہماری ہیں۔" رفعت نے بر اسمانہ بنایا۔

"اس میں شک نہیں کہ دوسری راستہ عمارت سے لکھا ہے۔" "میں کہاں ہیں... میں انہیں کیا بتاؤں گا... یہ آپ لوگ ہتادیں۔"

”وہ نہیں ہوگا... چلو عمارت کی طرف... اب ہم پہلے بیک کام

”اور اگر ہم عمارت کے راستے سے جاتے ہیں۔“

”اس صورت میں ہم ایک جگہ سے پہنچیں گے...“ رہیں گے۔“ اسکلہ جمیش نے کہا۔

ایک لائق موجود ہے... اس کے ذریعے ہم اپنی نئی منزل کی جان کیا ان لوگوں کو جان سے مارے بغیر کام تھیں چل سکتے ہیں...“

”پروفیسر داؤڈ نے پریشان ہو کر کہا۔“

”انہیں کیا ہوا؟“ رائکل کے لمحے میں خیرت تھی۔

”درستہ ہم لوگ بلا وجہ دوسروں کو موت کے گھاٹ نہیں

”خوب اگر اس میں کوئی چکر ہو تو۔“

”اب میں کیا چکر چلاوں گا... میرے تو سارے یہاں

ہو گے۔“ اس نے منہ بنا لیا۔

”اوکے... اب یہ بھی تادیں... عمارت کے حافظوں کی کہدی ہے ہیں...“

”ٹھیک کہدی ہے ہیں۔“

”ہمارے لیے یہ کام مشکل نہیں... لیکن ہم جانا پا۔“

”لیکن یہ لوگ آپ کو عمارت کے راستے ہرگز نہیں جانے دیں گے۔“

”پروفیسر صاحب... مجبوری ہے۔“

”چلو پھر...“ انہوں نے منہ بنا لیا۔

وہ مسکرا دیے... پھر وہ عمارت کی طرف آگئے... گاڑی

اتے ناطے پر رونکی کہ وہ انہیں دیکھنے سمجھیں... پھر سب لوگ درختوں کی

اٹ لیے عمارت سے نزدیک ہوتے چلے گئے... خان رحمان سب

سے آگے تھے... عمارت کے بالکل سامنے پہنچ کر انہوں نے ایک کھٹے

دیکھی اس پر لا کر عمارت کی طرف شاعر جھیلی... ایک حافظہ پوچھا...“

رائکل نے کہا۔

”انہیں عمارت سے باہر لانا ہو گا۔“

”بالکل ٹھیک کہا... خان رحمان... یہ کام تم کرو گے۔“

”یہ کہ میں کس طرح انہیں نکال سکتا ہوں۔“

”میں سمجھ گیا۔“ انہوں نے فوراً کہا۔

”آپ کیا سمجھ گئے۔“ رائکل نے چونک کر کہا۔

”یہ کہ میں کس طرح انہیں نکال سکتا ہوں۔“

”آپ میں سے بھی نکالیں گے... انہیں نکل تو ہو جائے۔“

”ایک بھائی...“ رائکل نے کہا۔

”بھائی ایک بھائی...“ رائکل نے کہا۔

”بھائی ایک بھائی...“ رائکل نے کہا۔

اس کی آنکھیں چکا چوند پیدا ہو گئیں... وہ فوراً درخت کی طرف لپکا۔ "وہ سرا کاٹ پ کیا... وہ اگر چاہیں سے بہت زیادہ ڈیل ڈول والا اس کے ساتھ دوسرا بھی لپکا۔" "میر... میں نے ہیرے کی چمک دیکھی ہے۔" "مر... میں نے ہیرے کی چمک دیکھی ہے۔" "اور میں نے بھی۔"

وہ درختوں کے درمیان آ کر ہیرا تلاش کرنے لگے۔ "اٹک لیتھی۔" اچانک ان میں سے ایک کو ہیرا نظر آ گیا... اس نے وہ ہیرا انخالیا۔ "خبردار... ایسا کرو... اچھا بھیک ہے... ہیرا تم لے لو۔" دوسرے نے اس پر چھلانگ لکائی۔ "ارے ارے... یہ کیا۔" پہلا بولا۔ "ہیرا بھتھے دے دو۔" "ہیرا بھتھے دے دو۔" "ہیرا بھتھے دے دو۔" اس نے ہڑپی انداز میں کہا۔ "نہیں دوں گا... اس کو پہلے میں نے دیکھا... لہذا یہ اس لیے کہا ہی ہے۔" "وہ تو میں مذاق کر رہا تھا... ہیرا پہلے تم نے دیکھا... اس لیے کہا ہی ہے۔"

"بے وقوف انسان! میں تم سے زیادہ طاقت ور ہوں... جو نبی ہم یہاں سے ہٹیں گے... تم موقع اب دنیا میں یہ تھیں دیکھا جاتا کہ کس کا حن ہے... یہ دیکھا جاتا ہے... لانچے مارنا لوگے... اور میری جیب سے ہیرا ٹکال لوگے... لیکن طاقت کس کے پاس ہے... اب طاقت اگر میرے پاس ہے تو یہ میں یہ موقع تھیں دوں گا... لہذا تم فوراً تم فوراً دسرا کے سفر پر روانہ میں اون گا... اس لیے کہ میں نے اگر تمہارے من پر ایک مکاہے دیا تو تم دور جا گروگے اور ہیرے کا خیال دل سے نکل جائے گا۔"

"نہیں! اب یہ تھیں ہو گا... راتنل اس وقت میرے ہمارے ساتھ ہی فائز ہوا... وہ ترے سے گرا اور ترے پنے لگا... ارے! یہ کیا ہوا۔" عمارت کی طرف سے آواز آئی۔ "گولی چلانے والا اگلہ برا گیا... اس نے دیکھا... عمارت سے ہے۔" دوسرا خوفناک لٹکی ہنسا۔ "کیا مطلب... تم مجھے اس ہیرے کے لیے گولی..."

اس کے کتنی ساتھی چیختے چلا تے پڑے آرہے تھے... اس نے فراہم کیا۔ "مسٹر رائکل... بھلا کتنے آدمی اس عمارت کی حفاظت پر درخت کی اوٹ لے لی... پھر جوئی وہ اس کی زو میں آئے، وہاں فراہم۔ فراہم بولی۔

گولیاں چلانے لگا... اس کے ساتھی گرتے چلتے گئے... یہاں تک "میں میں کن چکا ہوں... میں کے میں آپکے ہیں۔" ب کے سب ڈیمیر ہو گئے.. ساتھی ہی ایک درخت کے پیچے سامنے آئے "اوہ اچھا... بت تو نجیک ہے... " محمود نے کہا۔ "کیا نجیک ہے۔" ابھری:

"خوب! ایک ہیرے کے پیچے تم نے اپنے تمام ساتھیوں کے عمارت میں میں آدمی تھے، میں کے میں مارے مار دیا!... اب جھیں بھی زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔"

"گک... کون!!!"

"وہ جس نے ہیرا پھینکا تھا... جسی دیکھنے کے لئے کوئی دوسرا کیا ضرورت ہے انہیں۔" دوسرا کے ساتھی ہو یا ہیرے کے ساتھی۔

"گک... کیا کہا... اکل... ہیرے کے ساتھی۔" فراہم تھکی تلاش میں ہوں۔

"ایسا لگن تو نہیں... خیر... تم انہیں گن لو۔" چونکا۔

"کیوں.... کیا بات ہے۔" خان رحمان اس کی طرف لاثوں کو گنا گیا... پوری میں تھیں... خان رحمان اس وقت آئے۔

آگے بڑھ کر اپنا ہیرا اٹھا پکھتے تھے... ان کے منہ سے انکا:

"م... ہیرا مطلب ہے... یہ تو کسی ناول کا نام۔" "قائل ہیرا۔"

"دھت تیرے کی... " خان رحمان نے جھلا کر کہا اور... "مسٹر رائکل... اب آپ آگے آگے چلیں اور انہیں وہ ہے۔"

ی انہوں نے فائر کر دیا... اب جس نے سب کو مارا تھا، خود مارا تھا انہیں... جو میں اس جزو سے تک لے جائے گا۔" لگا... اس کی آنکھوں میں بے حد حیرت تھی... "خودر... کیوں نہیں۔"

اب وہ اس عمارت میں داخل ہوئے... پھر اس کرنے میں آئے، جس میں کنواں تھا... اس نے دیوار کے ساتھ آتش دلانے سے... آخر اس عمارت سے نکل کر اس جزیرے میں چانا کیا تک راکھ بٹائی... اس کے پیچے لوہے کا دروازہ نظر آیا، اس کو انھیاں گیے۔

"یہ دوسرا راستا ایمپرسی راستا ہے... جب پہلے راستے سے ہیاں پیچے جاتی نظر آئیں۔"  
.. یہ پیچے ہیاں پیچے سمندر تک لے جائیں گی۔" رائے کے حالات ترہ جائیں اور وادی میں عہدہ بھی ملکن ترہ ہے... ال صورت میں یہ راستا اختیار کیا جائے گا۔"

"اور دہاں سے ہم تیر کر اس جزیرے تک جائیں گے۔" "اور وادی والا راستا کیاں جاتا ہے۔"

"بیگال کی اس وادی میں... جہاں سے آپ لوگوں کو ہیاں فردت نے مذاق اڑاتے والے انداز میں کہا۔

"تمیں! ان پیچے ہیوں کے اختتام پر پیچے ہیوں کے ساتھ لایا گیا ہے... اس کے علاوہ یہ راستا اور کئیں نہیں لے جائے گا۔"

ایک لامی بندھی ملے گی... دراصل وہ آب دوز ہے... ہم ان پیچے کر سمندر میں سے ہوتے ہوئے اس جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں۔" "کیا، اپنے ہمیشہ پر جوش انداز میں ہوں گے۔

"ہاں اسکی بات ہے... ہم لوگ اس وادی سے صرف اس وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"اوہ کیا۔"

"اس جزیرے کا تعلق بیگال کی حکومت سے ہے... اس قسم کے آلات نصب ہیں کہ اپنے لیے مد مکتووالی جا سکتی ہے۔"

"لیکن وہ مد وہمیں ممکن اسکے۔" آصف نے منہ بڑا بڑا آپ سے اسی سلسلے میں کام لینے کا نہیں ہے... کیونکہ انہوں نے

"تو کیا ہوا؟ میں ساتھ ہوں..."

"بات پچھے جڑی نہیں۔" فاروق نے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہیں۔" رائل نے حیران ہو کر کہا۔

"یکن جشید!"

"ان کیمس کو سچنے بغیر نہیں رہیں گے۔"

ایسے میں پروفیسر داؤڈ کی آواز نے انہیں چولکا دیا، ان کی

"بہت خوب! یہ انہوں نے بالکل درست اندازہ لگایا۔ آزادی نہ جانے کی بات حقی... کبھی پریشان ہو گئے۔

اب انہیں ہماری ضرورت نہیں ہے، تو ہمیں بھی ان کی ضرورت نہیں۔

لیکن ہم ان کیمس کو حاصل کیے بغیر نہیں جائیں گے۔"

☆ ... ☆

"ان محافظوں کے مارے جانے کے باوجود وہ... آپ اول

بیگال کے قیدی ہیں... ان دونوں وادیوں سے کہیں نہیں جاسکتے

باں ان دونوں کے درمیان ضرور چکرا سکتے ہیں۔"

"اور آپ... آپ کیا کریں گے۔"

"آپ کا ساتھ دینے کے بعد اب وہ لوگ یہاں ساتھ

اچھا سلوک نہیں کریں گے... لہذا آپ میں آپ کا ساتھی ہوں...،

ہو گا، دیکھا جائے گا۔"

"لیکن آپ نے تو کہا تھا... سرف آپ ہمیں اس وادی

سے باہر لے جاسکتے ہیں۔"

"اس وادی سے دوسری وادی تک... میں نے یہ نہیں کہا

کہ بیگال سے باہر۔" وہ مسکرا یا۔

انہوں نے اس کی طرف فور سے دیکھا... پھر ہونا

ذوب گئے... آخر اپنے پکڑ جشید نے کہا:

"تمیک ہے... ہم جزرے سے تک جائیں گے۔"

"گریا آپ یہ بات یقین سے نہیں کہ سکتے۔"  
 "نہیں! جزیرے پر آلات نصب ہیں... کیونکہ وہاں وہ  
 ایکٹ کے بغیر کچھ نہیں کرتے... اس وادی سے جزیرے تک  
 نہ اے وہاں لائچ کرانے سے مدد کی درخواست کریں گے... پھر وہ  
 لائچ یا ہلکا پتہ بھیجیں گے۔"

## معاملہ کی بیلی

اب وہ سب پر و فیروادوؤ کی طرف دیکھ رہے تھے:  
 "آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"

"مسٹر رائکل نے بتایا ہے... جزیرے پر آلات نصب ہیں...  
 ان کے ذریعے مد مخلوقاتی جا سکتی ہے..."  
 آخودہ میر حیان اترے چلے گئے... یچھے گھپ اندر ہرا تھا...  
 "جی ہاں تو پھر؟"

"پھر یہ کہ اس جزیرے پر ہماری تمام حرکات اور سکنے والوں کے تھے جو عام حالات میں کیا، خاص حالات میں بھی  
 دیکھی جا رہی ہوں گی۔"  
 "اوہ ہاں ادا قبی۔" اسکلر جمیل نے چوک کر کہا... ساتھیوں کو انہوں نے فوراً بھیان میں دکھا تھا...  
 انہوں نے رائکل کی طرف دیکھا۔

"آپ کیا کہتے ہیں۔"  
 "ان ساحب کا خیال بالکل درست ہے۔" اس نے پڑھا۔ انہیں وہاں لکھری لائچ کا احساس ہوا... ایسے میں قارروق کو اپنی  
 انداز میں جواب دیا۔  
 "اور ہاں... یہاں کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ۔"  
 "ذکال ای لی... جو تھی اس نے نارنج روشن کی... انہیں لائچ نظر  
 اس جگہ شاید آلات نصب نہیں ہیں۔"

جمشید نے سنبھال لی... اب وہ سمندر میں تھے۔

"کس سمت میں چلنا ہے۔"

"یہ لاٹھی اس جزیرے کے سوا کہیں نہیں جائے گی... مردابنے ہیں۔"

انہوں نے اپنے شارٹ کر لیں اور بس... یہ اپنار استا خود تجوہ پکڑے گی۔ اس نے کچھ شکھا... ایک درخت کی طرف بڑھ گیا... انہوں کنارے رک گئی... اس وقت دن طلوع ہو رہا تھا... ان کے ہمراں درخت پر اس نے تین بار انگلی سے ٹھک ٹھک کی... فوراً یہ اس طرف سمندر تھا... سمندر کی خوفناک موجودگی میں... پانی کی یہ تھا ایک سیاہ رنگ کا ٹھنڈا ٹھنڈا ایک سیاہ رنگ کا ٹھنڈا ٹھنڈا تھا... اس کو دیا یا تو قصیں... ان کی خوفناک آوازیں تھیں اور وہ تھے... جزیرے پر اباق آواز اپنی:

"ہاں ایک بات ہے۔" ادھر سے آواز سنائی دی۔

انہوں نے دیکھا... اس پر ناریل کے پے شمار درخت تھے... کوئی نظر نہیں کروائی تھا... ختوں پر ناریل لٹک رہے تھے... راکٹ نے انہیں اشارہ کیا... اپنے کلہ جمشید آگے بڑھے اور زیادہ بڑا نہیں تھا... انہوں نے پانچ منٹ کے اندر سارا جزیرے پر لیا...  
لیا...

"ہم مسٹر بامان یا روزی سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"یہ ان کی مردمی پر مختص ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ انہیں ت vad پر۔"

"کیا نام بتاؤں آپ کے۔"

"اپنے کلہ جمشید اور اپنے کلہ جمشید کا نام مرزا ناصرہ۔"

"ایک منت جات۔" دوسری طرف سے کہا گیا... پھر

ناموں پہنچنی... ایک منت بعد آواز اپنی:

"آپ میں سے صرف ایک صاحب بات کر لیں... اس

"جہاں ان لوگوں سے رابط کس طرح کیا جائے گا۔"

"پہلی بات تو یہ کہ جب اس جزیرے پر کوئی اترت نہیں طرف الارم بیجا ہے اور وہ خود ہی دیکھ لیتے ہیں... جزیرے پر ہے... لہذا انہیں ضرورت ہوتی ہے تو خود رابط کر لیتے ہیں۔"

"گویا ہم رابط نہیں کر سکتے۔"

"ہم کر سکتے ہیں۔"

”یاں!“

”لیکن یہ تینوں پارٹیاں تو بہت پہلے یہ کوشش کر کے دیکھ پڑی

۔“ اپنے جمیلے آپ سے بات کر رہا ہوں۔ ” اپنے جمیلے مکارے۔

”میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔“

”کیا!!!“ وہ چلا دیا۔

”ہاں... آپ نے پہلے صرف ان تم کو بلا یا تھا... ہمیں

نام میں شامل نہیں کیا تھا... جب یہ تینوں پارٹیاں سروتوڑ کو ش

کے ناکام ہو گئیں... تب آپ لوگوں نے ہمیں بلا نے کا فیصلہ کیا...“

”کیا واقعی۔“ یامان کے لپجھ میں حیرت تھی۔

”کیا مطلب... آپ کو مجھ کہنا چاہتے ہیں۔“

”کیا واقعی آپ اپنے ملک جانا چاہتے ہیں۔“ اس کے

لئے...“

”آپ... آپ یہ کیسے کہ سکتے ہیں کہ یہ تینوں پارٹیاں پہلے

ہو گئیں۔“ انہوں نے حیران ہو کر کہا۔

”ہمارا خیال تھا... آپ اپنے طور پر ان کیستوں کام

لگائیں گے۔“

”کیا آپ ایسا چاہتے ہیں۔“

”ہاں! کیوں نہیں... آپ ان کا سراغ نہ لیں اور ہم

بات کر لیں... ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوا۔“ ہاں باقی تم پارٹیاں

اپنے طور پر کوشش کر رہی ہیں... ہو سکتا ہے، وہ آپ سے پہلے ملے

گا لیں۔“

”آپ کا مطلب ہے... ہر بگ، سانچا اور برائی وغیرہ۔“

”طرف مشرب امان موجود ہیں۔“

”مشرب امان! میں اپنے جمیلے آپ سے بات کر رہا ہوں۔ ”

”میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔“

”آخر آپ تم سے کیا چاہتے ہیں۔“

”اب کچھ نہیں۔“

”تب آپ ہمیں ہمارے ملک جاتے دیں۔“

”کیا واقعی۔“ یامان کے لپجھ میں حیرت تھی۔

”کیا مطلب... آپ کو مجھ کہنا چاہتے ہیں۔“

”کیا واقعی آپ اپنے ملک جانا چاہتے ہیں۔“

"میرا خیال ہے... موجودہ صورت حال میں ہر بندگ پر

"پتا نہیں آپ کسی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔" اس بات کا لئے کوئی ضرورت نہیں..."

"اوہ بابا! یہ تو ہے..."

"اس کا مطلب ہے... میرا اندازہ سو قیحد درست ہے۔" میں اس وقت جزیرے پر آواز گوئی، وہ آواز غالباً اس جگہ اپنے جشید مکارے۔

"لکھ جیاں اس وقت بامان موجود تھا، اس نے چونکہ کہا: "ایک مت! کوئی ضروری ترین پیغام آیا ہے... پہلے میں وہ

"تب بھرا ب آپ ہم سے یہ کام کیوں نہیں کرانا چاہئے؟"

"ضرور کیوں نہیں... بلکہ بہتر ہو گا کہ ہمیں بھی سادیں۔" کیش تلاش کر لیتے ہیں تو ان کو دیکھے بغیر تو کسی صورت انہیں بھائیں کریں گے۔" "یہ بعد میں دیکھا جائے گا کہ وہ آپ کو سنانے کے قابل ہے بامان ہنسا۔

"یہ اندازہ لگانے میں آپ لوگوں نے کمال کر دیا۔" "آپ کی مرضی۔"

جزیرے پر خاموشی طاری ہو گئی... ان کا رخ دا میں طرف یہ اندازہ کن صاحب کا ہے۔"

"مسٹر ہر بندگ کا۔"

"یہ صاحب ہماری بیکھ میں نہیں آئے... پہلی مرتبہ یہاں

ہمارے سامنے آئے تو تمہیات بدھو اس حتم کے آدمی گھوسیں رہتے... یعنی اس طرح لڑکھراتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے یہ

نے دھکا دیا ہو حالانکہ ان کے ماتھوں میں سے کوئی انہیں دھکا دے سکتا تھا۔ لہذا یہ خود لڑکھراتے تھے... اب پتا نہیں... وہاں تھی یا جسیج لڑکھراتے تھے۔"

"کیا مشکل ہے..."

"یہ کہ وہ آپ کو بتا دیں..."

"نہیں کمال اور حیرت... اور کیا۔"

"پتا نہیں آپ کسی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔" اس بات کا لئے کوئی ضرورت نہیں..."

بر اسامہ بنیا۔

"کوئی پرانگیں... ویسے آپ ایک بات لکھ لیں۔"

نے پر زور انداز میں کہا۔

بے وہ پوری دنیا کا سب سے زیادہ مال دار آدمی بننا چاہتا ہے... اور

"لکھے بغیر کام نہیں چل سکتا..." اس نے جیب کو ٹھوکا۔ باتیں کہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔"

"ہوئے کہا... جیسے کہ رہا ہو، میں تو ہے نہیں... لکھوں کیسے..."

"آپ کی مرضی... لکھے بغیر کام چلا کتے ہیں تو چاہیں۔" "تمن کھرب ڈالر۔"

"اب ہم یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک کہم سراغ نہ لکھیں۔"

"ارے باپ رے... وہ اتنی دولت کا کیا کرے گا۔"

"دنیا کو بتانے کا... میں ہوں دنیا کا سب سے مال دار اور یہیں کے چور کا۔"

"بھی جب کیسہ مل جائیں گی تو چور تو خود بخور جائیں۔"

"کیا آپ کی حکومت کے پاس اس قدر دولت ہے۔"

"فرض کیا آپ سراغ نکالیتے ہیں... تو کیسہ کو دیجیں۔" "نہیں ہے... لیکن ہم جمع کر سکتے ہیں، انتشار جو، بر تائن اور

ہمارے ممالک سے رقم لے کر ہم یہ رقم جمع کر سکتے ہیں۔"

"پہلیں پھر تو جھکڑا ختم... رقم دے دیں... تو یہ لکھ کر دیں

بہت سی کیسہ کو دیکھنا بھی تو آسان کام نہیں... بے تحاشا وقت کیا کیسہ لے لیں۔"

"ہم نے مسٹر روڈی سے بات کی ہے... وہ اس طرح

کہل لینے سے پہلے یہ جا ہتے ہیں کہ اپنے طور پر کیسہ کا سراغ نکایا

گیا۔" "لیجیے صاحبان... میں تھیلے سے باہر آگئی۔"

"میں... کون سی میں۔" فرزانہ چکی۔

"اس سارے معاملے کی میں.... چور نے ہم سے رالہ ادا کئے تھے۔"

"آپ کے ساتھ مصیبت یہ ہے... آپ ان کیسہ کو دیکھے

"لیں! آپ مخورہ کر لیں۔"

پھر جو نبی اُپکڑ جشید ان کی طرف مڑے... زور سے

بغیر نہیں مانیں گے۔"

"اور جس نے وہ چ ائی ہیں... کیا وہ ان کو نہیں دیکھے رکھے۔

گ۔"

☆...☆...☆

"اس کے دیکھ لینے سے شاید کوئی فرق نہیں پڑتا... اس فون پر جس لمحہ میں بات کی ہے... وہ لمحہ کم از کم کسی مشرقی آنے نہیں ہو سکتا... اور مغربی آدمی اگر ان یقین کو دیکھے لے تو کوئی نہیں۔"

"آپ کا مطلب ہے... کوئی مسلمان نہ دیکھے ہے۔" جشید کے لمحہ میں ہلاکا ساجوش تھا۔

"ہاں! سیکن بات ہے۔"

"پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے۔"

"مشرودی... اس سے پہلے آپ سے سووا کرنا ہے۔" ہیں... آپ اپنے ملک کی بھلائی کے لیے ہم سے ایک کروڑ لاکھ لیں... بس یقین کو نہ دیکھیں اور ہمارے حوالے کرو یہ۔"

"پیش کش بری نہیں... میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ پاتا ہوں... آپ ذرا انتظار فرمائیں اور میر پانی کر کے ہماری سنگتی کو شش ن کریں۔"

"اچھی بات ہے۔"

"گویا آپ نہیں نہیں گے۔"

”ہم پچاس کروڑ ڈال لیں گے اور۔“  
”بھری ایک کروڑ کی پیش کش کے جواب میں یک دم پچاس  
اٹھتی بھی چلا گے۔“

”ابھی اس جملے کے بعد ایک عدد اور بھی لگا ہوا ہے... آپ  
ناں کی طرف غور نہیں کیا۔“

”اس کی طرف بعد میں غور کر لیں گے پہلے رقم ملے کر لیں...  
لے کرو بہت ہیں۔“

”آپ یہ بھی دیکھیں... مقابلے میں چور کی پیش کش تین  
ابر ڈال رکی ہے۔“

”اس کے پاس تو کچھیں ہیں۔“

”اگر ہم نے پیش کا سرانجام لکایا... تب وہ ہمارے پاس  
لگی۔“

”خیر... ہم پچاس کروڑ دیں گے۔“  
”نہیں... پچاس کروڑ... اور اس کے ساتھ ایک عدد اور۔“

”اچھا پہلے اور کی بات ہو جائے۔“  
”ہاں! کیوں نہیں... ہم ان میں سے کم از کم ایک کیست  
لے سکیں گے۔“

”کیا کہا... کم از کم ایک کیست۔“ وہ چلا اٹھا۔  
”ہاں! ایک کیست۔“

## مزے کی بات

سب نے انہیں چوکتے صاف دیکھا

”خیر ہے؟“ اسکے پڑا کام ران مرزا نے فوراً کہا۔

”یہ کیسے ملکن ہے کہ وہ ہماری باتیں نہ سنے۔“

”ہاں! وہ باتیں نہیں گے... وہ نہیں روکتے۔“

”لیکن ہم خفیہ مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔“

”تب پھر ہم اشاروں میں بات کر لیتے ہیں۔“

”بالکل صحیح... اشاروں میں مشورہ شروع۔“ اسکے بعد

مکارے۔

راکیل نے جیران ہو کر ان کی طرف دیکھا... اب دہانِ حکم

خاموشی طاری تھی... لیکن ان کے ہاتھ اور جسم کے دوسرے حصے عجیب

و غریب انداز میں حرکت کر رہے تھے... یہ حرکات پورے پدردمن

جاری رہیں... پھر اسکے جمیش نے پکار کر کہا:

”مسٹر بامان... ہم مشورہ کر چکے ہیں۔“

”خوب اچھا کیا ہے ہوا۔“

”نمیں! یہ نہیں ہو سکتا ہے... آپ ایک کیسٹ بھی نہیں بیان نہ کہا:

”مشورہ کر دیں۔“

”کیا کہا! یہ نہیں ہو سکتا... یعنی ہم سرف ایک کیسٹ بھی نہیں بیان نہ کہا۔ ایک بار پھر جزیرے پر خاموشی چھائی... ان کے اشارے دیکھے سکتے۔“

”بہن نے اعلان کیا:

”نمیں... بالکل نہیں۔“ باماں چینا۔

”مشورہ باماں! ہم ایک بار پھر مشورہ کر سکتے ہیں۔“

”یہ جان کر حیرت ہوئی... آخر ان میں ہے کیا۔“

”تب پھر... کیا فیصلہ ہوا۔“

”اگر یہ بتانا ہوتا پھر تو کیسٹسیں ہی دکھائی جا سکتی تھیں۔“

”یہ تو بہت عجیب بات ہو گئی... ہمارا خیال تھا... آپ اس طبقے کو کہتے ہیں، احکام کے وہی اٹھیں گے... نہیں ہیک ہے... ایک کیسٹ دکھاوی جائے گی...“ بات:

”اس کا کیا مطلب؟“ باماں بولا۔

”آپ تو اس پر بھی تیار نہیں ہیں۔“

”ہاں! تکی بات ہے... ہم اس پر تیار نہیں ہیں... بلکہ...“ ”تیجوہ ہی... صفر... یا پہلے والا... ہم کیسٹس دیکھنے کی شرط روڑی تو اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر کہتے ہیں... آپ کو ان کوں کیس پر کام کر دیں گے۔“

”میں سے کسی ایک کیسٹ کا ایک ذرا سا حصہ بھی نہیں دکھایا جا سکتا۔“

”تب پھر موت قبول کرلو۔“

”ہمارے ملک کو کیا جواب دیں گے۔“ اپکنز کا مران مرزا نے پر زور انداز میں کہا۔

”یہ جان کر اور حیرت ہوئی... ان حالات میں نہیں کافی بہانہ۔“

مشورہ کرنا ہو گا۔“ اپکنز جشید بولے۔

”یہ کہ آپ لوگ اپنی غلطی سے سندھر میں ڈوب گے۔“

”کہیں مشورہ کرتے کرتے عمر ن تمام ہو جائے۔“

”کہاں کام شروع ہو رہا ہے... یہ جزویہ نہیں...“

”ہمارا کام شروع ہو رہا ہے... یہ جزویہ نہیں...“

”کیا کہا... یہ جزویہ نہیں۔“

اپکنز جشید نے اسے گھوڑ کر دیکھا... باقی لوگ مسکرانا

"ہاں! یہ جزیرہ نہیں... تاہم اس گو مصنوعی جزیرہ پر ہے گا... گویا جوں ہوں وہ یعنی ہو رہا تھا... پانی اس کے درمیان  
بیٹھا رہا تھا... یہیں۔"

"مصنوعی جزیرہ... ان کے منہ سے نکلا۔"

"ہاں مصنوعی جزیرہ... یا بسمندر کی تھیں بڑے بڑے... "میں... کیا... جلدی کریں... لیکن کس جیچے کی؟"

اب کیا کریں گے۔"

"اپنے رب سے دعا... اسی نے پیدا کیا... وہی اگر... بات کاٹ دے ایں... سے پانی میں نہیں ڈوبیں گے... تاہم ایک ایک دو گا، اور ایک دن پھر زندہ کرے گا... وہ دون قیامت کا دن ہے... اور کے ان میں سوار ہو جائیں گے۔"

دن وہ اپنے بندوں سے حاب لے گا۔"

"یہ سب فرضی باتیں ہیں۔"

"آپ کے نزدیک... ہماز سے نزدیک نہیں۔"

"ہمیں اس سے کیا... ہم تو یقین سے کہتے ہیں... دن بھی اپنے شکاری چاقو کو کام میں لارہے تھے... لیکن اس کی رفتار کے بعد کوئی زندگی نہیں..."

"محلوم ہو جائے گا۔"

"دیکھا جائے گا۔" بامان کی آواز گھونٹی۔

"اپنی بات ہے... آپ اپنا کام کریں... ہم اپنے بیعت رہے... اوہر پانی جیزی سے ان کی طرف ہو رہا تھا... جزیرہ پکارتے ہیں... مالک مد فرمادیم فرمایا... کرم فرمایا۔" انہیں بڑے بارہا تھا... ایسے میں انسلک جمیش نے پکار کر کہا: پر زور انہما ذمیں کہا۔

باتی سب بھی دعا کرنے لگے... اوہر جزیرہ پانی میا۔ "ہاں! اس جزیرے کے پانی میں اترنے لک میں آپ

گا... پانی پہلے جزیرے کے کناروں پر آتا نظر آیا... پھر انہیں اون کی آواز من سکتے ہوں۔"

"تب پھر سن لیں... ہم یہیں ڈوب رہے۔" "تو ہیں... ان کو کھا سکیں گے اور ان کا پانی بھیں گے۔"

"لیکن کب تک۔"

"آپ لوگ ہیں کیا... ان حالات میں میں نے ایک لمحے کے لیے

"بھی کوئی جہاز مل جائے گا۔"

"خوش بھی ہے۔" بامان ہنسا۔

"کیا مطلب؟"

میں ڈالی... بس یہی فرق ہے آپ لوگوں میں اور ہم میں... آپ

"ان اطراف سے کوئی جہاز نہیں گزرتا... یہ علاقہ خوف کا

کام کے بارے میں گمان کرتے ہیں... یہ آپ نے خود کیا ہے۔" شہر ہے... اس طرف آنے والے جہاز ڈوب جاتے ہیں... ہر کام اپنے رب کی مہربانی خیال کرتے ہیں۔"

"میں حیرت زدہ ہوں۔" "کوئی بات نہیں... اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو کوئی جہاز مل

نہیں۔" "آپ کو ہوتا چاہیے، جی بھر کر ہو لیں... ہمیں کوئی مذاہدہ نہیں۔"

"بہت جلد خوش بھی دوڑھا جائے گی۔"

محمود کا چاقو اب اپنے بیشید کے ہاتھ میں تھا... وہ نہ

"کوئی بات نہیں، تم اس ہوا سے کام چلا لیں گے۔" آقا تاب

چمارت سے اس کو درختوں پر چلا رہے تھے۔

"اوہ یہ کس قدر حرے کی بات ہے مسٹر بامان۔" سب لوگ مسکرا دیے...

"کون اسی بات حرے کی ہے۔" اس کے لمحے میں نہیں پانی اب جزیرے کے میان درمیان تک آپلا تھا... جوئی دو

لائے مرکا تک پہنچتا، جزیرہ ڈوب جاتا... اور انہیں ابھی دو تھیں۔

"یہ کہ ان درختوں کے ساتھ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ۔" بھی کی ضرورت تھی... ہر درخت پر دو سے زیادہ آدمی ہیں بیٹھے

کھانے پینے کا سامان بھی باندھ رکھا ہے... ہم سمندر میں ہوں گے۔" تھے... ابھی انہیں اندازہ نہیں تھا کہ ایک درخت دو آدمیوں کو

اور بھوک بیاس کی پر داتک نہیں ہو گی... اس لیے کہ یہ ناریل ہے۔ لاریخ کے گایا نہیں..."

اور پھر تمن چار درخت اور کٹ گئے... اب س لکھ لیا... دن ڈوب رہے تھے... ایسے میں نوح علیہ السلام نے درختوں پر بیٹھے تھے... ان کے دل دھک کر دے ہے تھے... ملے... پائیں اس پیہاڑ کی چوپی پر بھی بیٹھے والا ہے جس پر ان کا بینا کھڑا منظر بیگب تھا... انجوں نے پکار کر کہا... ”

”مجھے حضرت نوح علیہ السلام یاد آ رہے ہیں... حب اللہ... اے رب! یہ میرا بیٹا ہے... اے بچا لے...“

قوم نے اللہ کا انکار کیا اور ان سے کہا... اے نوح علیہ السلام تو... اللہ نے فوراً کہا...“

اپنے رب کا وہ عذاب جس سے تو بھیں ڈرا تا ہے... تو اللہ تعالیٰ... یہ تیرا بینا بھیں ہے... خردوار! جو اس کے لیے درخواست ان سے کہا... آپ ایک کششی تیار کریں... اس میں اپنے ساتھیوں... یقamlوں میں سے ہے... غرق ہو گا۔“

ساتھیوں سوار ہو جائیں اور ہر طرح کے جانوروں کا ایک ایک جو ادا... بینا ڈوب گیا... پانی پیہاڑ کے اوپر سے گزر گیا... صرف وہ کششی میں سوار کر لیں... سو کششی تیار کی گئی... حضرت نوح علیہ السلام بیچ جوان کی کششی پر سوار تھے... وہ کششی جو نبی پیہاڑ پر رکی... پھر اور وہ لوگ جوان پر ایمان لائے تھے... اس کششی میں سوار ہو گئے تھم دیا... اے آسمان حکم جا... اے زمین پائی بی لے... اور تم ان کا بینا ان پر ایمان نہیں لایا تھا... حضرت نوح علیہ السلام لے جو کہ ہو، ہم بھی اللہ کی مہربانی سے درختوں پر تیر رہے ہیں... جزیرہ سے کہا... اے بینے! اللہ پر ایمان لے آیا... اور ہمارے ساتھ اسیں پکا ہے...“

میں سوار ہو جا... اس نے پس کر کہا... جس طوفان کی توبات کیا... دوچوپک اٹھے... ان باتوں کو سننے میں اس حد تک محو ہو چکے کہ وہ آئے والے ہے... اور ہم سب کو غرق کرنے والے ہے...“<sup>۱۷</sup> اور اپنا خیال ہی شدہا...“

کیا بگاڑ سکتا ہے... میں پیہاڑ کی چوپی پر چڑھ جاؤں گا۔“ درخت مڑے سے تیر رہے تھے... انجوں نے اپنے پاؤں

حرب اللہ نے زمین کو حکم دیا... کہ وہ پائی اکل دے... آں اکل لف و پکار کئے تھے... جیسے گدوں پر بیٹھتے ہیں... اس طرح وہ کو حکم دیا کہ پائی بر سائے... زمین نے اپنا پائی اگلا... آسمان سے بھول پر بیٹھے تھے... اگرچہ ان سب کی تائیں پائی میں تھیں اور بر سایا... پائی اوپر اٹھنے لگا... کششی پائی پر تیر نے لگی... پیماں انکار کا دور و درستک پہاڑیں تھا۔

چھٹا چلا گیا... اوہر پائی بدستور اوپر ہو رہا تھا... جن لوگوں... ”لیکن جشید...“ منور علی خان چلا کے۔

"چوں دامن کا تعلق ہے بھی۔" شوکی پڑا۔  
"چوں دامن کا ساتھ ہوتا ہے.... تعلق نہیں۔" اظلاف نے

"تو پہ ہے... تم لوگوں سے۔" خان رحمان نے۔

"جی نہیں... تو یہ اللہ سے۔"

"اوہ باں... واقعی۔" وہ چونگے۔

"ایے میں کوئی جہاز نظر آجائے تو کیا ہی بات ہے۔"

"اللہ نے چاہا... اوہ... وہ وکھو... وہ رہا جہاز۔" منور علی

گے۔" اپکل جشید نے جلدی جلدی کہا۔

"واہ، آج تو ترکیبیں بھی انکل کے ذہن میں آ رہی ہیں۔" ان سب نے اس سمت میں دیکھا... وہ بہت دور ایک جہاز

بے چاری فرزات، رفتہ اور فرحت کا کیا بنے گا۔" سندھ میں روائی دوں تھا۔

"اوہ... جہاز کے عملے کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہو گا۔"

ان لوگوں نے کپڑے ہلانا شروع کر دیے... فاروق نے

"حد ہو گئی... ہے کوئی تک۔" آفتاب نے جل کر کہا۔

"اہے بھائی.. اب کہیں ان درختوں پر لانے نہ گا۔" اب سے لائٹر نکالا اور ایک قبص کو آگ لگا کر اس کا دھواں لہرانا شروع

کر دیا۔ اس طرح آخر کار جہاز کا رخ ان کی طرف ہو گیا... گویا ان

پر فیسردا و نے بوکھلا کر کہا۔

"تی اپھا... آپ کی ہدایت سر آنکھوں پر۔" آصف۔ لوگوں نے دھواں دیکھ لیا تھا۔

رفت رفت جہاز نزدیک ہوتا چلا گیا... وہ بھی باقیوں کی مدد سے

"یہ ہدایت کا سر اور آنکھوں سے کیا تعلق۔" محمود نے جو اس وقت تک جہاز کی طرف چیزوں چلاتے رہے تھے.. آخر جہاز ان کے

ہلک قریب آ گیا... اس کے عرش پر بہت سے لوگ کھڑے تھے... ہو کر کہا۔

"یہ لیکن کہاں سے لے آئے.. ویسے یہ ہے کافی خوفناک۔" آفتاب نے کاپ کر کہا۔  
"پانی کی چھالیں ہیں ایک دوسرے سے مختلف ستون میں اندھا یا۔

لے جائیں گی۔" منور علی خان نے کہا۔

"دنیں لے جائیں گی۔"

"کیا کہا... نہیں لے جائیں گی۔"

"باں! نہیں لے جائیں گی... اپنی رسی نکالیں... سبا

ری کو پکڑ لیتے ہیں... اس طرح ہم ایک دوسرے سے پھر نہیں ملیں مان چلائے۔"

"اوہ... آج تو ترکیبیں بھی انکل کے ذہن میں آ رہی ہیں۔" سندھ میں روائی دوں تھا۔

"وہی بنے گا جو خدا کو منظور ہو گا۔" فاروق مکرایا۔

"حد ہو گئی... ہے کوئی تک۔" آفتاب نے جل کر کہا۔

"اہے بھائی.. اب کہیں ان درختوں پر لانے نہ گا۔" اب سے لائٹر نکالا اور ایک قبص کو آگ لگا کر اس کا دھواں لہرانا شروع

کر دیا۔ اس طرح آخر کار جہاز کا رخ ان کی طرف ہو گیا... گویا ان

پر فیسردا و نے بوکھلا کر کہا۔

"تی اپھا... آپ کی ہدایت سر آنکھوں پر۔" آصف۔ لوگوں نے دھواں دیکھ لیا تھا۔

رفت رفت جہاز نزدیک ہوتا چلا گیا... وہ بھی باقیوں کی مدد سے

ہلک قریب آ گیا... اس کے عرش پر بہت سے لوگ کھڑے تھے... ہو کر کہا۔

"میک ہے... آپ ہمیں ہوتے پر آنے کی اجازت دیں۔"  
لیکن ہم اپنی کہانی سامنے گے..... پھر آپ ہمیں قیدی بنائیں گا...  
ایسے یہ جہاز جا کہاں رہا ہے۔"

"کہانی منے سے پہلے آپ کی کسی بات کا جواب نہیں دیا

ہے۔"

"میری... اپنے جیسے یوں۔"

"ہم انکو ڈال رہے ہیں، اس کے بعد یہی لٹکائیں گے...  
آپ اپنا سکیں گے۔"

"ایک بار پھر میری... اپنے جیسے مکارے۔"

آخر وہ جہاز پر پہنچ گئے... ان درختوں کو چھوڑتے ہوئے بھی  
لگی دلکشی ہوا... ان کا اور ان کا خوب ساتھ رہا تھا۔

"پہلے کہانی... اگر ہم آپ لوگوں کو قیدی بنانے کی تسلیم

وکی... تو ہم آپ سب کو سندھ میں دھکا دے دیں گے۔"

"تم لوگوں کے بڑے گوئے ہیں کیا۔" جہاز پر سے من کر

"گویا ہمارا اندمازہ درست نہیں ہو گا۔"

لیکن جواب تک ان سے بات کرنا رہا تھا... آپ بھی یہ جملہ اس نے کہا

"جب ضرورت ہو گی، بڑے بھی بات کریں گے..."

"کون سا اندمازہ۔"

ان کی آنکھوں میں حرمت ہی حرمت تھی... آخراً یک آواز اپنی:  
"یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں... گئے ہوئے درختوں پر انسان۔"  
"بلکہ آپ یہ کہیں... تیرتے درختوں پر انسان۔" فاروق کو آواز اپنی:

"لیکن اتنے درخت آپ لوگوں کو سندھ میں کہاں سے مل گئے۔"

"آپ نے یہ کیوں نہیں پوچھا... ان درختوں کو اتنے بہت سے انسان کہاں سے مل گئے۔" آفتاب پکارا۔

"اوہ ہاں... واقعی... یہ سارا معاملہ یہ بیجی ہے... لیکن

ہمیں افسوس ہے... ہم آپ کو جہاز پر سوار نہیں کر سکتے... ہاں اس کی ایک صورت ضرور ہے۔"

"پہلے آپ صورت بتاؤں... صورت کے بغیر بات بعد میں کر لیں گے۔" محسن نے کہا۔

"تم لوگوں کے بڑے گوئے ہیں کیا۔" جہاز پر سے من کر

گیا۔

"جب ضرورت ہو گی، بڑے بھی بات کریں گے..."

"ہاں تو اس کی صورت یہ ہے... آپ جہاز پر قید یوں کی

بیشیت سے سفر کر سکتے ہیں... اس سے بھی پہلے ہم آپ کی کہانی میں

گئے۔"

"یہ کہ تم لوگ مسلمان ہو۔ اس کے لئے میں نفرت ہوں۔ ملکیں اتا رکن فروخت نہیں کر سکتے۔"

تحتی۔  
"کیا مطلب؟"

"اللہ کا شکر ہے... ہم مسلمان ہیں۔"

"جب پھر آپ بھی ان لیس... تم مسلمانوں کو اپنے ہونے لیں فروخت کرویں۔"

نہیں لے جاسکتے۔"

"انسانوں کی منڈیاں اس پر نہیں لکھتیں... ایسی منڈی بیگال

"قیدی بنا کر بھی نہیں لے جاسکتے۔ اسکے زکار مراں مرزاں نیز ضرور لگتی ہے... اور اس منڈی میں سرف اور صرف مسلمانوں کو

پوچھا۔"

"ہاں! لیکن تم لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے... ہم قیدیوں کا ہیں۔"

"کیا... نہیں۔"

کرتے ہیں... انسانوں کی منڈی میں پیچ دیتے ہیں۔"

"میکی بات ہے... لہذا جتنے پیسے ہمیں اپنے ملک میں آپ

انسانوں کی منڈی۔" ان کے مند سے لکھا۔

"ہمیں کے... کسی اور جگہ نہیں مل سکتے۔"

"ہاں! انسانوں کی منڈی، جن لوگوں کو غلاموں کی خودرت ادا کے... آپ ہمیں وہیں لے چھیں... لیکن اگر آپ کو

بھوتی ہے... وہہاں جا کر اپنے لیے غلام فریب لا تے ہیں... ہم آپ، ان سے زیادہ قیمت حرم دے دیں۔"

دہماں فروخت کروں گے۔"

"آپ لوگ... اپنی قیمت خودا دا کریں گے۔"

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں... لیکن آپ ہمیں کون سے ملک

میں لے جائے ہیں۔"

"یہ جہاڑہ بیگال جا رہا ہے.. اور ہم بیگال سے زدیک ہیں۔" بیگر ہے تھے... ہم دیکھ رہے ہیں... آپ کے پاس کوئی سامان بھی

نہیں ہے... ہاں ایک کے کندھے سے ایک بیک ضرور نلک رہا ہے..."

"ہاں! ہمارا جہاڑہ مالے کراٹش رچ سے آ رہا ہے۔"

"خوب آپ ہمیں فروخت کرنا چاہتے ہیں... کیا رات

"اس بیک میں تو خیر ہمیں سے زیادہ قیمتی چیزیں ہیں..."

فخدا خاکیں گے۔"

"میں سے ہر ایک کے بدے ایک بیرا ہم سے لے لیں۔ ہم میں دھکائیں دینے... ذرا مهدی تکریں۔"

"ایسے نہیں... جب آپ کسی بندرگاہ پر اتاریں گے... اس وقت ہم آپ کو ہیرے دیں گے۔"

"پہلا سوال تو یہی ہے... ہیرے میں کہاں۔"  
"ہمارے پاس اور کہاں۔"

"چھات پھرنسیں... تم لوگ اگر قیدی ہیں کہ بیگان جانا پسند رہتے ہو تو ہم تمہیں لے جائتے ہیں اور اگر یہ منظور نہیں تو اپس سمندر کے۔" اسپلے جمیشہ سرداور خشک لجھے میں بولے۔  
"کیا مطلب؟" وہ سب چونک اٹھے... اس لیے کہ میں چھلانگیں لگا دو... اور پھر ان درختوں پر چڑھ جاؤ... رہی یہ بات کا پ آپ لوگوں کو درخت کہاں سے ٹھیس گے... یہیں کہیں دائرے بھی میں کوئی بات تھی... جوان سب نے محبوس کی تھی۔  
"میں نے کہا ہے... اگر آپ بد عہدی کریں گے تو ہم میں بھر ہے ہوں گے... مل جائیں گے۔"

"یار خان رحمان۔" اسپلے جمیشہ نے بر اسامہ نتایا۔  
کو دیکھ لیں گے۔"

"لیکن کیسے دیکھ لیں گے۔" کپتان ہنسا۔  
"یہ وقت بتائے گا۔"

"اچھی بات ہے... ہم وقت سے پوچھ لیں گے..."  
"اب تھارافیصل نہیں، آپ نہیں بیگان سے پہلے کسی پر اتار دیں۔ ایک ایک بیرافی کس لے لیں... یا بھر بیگان لے۔"

"یار انہیں ایک عدد ہیرا دکھادو۔"  
"پہلے کیوں نہیں کہا... میں تو انہیں دکھاد جاؤں ہیرے۔"

"یوں اگر آپ کو ہیروں کی ضرورت ہے تو وہ ہم آپ کو دے سکتے ہیں۔ فخدا خاکیں گے۔"

"آپ کچھ ہے نہیں... چلے ہیں نہیں دھملیاں دینے... ذرا مهدی تکریں۔"

"بد عہدی نہ کریں، کیا مطلب؟" کپتان نے پوچک کر کے  
"جو معاہدہ کریں، اس پر کار بندر ہیں۔"

"اگر ہم اسات کریں تو آپ لوگ ہمارا کیا بگاڑ لیں۔  
اب آپ اس جہاز پر قیدی ہیں۔" ہو ہنسا۔

"اگر آپ نے وعدہ کی خلاف ورزی کی تو آپ دیکھو یہیں کے۔"

"کیا مطلب؟" وہ سب چونک اٹھے... اس لیے کہ میں کوئی بات تھی... جوان سب نے محبوس کی تھی۔  
"میں نے کہا ہے... اگر آپ بد عہدی کریں گے تو ہم اسامہ نتایا۔

"لیکن کیسے دیکھ لیں گے۔" کپتان ہنسا۔  
بلکہ یہ کہو، ہاں! جمیشہ کیا بات ہے۔"

"ہاں جمیشہ کیا بات ہے؟"  
"یار انہیں ایک عدد ہیرا دکھادو۔"

"پہلے کیوں نہیں کہا... میں تو انہیں دکھاد جاؤں ہیرے۔"

اور نہیں فروخت کر دیں... لیکن نہیں کسی بندرگاہ پر اتار کر آپ

"ند... صرف ایک... ورنہ یقیناً جو جائیں گے چونسے"  
 "جیسے تمہاری مرضی۔" انہوں نے کہا اور اپنی جب سے  
 ہیرے کی انگوٹھی نکال کر کپتان کی طرف بڑھا دی۔  
 "آپ لوگ کیا سمجھتے ہیں... ہمیں ہیروں کی پیچان نہ  
 ہے... پیچان ہے... اور پھر اس وقت تو جہاز پر ایک بہت بڑے جو ہرل  
 بھی موجود ہیں... وہ تو ہیرے کو دوڑ سے دیکھ کر بتاتے ہیں... یہ  
 لفڑو پر قابو پالیا۔  
 کتنے پانی میں ہے۔"

"ضرور اکوں نہیں... یہ نہیں۔"

اس نے انگوٹھی لے لی... اور غور سے اس کو دیکھا... اچانک  
 الائے ہیرے پر انہوں نے حیرت کی ہلکی چکتی دیکھی... پھر فوراً اس  
 کتنے پانی میں ہے۔"

"کوں... کیا رہا۔" کپتان بولا۔

"ہے تو یہ اہمی... لیکن اتنا قیمتی نہیں۔"

"کیا کہا۔" خان رحمان دھماڑے۔

"میں نے تھیک کہا ہے... یہ ہیرا تو ضرور ہے... لیکن اتنا

ٹانکیں... کیا ایسے آپ بکے پاس اور ہیرے ہیں۔"

"ہاں بالکل ہیں۔"

"ذردا دکھا نہیں۔"

"پہلے اس کے بارے میں تو فیصلہ کریں۔"

اچانک ایک چیخ کی آواز اپنی...

"آپ کا جملہ پسند آیا... وہ! ہیرا کتنے پانی میں ہے۔"  
 "ویسے تو میں خود ہیروں کی پیچان رکھتا ہوں... اس یہ کہ  
 ہیروں کا بہت بڑا شوقیں ہوں اور ہیرے پاس کم از کم گیارہ ہیرے  
 ضرور ہوں گے۔"

"ان گیارہ کے گیارہ سے زیادہ قیمتی یہ ہیرا ہے... یعنی ان  
 گیارہ ہیروں کی قیمت ایک طرف... اس ایک کی طرف۔"  
 "یہ ہو گئی... یہ کیسے ممکن ہے۔"

"آپ پہلے اس کو دیکھ لیں...، انہوں نے منہ بٹایا۔  
 اب اس نے انگوٹھی میں جلاے ہیرے کو دیکھا... چند لے  
 سکے وہ اس کو قفل کیا نہ ہے دیکھتا رہا... پھر بولا:

"اس میں شک نہیں... کہ یہ ہیرا اصلی ہے... پھر بھی مگر  
 اپنے جو ہری دوست کو ضرور دکھانا پسند کروں گا۔"



باز بیٹھ کر سکے گا... کہیں خود ورنی ضرور کرتا پھرے گا۔"

"کیا وہ آپ کے عملے میں شامل ہے۔" منور علی خان نے

چاہا۔

## خبردار

"ماں! صفائی کے عملے میں شامل ہے۔"

"تم اس سے ملتا چاہتے ہیں۔" وہ بولے۔

انہوں نے پوچک کر اور ادھر ویکھا، لیکن کچھ اکواز "یہ کیا بات ہوئی۔" کیتان نے مت ہنایا۔

"میں نے کہا ہے، تم اس سے ملتا چاہتے ہیں۔" وہ چلا گئے۔

"یہ کس کی وجہ تھی؟" منور علی خان نے بوکھلا کر کہا۔

"جہاز کا کیتان میں ہوں... آپ نہیں... اور یہ پھر آپ تو

"کیوں؟ آپ کو کیا ہوا... بہت کھبراے ہوئے نظر آئیں جہاز کے سفر بھی نہیں ہیں، آپ نے تو خود جہاز پر پناہ دی ہے... ہیں۔" کیتان نے مت ہنایا۔

"میں نے پوچھا ہے: جیچ کس کی تھی۔" منور علی خان غریب ہوا۔

"یہ فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا... پہلے آپ نہیں اس قیدی

ان کی غراہت نے خود ان کے ساتھیوں کو دہشت میں جا کر لے گا... منور علی خان نے بلند آواز میں کہا۔

ویا، اس قدر خوفناک غراہت ان کے مند سے نکلتے انہوں نے بھی ان کے ساتھیوں کی حیرت برداشتی جاری تھی... ایسے میں جیچ کی تھی۔

"ایک قیدی کی جیچ تھی... وہ ہمارے جہاز کا مجرم ہے۔ لیکن انہوں میں خوف چھا گیا..."

اس نے جہاز پر ایک سافر کے کیben میں چوری کی تھی... لہذا ہے۔ "اپ مالک؟ اس وقت میں دھیان نہ دے سکا تھا... میں

جہازوں کے قانون کے مطابق قید کر دیا گیا ہے... جب جہاز بدل لے، اس کی طرف پوری طرح متوجہ تھا۔" انہوں نے سرسراتے

بند رگاہ پر انگر انداز ہو گا... تب اسے قانون کے حوالے کر دیا گا۔ مارٹن کہا۔

گا... عدالت اسے جوہراوے، اسے کاٹا ہو گی... اس کے بعد... "کیا مطلب... یہ جیچ کس کی ہے۔" انپکٹر جمشید نے حیران

"ہاں تو آپ بھیں قیدی سے ملوار ہے ہیں یا نہیں۔"

"نہیں! آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔"

"تعلق ہے... اسی لیے تو کہدے ہے ہیں۔"

"بھلا یہ کیسے ممکن ہے..."

"کیوں... ممکن کیوں نہیں ہے۔"

"اے تو ہم نے آن سے چورہ دن پہلے گرفتار کیا تھا۔"

"پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔"

"اور پھر وہ ہمارے جہاز پر نہ جانے کب سے ملازم ہے..."

آپ کا اس سے تعلق کیسے ہو سکتا ہے۔"

ہو کر کچا۔

"تم بھی نہیں جان سکے... کمال ہے... حیرت ہے... لیکن اس میں تمہارا بھی کیا تصور... شاید ہم نے ایک مدت سے لگنیں دیکھا اور ان کی آواز نی۔"

"یہم کیا پاتھیں کرنے لگے... یہاں تمام ہر گھنٹوں انہوں میں کر دے... ورنہ میں تم لوگوں کو سندھر میں پہنچوادوں گا۔"

"مجھے افسوس ہے۔" اس پکڑ کا ہمراں مرزا نے پر سکون آئیں کہا۔

"کس بات پر افسوس ہے۔"

"اس بات پر کہ ہم اردو میں بات کرنے لگ گئے تھے ان سے بھی تعلق ہابت ہو جائے گا... آپ فکر نہ کریں اور دیر نہ اب تمام بات انگلیزی میں ہوگی... اور انگلیزی میں پہلی بات یہ ہے کہ آپ بھیں اس قیدی سے ملوادیں... اسی میں آپ کی بھالی ہے۔"

"سوری ایسی یہ مطالبہ نہیں مان سکتا... جہاز پر بھرنا کے لئے آپ کے پاس اور بیہرے ہیں تو ہم آپ کو بیگانے کے لئے جاسکتے ہیں... ورنہ آپ لوگوں کو نہیں سندھر میں اترنا ہوگا۔"

"لیپٹن مور۔"

"ہمارے منہ سے تو مور لٹک گا۔" فاروق نے مت بلایا۔

"ایک منٹ فاروق... میں اس وقت صدر بہت سمجھیں ہوں گی۔"

"بھم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ آپ اتنا خست قیصلہ نہیں منور ملی خان بے تاباہ بولے۔"

"صحیح ہاں! یہ تو خرہم محسوس کر چکے ہیں۔" فاروق نے مسکرا کر

گھوٹے بر اسامہ بنیا۔

"اپکر جمیش... میرا خیال ہے... سمجھی سیدھی اٹھیوں۔" خبردار اگر حرکت کرو گے تو ان کی بڑی نوٹ جائے گی۔

نہیں لگے گا۔" منور علی خان نے کہا۔

"آپ نے پھر اردو میں بات کی۔"

"اوہ... سوری... بھول گیا... لیکن میں نے جو بات اس سمت میں بھی تھا میری گردن کی بڑی نوٹ کر رہے گی... پہلے اس

ساتھی سے کہی ہے... مجھے اس کی انگریزی نہیں آتی... دراصل وہ ایسا دیکھ لیں۔"

ضرب المثل ہے... با پھر شاید چاہو رہے ہے... مجھے آج تک ضرب المثل "بے... بے... بے" کیا۔" جہاز پر موجود پولیس دا لے پوکھلا کر

چاہو رہے کا فرق معلوم نہیں ہوا کہ... اس لیے معافی چاہتا ہوں۔" اس لیے

علی خان نے بعدی جلدی کہا۔ اب ان کا لہر خوش گوار ہو چکا تھا۔" خبردار... تم میں سے کوئی حرکت نہ کرے... پہلے مجھے

"اس میں تھک نہیں۔" اپکر جمیش مکارے۔

"کس میں تھک نہیں۔" پکستان نے کہا۔

سب لوگ ساکت رہ گئے... ایک ٹمڈا میں یہ کیا ہو گیا تھا، ان

لگھیں نہیں آ رہا تھا... آخر پکستان نے کہا:

"جو نیمہ سے ساتھی نے کہا ہے۔"

"تم لوگ پچھوچیب سے ہو۔"

"صرف عجیب نہیں... بہت زیادہ عجیب کہہ لیں... شیخ نے جنم کو ذرا بھی حرکت ہوئی... تو میری گردن کی بڑی واقعی نوٹ

طرح آپ کا لزارہ ہو چکا ہے۔" آفتاب بول اٹھا۔

"وہ وہ بھی... آپ کو ایک اور عجیب یعنی دکھاتا ہوں۔ علی گرادریں... اور جو سی نہیں، وہ گریں۔"

انپکر جمیش نے پکستان مور کے یونچے کی طرف اشارہ کیا۔

پھر جونگی اس نے یونچے دیکھا... اپکر جمیش بھی کی ہی تھی۔

"لیکن یہ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے... اس لیے کہ جہاز اب

سے حرکت میں آئے اور دوسرا سے علی ہے اس کی گردان ان کے شیخوں کی سمندری حدود میں داخل ہونے والا ہے... جونگی میاں واپس

میں نہیں... ساتھی وہ سردا آواز میں کہہ رہے تھے:

"کوئی... بیگال کے فوجی جہاز کو گھیرے میں لے لیں گے۔"

"اپکر جمیش... میرا خیال ہے... سمجھی سیدھی اٹھیوں۔" خبردار اگر حرکت کرو گے تو ان کی بڑی نوٹ جائے گی۔

نہیں لگے گا۔" منور علی خان نے کہا۔

"آپ نے پھر اردو میں بات کی۔"

"اوہ... سوری... بھول گیا... لیکن میں نے جو بات اس سمت میں بھی تھا میری گردن کی بڑی نوٹ کر رہے گی... پہلے اس

ساتھی سے کہی ہے... مجھے اس کی انگریزی نہیں آتی... دراصل وہ ایسا دیکھ لیں۔"

ضرب المثل ہے... با پھر شاید چاہو رہے ہے... مجھے آج تک ضرب المثل "بے... بے... بے" کیا۔" جہاز پر موجود پولیس دا لے پوکھلا کر

چاہو رہے کا فرق معلوم نہیں ہوا کہ... اس لیے معافی چاہتا ہوں۔" اس لیے

علی خان نے بعدی جلدی کہا۔ اب ان کا لہر خوش گوار ہو چکا تھا۔" خبردار... تم میں سے کوئی حرکت نہ کرے... پہلے مجھے

"اس میں تھک نہیں۔" اپکر جمیش مکارے۔

"کس میں تھک نہیں۔" پکستان نے کہا۔

سب لوگ ساکت رہ گئے... ایک ٹمڈا میں یہ کیا ہو گیا تھا، ان

لگھیں نہیں آ رہا تھا... آخر پکستان نے کہا:

"جو نیمہ سے ساتھی نے کہا ہے۔"

"تم لوگ پچھوچیب سے ہو۔"

"صرف عجیب نہیں... بہت زیادہ عجیب کہہ لیں... شیخ نے جنم کو ذرا بھی حرکت ہوئی... تو میری گردن کی بڑی واقعی نوٹ

طرح آپ کا لزارہ ہو چکا ہے۔" آفتاب بول اٹھا۔

"وہ وہ بھی... آپ کو ایک اور عجیب یعنی دکھاتا ہوں۔ علی گرادریں... اور جو سی نہیں، وہ گریں۔"

انپکر جمیش نے پکستان مور کے یونچے کی طرف اشارہ کیا۔

پھر جونگی اس نے یونچے دیکھا... اپکر جمیش بھی کی ہی تھی۔

"لیکن یہ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے... اس لیے کہ جہاز اب

سے حرکت میں آئے اور دوسرا سے علی ہے اس کی گردان ان کے شیخوں کی سمندری حدود میں داخل ہونے والا ہے... جونگی میاں واپس

میں نہیں... ساتھی وہ سردا آواز میں کہہ رہے تھے:

"لے چھا ہوں... چلیے۔" اس نے گمراہ کر کیا۔  
"کیا مطلب... اتنی دیر تک... یعنی مسلسل کئی دن تک۔"  
لکھاں تین اور پوزیشنیں سنبھالے رہیں۔

"اوکے۔" انپکٹر کامران مرزا نے کہا۔  
اپکل جشید کپتان کو اس سمت میں لے چلے جس سمت میں اس  
بائز روکی تھا... آدھ گھنٹے بعد وہ ایک خست حال ٹھنڈ کو ساتھ لائے،  
"کیا ہوا۔"  
"لیکن آپ مجھے مسلسل کئی دن تک کیے پکڑے رہے ہیں؟" انپکٹر تھیں آصف چلا اخفا:  
"ایا جان! اف مالک! آپ ہیں۔"

"یہ ہمارا کام ہے... آپ کو نہیں بتاسکتے کہ کس طرح کیں۔" "ہاں! میرے دوست یوسف۔" انپکٹر کامران مرزا دکھ کے۔

"میں حیران ہوں... آپ سب بیہاں کیے یقین کے۔"  
راکفلیں گرتی چلی گئیں...  
"الله تعالیٰ نے پہنچا دیا... ورنہ ہم کہاں پہنچ سکتے تھے  
اوپر سے ایک عذر انقلی نیچے نہیں آئی۔" محمود بولا۔

"میں نے تجارتی سامان اس جہاز پر لے دیا تھا... راستے میں  
مستول پر بیٹھے ہوئے مجاہد نے بھی راکفلی گراوی... واللہ بزرگاہ پر سامان لے کر اترنا تھا... اس ملک میں اس مال کی بہت  
وقت تک راکفلیں سمیٹ چکے تھے... عان رحمان حفاظت کے لئے اسے... بھی میرا کام ہے... بس تجارتی سفر پر رہتا ہوں... نہ  
راکفلوں کے ڈھیر پر کھڑے ہو گئے...  
"مشتری کپتان... آپ ہمیں اس قیدی تک لے کر پہلے رہا۔ اماں کیا گیا فلاں مسافر کی قسمی چیزیں غائب ہیں... لہذا سب کی  
ہیں یا نہیں۔"

"اس وقت بھی آپ کی گرون میرے ہاتھ میں ہو گی۔"  
"کیا مطلب... اتنی دیر تک... یعنی مسلسل کئی دن تک۔"

کاپ گیا۔

"ہاں! اگر تم نے ہدایات پر عمل نہ کیا تو اسی ہو گا۔"

"من جیں... نہیں۔" وہ چیخا۔

"کیا ہوا۔"

"لیکن آپ مجھے مسلسل کئی دن تک کیے پکڑے رہے ہیں؟" انپکٹر تھیں آصف چلا اخفا:

ہیں۔

ٹکاہر۔ بس ان لوگوں نے مجھے پکڑ لیا... اور قید کر دیا... آج سے...  
” یہ کیسے ممکن ہے۔“  
” آپ کو اس بندگاہ پر اترنا تھا... گویا یہ لوگ وہاں تھے۔“  
آکے یاں... اور یہ میرے سامان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔“

” لیکن آپ تھیں کیوں رہے تھے۔“  
” یہ مجھ پر بہت قلم کرتے رہے ہیں... مجھ سے پوچھتے تھے کہ ادا میں کہا۔  
میں نے اپنی دولت کیاں بیع کر کر کی ہے .. کون سے بیک ملنا۔ آخر جہاز رک گیا...  
میں تائیں رہا تھا... بس یہ قلم کر رہے تھے۔“  
” آپ پر کیسے جانے والے ہر قلم کا حساب لیا جائے گا، اور تھری ہی ہی... پسے عملے کے سب لوگوں کو پابند ہو دیا جائے۔“ اسپکٹر  
اسپکٹر کا مرزا سر آواز میں بولے۔

” جہاز کو یہیں لٹک اندماز کر دیا جائے ... فی الحال ہم یہیں ” کیا مطلب؟“ کپتان اور اس کے ساتھی چاہئے۔  
ٹھہریں گے۔“

” اس طرح ہم لیک ہو جائیں گے اور بیگال کی لاٹپیں ہیں...“ کپتان اور اس کے ساتھی چاہئے۔  
” یہ آپ کیا کر رہے ہیں، کیا انساف ہے۔“  
ٹلاش میں لکل کھڑی ہوں گی۔“ کپتان نے فوراً کہا۔

” یہی انساف ہے... آپ پر باقاعدہ مقدمہ مطے گا... اگر  
بھٹخان پر پھری کا مقدمہ درست ثابت ہو تو آپ سب کو رہا کر دیا  
ہے گا... اور اس جہاز کو بیگال کی طرف روان کر دیا جائے گا اور  
کم از کم تین دن لکھیں گے۔“

” تم غلرنگ کرو... ہم کر لیں گے... یہ تمارا کام ہے... آپ قدر ہمتو تاثر ہو اسے آپ کو سزا دی جائے گی۔“  
کائنیں۔“ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔  
” آپ کو یہ عدالت لگانے کا اختیار کیس نے دیا۔“ کپتان  
سی کر لیں گے۔“

” یہ اختیار ہم نے خود ہی اپنے آپ سے لیا ہے۔“

” یہی کہ بیگال سے لاٹپیں اس جہاز تک نہ آسکیں۔“

"یہ کیا بات ہوئی۔" وہ جھٹا اٹھا۔

"جے بالکل ایسی ہی بات ہو گئی... جیسے آپ نے کی تھی۔"

سوال یہ ہے کہ اگر یوسف خان نے چوری کی تھی اور آپ نے انکر لیا تو میں تو خوف زدہ نہیں ہوں۔" اس نے جہاز کے قانون کے مطابق گرفتار کر لیا تھا تو ان پر قلم ڈھانے کی وجہ نہ کر کبا۔

ضرورت تھی... یہ بات ذرا بھی سمجھاویں۔" لیکن وہ سب ساف دیکھ رہے تھے کہ وہ خوف زدہ ہے... " کپتان لگا اور ہر اورہد بھیجتے... اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب کر رہا گئے... آخر مارگن آگئے آگیا... "ہاں! اب بتائیں... آپ کے کمرے سے کیا کیا جن چوری

جواب نہیں تھا... " جواب نہیں تھا... اس سے کیا کیا جن چوری

"آپ کو ان پر قلم ڈھانے کا کوئی اختیار نہیں تھا... کم زدہ تھا۔"

یہ بات تاثب ہو گئی کہ آپ نے اپنے قانون سے بھی تباہ کیا... میں کچھ نقدی اور میری ایک چینی گھری، سونے کی ایک الی.. جس میں یہ اجزا ہوا تھا... بس۔" بات ہے تا۔"

اس نے کوئی جواب نہ دیا... پھر ان سب کو باندھ لیا گیا۔ "چھڑا آپ نے یہ جگہ میں عاب پا کر کیا کیا۔"

"اب بتایا جائے... کس مسافر کے کمرے میں چوری ہوئی؟" "جہاز کے قانون کے مطابق میں نے کپتان صاحب سے

تھی۔" "اب بتایا جائے... انہیں بتایا۔"

"مشرمار گن... آگے آئیں... اور انہیں بتائیں۔"

"انہوں نے فوراً کہا... جو شہر ہو... یہ چوری فلاں مسافرنے میں... میں... میں۔" ایک آدمی بکلا تا نظر آیا۔

"ہاں! آپ... آگے آئیں... ان سے ڈر نے کی تھیں... ان کا اشارہ مشریع یوسف خان کی طرف تھا... یہ مجھے اور

نہیں۔" کپتان نے بلند آواز میں کہا۔

"اپنے جہیدے اب اس کی گروں چھوڑ دی تھی... اب اس کا اشارہ اور بتایا کہ ان کے کمرے کی عاشی میں جائے گی... انہوں نے

بھی رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔

نہیں تھی جرم کیا ہے... میں تو سید حاصل اسا تاجر ہوں... پھر

ٹلاشی لی گئی .. اور میری چیز کی ان کے کمرے سے برداشت ہوئیں ... میری چینیں من کریے خوش ہوتے تھے .."

انہوں نے مسٹر یوسف خان کو باندھ لیا اور لے گئے ... یہ چلتے "مسٹر پکستان آپ کو وجہ تانا ہو گی۔"

"میں نے اپنے ساتھیوں کو ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔"

"خوب! مسٹر پکستان ... آپ نے چھوٹے ہی یہ کس طریقے میں پوچھا... یہ کون چیز رہا ہے۔"

"لیکن چینوں کی آوازیں تو آپ تک آتی تھیں ... آپ کہہ دیا کہ یہ کام ضرور ان کا ہے۔"

"یہ مجھے شروع سے مشکوک درکمال دیتے تھے۔"

"تب تو آپ کو جہاز کی روائی سے پہلے ہی اپنی اطمینان کر لیں گے ... سچ اگل دنیں ... اور ذرا چاہیے تھا ... کہ آپ نے اس بذرگا و پری کام ہی کام کیا ... جہاں سے یہ چشمیں ... تھارے پاس وقت فرما کر ہے ... اور ہر سے جہاز کی ٹلاش میں پلا ہے۔"

"عنہ نہیں ... بس یہ مجھے مشکوک لگے تھے ... جب پوری تھیں پہنچنے کے لئے سکتا۔"

اردات ہوئی ... تب میراٹک پختہ ہو گیا۔"

"اور ظلم کیوں کیا تھا ان پر ..."

"کیا مطلب ... مارا بیٹھا یہ کرتے تھے اور وہ آپ بتائیں گے ..."

"آقا آپ اس سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے۔"

"آقا بول اٹھا۔"

"اس سوال کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے، اس لیے" "ہاں! با اکٹل ... میں تاؤں گا ... جب صرف یہ ہے کہ یہ فاروق نے فوراً کہا۔

ملان ہیں اور یہ جہاز نہ ہو یوں کا ہے ... یہودی مسلمانوں سے شدید

"یوسف خان آپ بتائیں ... یہ آپ سے کوئی مطالہ قائم نہ کرتے ہیں۔"

کرتے تھے۔"

"اوہ آپ ... کیا آپ افراد نہیں کرتے۔"

"ہم بھی کرتے ہیں ... بس یہ ظالم ہے ... لیکن بلا جد و ظلم نہیں ذھانتے ..."

نا حق خون بھاتے ہیں، نہ کسی بے گناہ کو پورا ثابت کر کے اس کا۔ ”مسٹر! آپ آگے آئیں۔“ اسپکٹر کامران مرزا نے اس فسوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔“ اسپکٹر کامران مرزا۔“ وہ کامیوں میں سے ایک کو اشارہ کیا۔“ جی... میں... میں... میں۔“ وہ ہکایا۔ اندراز میں کہا۔

”باق! آپ۔“

”آپ کا مطلب ہے... ہم نے زبردستی انہیں پورا ثابت، صرف اس وجہ سے کہ یہ مسلمان ہیں۔“ وہ لڑکا تے قدموں سے آگے بڑھا۔ پکتان کے پھرے ”باق! اپرے جہاڑ پر بیکی مسلمان ہیں... آپ میں اور حضرت نظر آئی۔“ تو پکتان نے مسٹر مارگن کے کمرے میں چوری آپ کے مسلمان نظر نہیں آیا۔

پکتان ایک بار پھر اجواب ہو گیا۔

”اب بھی تجھ اگلتے ہیں یا میں تھی پچھے تباہوں۔“

”آپ پنج بتائیں گے... ہجڑا کیا۔“

”مسٹر مارگن کے کمرے سے سامان خود آپ نے پورا۔“ لیکن اس پوری کارروائی کے دوران... حیرت اور خوف تھا... یہ آپ کا منصوب تھا... اور آپ نے وہ سامان یوسف خاں کرے میں رکھ دیا... اس طرح آپ نے فوراً کہ دیا کہ چورا۔“ آپ کے پھرے پر نظر آتا رہا ہے۔“ یا آپ کا خیال ہے۔“ ہے میں... بھی ہوا ہے تا۔“

”نن نہیں...“ وہ چینچا۔

”آپ کے نن نہیں کہنے سے کیا ہوتا ہے۔“

”یہ صرف آپ کا خیال ہے... آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے۔“

”ہم ثابت کریں گے ان شاء اللہ۔“ وہ مسکراۓ۔

”تب پھر ثابت کریں۔“

لہاں جہاں یہ صاحب خوف زدہ نظر آتے رہے... وہاں یہ بار  
ان اخوبی میں لے جاتے رہے... گویا وہ چیز اس وقت بھی ان  
بیب میں ہے... مسٹر مارگن آپ نے اپنی چیز دل کا جائزہ نہیں لیا  
اہل ملنے والی چیز میں اور سکرے میں رہ جاتے والی چیز دل کا  
بھیں لگایا تھا۔"

## دوسری بات

چند لمحے تک وہاں موت کا ستانا پھایا رہا... آئڑاں "میں نے ایسا کیا ضرور تھا... اور میں نے کپتان صاحب  
نے چلا کر کیا۔"  
دھماکی تھا کہ ہیرے کی ایک انگوٹھی غائب ہے... انہوں نے کہا تھا  
"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"  
چیک کروائیں گے... لیکن پھر انہوں نے چیک نہیں کروایا...  
"کپتان نے آپ کو حکم دیا... مسٹر مارگن کے کمرے سر بردار ان سے کہتا رہا... اور یہ ہر بار کہتے رہے کہ چیک کروائیں  
چیزیں چاہیں... اور جب آپ یوسف خان کے کمرے میں چھپا دو... آپ نے ایہ کیا۔"  
چیزیں چاہیں... اور جب آپ یوسف خان کے کمرے میں، "جب پھر وہ انگوٹھی ان صاحب کی جیب سے نکال لیں۔"  
کے لیے گئے تو سب چیزیں وہاں نہیں رکھیں... ایک چیز اپنی جیب میں "کیا واقعی۔"  
بھی رکھ لی۔"  
"کیا... کیا کپا۔" وہ بری طرح اچھا۔

"من نہیں۔" کپتان مارے جوڑت کے بولा۔  
پھر اس کی جیب کی عاشقی لی گئی... اس میں سے انگوٹھی میں  
لے کر سکتے ہیں آپ تو جہاز پر ہوئے۔ کپتان کا رنگ سفید پڑ گیا...  
"لیکن آپ یہ کیسے کہ سکتے ہیں... آپ تو جہاز پر ہوئے۔" کپتان کا رنگ سفید پڑ گیا...  
"آپ آپ کیا کہتے ہیں۔"  
"یہ میں اپنے مشاہدے کی بنابر کہہ سکتا ہوں... اس کا..." اس نے کچھ تکہا۔

"اب یہ بے چارہ کیا کہے گا۔" آفتاب نے منہ بنا لایا۔ زانے کی طرف...

"مسٹر گپتان... آپ کو اس دھوکا دی کیا ہے؟" "ایسا نہ کرو... ایسا نہ کرو۔" وہ چیخنا۔

جائے... آپ خود اپنی سزا کا اعلان کریں۔"

"مجھے بیگال کی حکومت کے حوالے کر دیا جائے۔"

"یہ تو کوئی سزا نہ ہوئی... جب وہ نہیں گے، آپ سے نہ لزدہ خیر تھی..."

پچھا ایک مسلمان کو ستانے کی غرض سے کیا تھا... تو بہت خوش ہو رہے کارنگ سفید پڑ گیا۔

لہذا ازراہم دیں گے، مسٹر گپتان کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا جائے۔" "یوسف خان... خلم کرنے میں کون کوں شامل ہے۔"

"یہ اور یہ۔" وہ اشارہ کرتے چلے گئے۔

"نہیں... نہیں... یہ خلم ہے۔"

"اور جو آپ یوسف خان کے ساتھ کرتے رہے؟"

"نہیں نہیں۔" وہ چلا گئے۔

"میں نے انہیں چان سے تو نہیں ہردا یا تھا۔"

"آپ کا پروگرام یہی تھا۔" وہ مکرائے۔

"کیا مطلب..."

"بیگال کی بند رگاہ آنے سے پہلے آپ انہیں سمندر میں نہیں۔" وہ چلا گئے۔

دیتے... اور ان کا سامان خود ہرپ کر لیتے۔"

"نہ نہیں۔"

"یہ تو یونہی کرتا رہے گا... نہیں نہیں... اب اس کی کیا ہے؟" "تب پھر؟" وہ یوں لے۔

ہم کب تک نہیں گے... گردوارے سے سمندر میں۔"

"تم لوگ اب کیا چاہتے ہو... یہ جہاز تو اب پاک لینڈ کا

منور علی خان اور زخان رحمان نے مل کر اسے اٹھا کر لے گا۔"

"پچ پاک لینڈ... اور سمندر کے راستے... یہ نظر آئی۔ "کس چیز میں... اس جہاز میں یا پانی میں تیر کر۔" اپنے  
میں بھی ختم نہیں ہوگا۔" ایک نے کہا۔

بچھنے طوریہ انداز میں کہا۔  
دو اور دھرا دھرا دیکھنے لگے... آخر اپنے جشید نے کہا:  
خان رحمان اور حمور علی خان... جہاز کو اپنے ملک کی طرف  
آپ کیا چاہتے ہیں۔"

"ہم نے بڑی مشکل سے ان لوگوں سے تجھات حاصل ہے۔"

ہے... لہذا اب ہم اپنے ملک ہی جائیں گے... ان لوگوں نے تو "تمہلکہ بھی جائے گا جشید... پورا اٹارج اور پورا بیگال ہی  
اڑتے جہاز میں بم سے اڑانے کی کوشش کی تھی، لیکن اللہ کو منکر نہیں... دنیا کے تمام غیر مسلم ممالک حرکت میں آجائیں گے... وہ  
تحال... لہذا ہم بھی چکے گے... اب ان کے کچھ آدمی اور ایک عادل حکومت پر دباؤ ڈالیں گے تو ان لوگوں کو رہا کر دیا جائے گا۔"  
ہمارے قبضے میں آیا ہے تو ہم کیوں تجوڑیں... اب ہم اپنی شرانہ ان رحمان نے یوکھلا کر کہا۔

اس کیس پر کام کریں گے۔"

"کیس... کیسا کیس۔"

"اس بات کا اعلان آپ لوگوں سے نہیں... یہ بات آپ کے۔"

منہ سے نکل گئی... یہ ہمارا اور بیگال کا معاملہ ہے۔"

"لیکن آپ ہم بے گنا ہوں کو کیوں چھاننا چاہتے ہیں۔"

"پھر وہی تن نہیں... اس تن نہیں سے نہ بھی کام چلا ہے نہ  
اس لیے کہ بیگال کی حکومت نے ہمارے ان گنتیں اکٹھے گا۔"

لوگوں کو قیدی بنا رکھا ہے... آپ کے بد لے میں ہم انہیں پڑھوں اور پھر جہاز وہاں سے تیز رفتاری سے روانہ ہوا... تیرے  
گے اور اپنی چند شرائط بھی متواتریں گے۔"

دن اس سمندر میں کئی جہازوں اور لاٹچوں نے تھیر لیا اور مالیک پر کہا

"ہم پھر کہنے گے کہ آپ ہمیں سے ہمارے ملک پر لے لیا  
دیں اور آپ اپنے ملک کا رخ کر لیں۔"

"اس جہاز کا رخ بیگال کی طرف کر دیا جائے... درستہ ہم

"پچ پاک لینڈ... اور سمندر کے راستے... یہ نظر آئی۔"

بچھنے طوریہ انداز میں کہا۔

"پھر اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔"

"آپ کیا چاہتے ہیں۔"

"ہم نے بڑی مشکل سے ان لوگوں سے تجھات حاصل ہے۔"

جہاز اڑا دیں گے۔“

لکھ کے۔“

”اس سے اچھی بات نہیں ہوگی۔“ اسکے پر کامران مرزا تھا۔ ”اور عمل بھیں بلاک کرنا چاہتا تھا اور اس سے پہلے آپ کی نہیں کر کرہا۔“

بنت نے اس ہوائی جہاز کو اڑانے کی کوشش کی تھی... یہ وہ مقدمات الی عدالت میں پھیں گے... ذرا اس کی نہیں مضاحت کروں۔“

”کیا مطلب۔“ چونکہ کہا گیا۔

ایک بار پھر خاموشی چھائی، اخربہا کیا:

”آپ کیا چاہتے ہیں... یہ مسئلہ کس طرح حل ہوگا۔“

”آپ جہاز کو اڑانا چاہتے ہیں... اڑا دیں۔“

”یہ جہاز ہمارے ملک جائے گا... ان مسافروں کو ہم بطور

”کیا آپ کو معلوم نہیں... جہاز کے ساتھ ساتھ آپ تو دیکھاں اپنے پاس رکھیں گے..... دونوں ملکوں سے معاملہ ہوگا، آپ

مریں گے۔“

”آپ سے متواتریں گے۔“

”ہم آپ کے قیدی چھوڑ رہے ہیں... آپ ان کو چھوڑ

”اورو وہ کیا۔“

”اللہ ہی زندہ کرتا ہے... اللہ ہی مارتا ہے... جب کہ ان اپنی شرائط بتائیں۔“

ہماری موت نہیں آ جاتی، کوئی نہیں نہیں مار سکتا... اور اگر موت آ جائی۔“ یہیں کے چور کا ہم سراغ لگائیں گے... چور کو پکڑائیں

ہے تو کوئی نہیں بچا نہیں سکتا... کیا سمجھے۔“

”سمجھے گے... آپ کیا چاہتے ہیں۔“ بھلا کر کہا گیا۔

”آپ ہماری بات چھوڑیں... اپنی کہتیں۔“

”تم تو بھی چاہتے ہیں... اس جہاز سیست آپ ہماری کہانی۔“

ہندو گاہ تک چلیں... خود کو ہمارے حوالے کر دیں... آپ نے ہمارے

”من نہیں... نہیں... اس معاملے کا حل براہ راست ہماری جہاز کے عملے کو بلاک کیا ہے... ہم اپنے ملک میں آپ پر مقدور بنت سے نہیں ہے... یہ مشریعوں کا معاملہ ہے۔“

"جہاز پر مسٹر رودی کا ناموں بھی سوار ہے۔"

"اوہ اوہ..." ان کے مدد سے لگا۔

"پھر اب آپ کیا کہتے ہیں۔"

"پہلے آپ ہمارے قیدی ہمارے ملک بھجوائیں... پھر ہم

جب آپ مشورہ کر لیں تو ہمیں اپنا فیصلہ نہ دیجئے گا... اس کے بعد آپ کے قیدیوں کو چھوڑ دیں گے۔"

"آپ لوگ بہت خدی ہیں۔" کہا گیا۔

"بہت بہت شکر یا اس تعریف کا۔"

"اس بات کی کیا نمائت ہے کہ آپ اپنے قیدی والیں پہنچ

"جس کا بھی ہے... آپ خود ان سے بات کریں۔"

"اچھا آپ جہاز کو یہیں لٹکراندا ذکر لیں... ہم مشورہ کریں

ہیں۔"

"جہاز کا سفر جاری رہے گا... آپ مشورہ کرتے رہیں۔"

جب آپ مشورہ کر لیں تو ہمیں اپنا فیصلہ نہ دیجئے گا... اس کے بعد آپ کے قیدیوں کو چھوڑ دیں گے۔"

"آپ بہت خدی ہیں۔"

"آپ لوگوں سے بہت کم... آپ کو محظوم نہیں... ہم لوگوں

کے ساتھ کیا سلوک کیے گئے ہیں... اب آپ لوگ قابو میں آئے

ہے کی خبر سن لینے کے بعد ہمارے ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے۔"

"ہم مسلمان ہیں مسٹر... مسلمان معاملے کی خلاف ورزی

ہیں تو ہم خدی... وادی... کیا خوب۔"

اور پھر وہاں خاصو شی چھا گئی... ہواں جہاز لوٹ گئے۔

لائچیں ان کے آس پاس سمندر میں سفر کرتی رہیں... آ خرد و سر لایا

پھر آواز ساتھی ویگی۔

"اچھی بات ہے... ہم آپ کے ملک کے لوگ ادھر

کی تماں شراط منظور ہیں... ہم آپ سے مل

کے قیدی چھوڑنے کے لیے تیار ہیں... اور مسٹر رودی سے بھی ملت

ہو گئی ہے... وہ کیسے والے کیس پر آپ سے کام کروانے کے لیے

تیار ہیں۔"

تیرت ہے... انہیوں نے یہ بات اس قدر آسانی سے کر لی... اس وقت تک ہم جہاز کا رخ نہیں بد لیں گے۔"

"آپ بہت خدی ہیں۔"

"بھی ضرور... ان قیدیوں میں ایک قیدی عبدالباری ہے...  
ن کا نمبر 404 ہے... آپ ذرا اس سے سیری بات کرائیں۔"  
"کیا مطلب... کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں... " صدر  
ماہب چلا گئے۔

"یہ بات نہیں سر... میں اس سے چند باتیں پوچھنا چاہتا  
ہں۔"

"لیکن جمیل... اس طرح تو دیر لگ جائے گی۔"  
"پروانہیں۔"  
"تم بہت صندھی ہو جمیل۔"

"مکر یہ سر... یہ بات تو یہ لوگ کنی بار کہہ چکے ہیں۔"  
"اچھا تھا... بات کرتے ہیں... انتظا کرو۔"  
تمن گھنٹے بعد ان کے صدر کی آواز سنائی دی...  
"وہ بیمار ہے جمیل... بات نہیں ہو سکتی۔"

"سوری سر... جب وہ صحیت ملتہ ہو جائے گا... تب ہم اس  
سے بات کر لیں گے... اور ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے... تمہیں کوئی  
جلدی نہیں ہے۔"

"اوہو... جمیل... آخر اس کی کیا ضرورت ہے... میں  
ان کے قیدی چھوڑ دو۔"  
"اچھا چھوڑو... ہمارے قیدی اوہ ربانج گئے ہیں... اب نے تم سے کہ دیا کہ قیدی واپس مل گئے ہیں۔"

"اس میں شک نہیں۔" وہ مسکرا کر بولے۔  
باقی لوگ بھی مسکرا دیے... اور پھر دوسرے دن ان کی صدر  
سے بات کرانی گئی... "جمیل ای تم کیا کرتے پھر ہے اور..."  
"آپ کو اب تک معلوم تو ہو چکا ہے سر۔"

"لیکن یہ درست طریقہ نہیں ہے۔"  
"کیا ان لوگوں نے درست طریقہ اختیار کیا ہے سر۔"  
"نہیں... لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم بھی لفظ طریقے  
اختیار کریں۔"

"جب بھی سیدھی الگیوں سے نکال سر تو بیسی الگیوں سے  
نکالنا پڑتا ہے۔"

"بھی... کون سے بھی کی بات کر رہے ہو۔"  
"تی دسی بھی... بنا پتی بھی تو مشینوں سے نکالنا پڑتا ہے...  
اس کا الگیوں سے کیا تعلق،" وہ بولے۔

"حد ہو گئی... چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں، ہرے میاں  
سے بات کر لیں گے... اور ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے... تمہیں کوئی  
سبحان اللہ۔"

"بھی... تی نہیں تو..."  
"اچھا چھوڑو... ہمارے قیدی اوہ ربانج گئے ہیں... اب نے تم سے کہ دیا کہ قیدی واپس مل گئے ہیں۔"  
"نہیں سر... میں پہلے ان سے بات کروں گا... پھر آگے

انہوں نے فوراً بابر سے بات کرادی۔  
 ”کیا سب لوگ ادھر آ چکے ہیں۔“  
 ”ابھی پہنچے ہیں سر... کل نہیں پہنچے تھے۔“  
 ”خوب، خوب... میں ان کی رُگ رُگ سے واقف ہوں۔“  
 ”اپکے جشید اب آپ ہم سے بات کریں۔“ بامان کی  
 لالی ہوئی آواز ستائی دی۔

”جی ضرور... ہم جہاں کارخ بیگان کی طرف کرو ہے یہس۔“  
 ”ٹھیک ہے۔“

اور پھر چھتے دن بعد جہاں بیگان کی بندگاہ پر جانگا... سب  
 اس حد تک مجبور کر دیا گیا تھا کہ میں وہی کہتے پر مجبور تھا جو انہوں نے  
 لکھوا ہیا۔ ”صدر صاحب بولے۔“  
 ”میں اس وقت یہ بات بخوبی سمجھو رہا تھا سر۔“ اپکا بیٹہ  
 انہوں نے بامان کو آتے دیکھا۔

”آپ نے جو کچھ کرتا تھا... کر لیا... اب آپ بتائیں...“

”پہنچیں سر... آج یہ جملہ کتنی بار سننا پڑا... کیا باقی اب ہم کیا کریں۔“

لوگ اپے ملک پہنچ چکے ہیں۔“ ”تم اپنا کام وہیں سے شروع کرنا چاہتے ہیں... جہاں

اوہ ہاں! بالکل پہنچ گئے ہیں... تم جس جس سے کہاں... لیعنی سنوڑ یو سے۔“

”اور اگر ہم آپ کو اس جگہ رہوادیں تو... آپ کیا کریں  
 بات کراؤں۔“

”ضرور سر... صرف ایک اور سے بات کراؤں... اسے۔“

”خوب! اگر آپ یہ کام کرنا چاہتے ہیں تو کر گزریں، ہمیں  
 نام بایہے۔“

والا پر وکرام شروع ہو گا۔“  
 ”اچھی بات ہے۔“ صدر صاحب نے چیخ کر کہا۔  
 پھر دوسرے دن اس قیدی کی آوازانہوں نے سنی:  
 ”یہ میں ہوں سر... آپ حیرت انگیز ہیں۔“  
 ”مثکر یہ عید الباری... کیا بات ہے۔“  
 ”مجھے ابھی ابھی رہا کیا گیا...“  
 ”کیا!!!“ وہ چیخ پڑے۔

”جمشید! میرے بارے میں کوئی غلط بات نہ سوچنا... مجھے  
 اس حد تک مجبور کر دیا گیا تھا کہ میں وہی کہتے پر مجبور تھا جو انہوں نے  
 لکھوا ہیا۔“ صدر صاحب بولے۔  
 ”میں اس وقت یہ بات بخوبی سمجھو رہا تھا سر۔“ اپکا بیٹہ  
 انہوں نے بامان کو آتے دیکھا۔

”تم واقعی حیرت انگیز ہو۔“

”پہنچیں سر... آج یہ جملہ کتنی بار سننا پڑا... کیا باقی اب ہم کیا کریں۔“

”اوہ ہاں! بالکل پہنچ گئے ہیں... تم جس جس سے کہاں... لیعنی سنوڑ یو سے۔“

”اور اگر ہم آپ کو اس جگہ رہوادیں تو... آپ کیا کریں  
 بات کراؤں۔“

”ضرور سر... صرف ایک اور سے بات کراؤں... اسے۔“

”خوب! اگر آپ یہ کام کرنا چاہتے ہیں تو کر گزریں، ہمیں  
 نام بایہے۔“

کوئی پڑا نہیں... ہماری زندگیوں میں ایسے لمحات کوئی نبی بات نہیں۔ تھے ہیں۔ "بمان چنا۔

"اپکر جمیل آپ ایک بات بھول گئے۔" بمان کے لئے، "آپ کا خیال ہے... ہمارا خیال یکی میں گمراہ طرح تھا۔

"اور وہ کیا جتنا؟" اپکر جمیل پر سکون آواز میں ہے۔ "خیر خیر... ہمیں اس سے کیا... ہم آپ لوگوں کو شوڈیوں اگر ہم آپ کے ملک کے صدر کو اس حد تک مجبور کر سکتے تو ہمارے ہیں... اب آپ کو محلی پھٹی ہے... جو آپ چاہیں... کر قید یوں کوئی بھی بغیر ان کے من سے آپ کویں الفاظ سنوادیں... قبول ہے... صرف یہ بتاویں... کیس کب تک تلاش کر لیں گے۔"

پہنچ گئے ہیں تو کیا ان سے اپنے قیدی واپس نہیں لے سکتے۔ "اس بارے میں کچھ کہتا ہمارے لئے ممکن نہیں... کیونکہ ایک لمح کے لیے اپکر جمیل نے کوئی جواب نہ دیا... اس نام اللہ... ہو سکتا ہے... اس کام میں ایک دن لگ جائے... یا

"شاید آپ ایسا کر سکتے ہیں لیکن آپ ایسا کریں گے لیکن اس دن لگ جائے... ویسے آپ ہمیں سب سے پہلے وہ خط دکھا اور بھلا ہم ایسا کوئی نہیں کریں گے۔" ... جس میں ہمارے مجرم نے جیش لکھا ہے۔"

"اس وقت آپ کا سب سے بڑا مسئلہ کیس ہیں... اس نے صرف فون پر بات کی ہے۔" بمان نے کہا۔ تک وہ آپ کو نہیں مل جاتی، آپ کچھ نہیں کریں گے۔" "اوکے... اس کی آواز سنوادیں... آپ لوگوں نے ریکارڈ

"آپ کا اندازہ درست ہے اپکر جمیل... آپ دلائلیں ہوئی۔"

"ظاہر ہے... وہ تو خود خود ریکارڈ ہوتی رہتی ہے ہر جیز۔" حیرت انگیز ہیں۔"

"میں حیرت انگیز و غنیمہ کچھ نہیں ہوں... ت ضدی ہوں... اس نے فون پر بدایا تدیں... جلد ہی آواز سنائی دیتے گئی..

کچھ ہوں... اپنے مالک کی مہربانی سے ہوں... وہ جو کام ہم... اس نے فون پر بدایا تدیں... جلد ہی آواز سنائی دیتے گئی.. چاہتا ہے، لے لیتا ہے۔"

"لیکن اس وقت جو کام ہم چاہ رہے ہیں، آپ لوگوں نے اسے دا لے کی آواز ان سے دیا گوں میں پر می طریق بینتی ہے۔"

اب اگر کسی جگہ آواز بدلت کر بوتا... جب بھی وہ اس کو پیچاں لے  
تھے... "کوئی اعتراض نہیں۔" ہر بیک سکرایا... اس کی مسکراہٹ  
لیا تھا.. انہوں نے اور الجھن محسوس کی.. آخر مشربامان کو آواز دی

پھر انہیں ایک بندگاڑی میں، ہاں سے سوڈیو رو ان کر دیا۔

سوڈیو کے دروازے پر انہیں ہر بیک اپنے ماتحتوں کے ساتھ کروافی۔ "ہاں جاتا اب کیا بات ہے۔" آیا:

"یہاں تو ہمارے سروں پر مشرب ہر بیک موجود ہیں۔"

"آپ کا یہاں کیا کام۔"

"ان کی پیشانی پر مل پڑے۔"

"میں گرانی کے طور پر آپ کے ساتھ ساتھ رہوں گا۔" "اس طرح ہم آزاد رہ کر کس طرح کام کر سکیں گے... اور یہ بات! ہم نے یہ معافی کیا ہے... مجرم کوئی بھی ہو... ہم اسے نے کہا۔

اس لئے انہوں نے شدید الجھن محسوس کی... آخر ٹوکی رفلک کر کے رہیں گے... آپ اعتراض نہیں کر سکیں گے۔"

کہا: "بالکل نہیں کریں گے... مشرب ہر بیک آپ لوگوں کے کیا کہا آپ نے... ذرا پھر سے کہیے۔"

"کیا کہا آپ نے... ذرا پھر سے کہیے۔"

"میں ہر لمحے آپ لوگوں کے ساتھ رہوں گا... اس بے فرض کیا... مشرب ہر بیک مجرم ہیں۔" اپکن جمشید نے سکرا آپ کی کوشش یہ ہو گی، جو نیکی کوشش میں، آپ انہیں لے کر اپنے ملائکا۔

سدھار جائیں... اور ہم چاہتے ہیں... آپ نہ لے جائیں۔" "کیا!!!" مشرب ہر بیک چلا اٹھا۔

"لیکن مشربامان نے ابھی ہم سے کہا ہے... اب ہم پیدا کرنے والوں میں فرض کر رہے ہیں... جیسے الجبرے طرح آزاد ہیں۔"

"اس کا مطلب یہ تھا کہ آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں... جو... میں ایسی بات فرض کرنے کی حد تک بھی پہنچیں کرتا۔" "میں اسکے لئے ہم اسکے لئے مدد بھائیا۔"

"تم اس سلطے میں پہلے مشربامان سے بات کریں گے۔" "آخر... ہم آیندہ خال رکھیں گے... ہاں مشربامان.."

"اب میں ورہیان سے بہت جاتا ہوں، آپ اپنا کام کرس، دیں گے۔" ان پر ہر چیز دینے کہا۔

"اوہ! بھائی جسید... یہ تم گلکلو میں کھانے پینے کی بیوی اور بیوی کی بیوی... پہلی رکھیں... پہلے ہی بہت زیادہ وقت ضائع ہو چکا ہے۔" "ٹھیک ہے... صرف اتنا اور بتاؤں... کیا اس بلیک میڈ کے نام کوں لے آتے ہو... اب چنک ابھی نایبری بھوک... پہلے پہلے اب طے کیا۔" "شوکی بول اخھا۔" دال کپاں ملے گی بھلا۔"

"کون سے بلیک میڈ کی بات کرو ہے ہیں آپ۔"

"آپ گھرنہ کریں پروفیسر صاحب... بیہاں آپ کا پاہ... یہیں کے چورکی... جس نے تم کھرب ڈال کا مطالبہ کی کھانے ملیں گے... آپ کے ملک کے باور ہیوں کی خدمات بھی میں نے حاصل کر رکھی ہیں۔" بامان کی خنی سنائی دی۔

"اس سے بات کئی بار ہو چکی ہے... وہ تم کھرب سے کم

"اوہ... کیا واقعی... جب تو آپ بہت شریف آدی ہیں... بات کرنے پر قطعاً تیار نہیں۔"

"بہت خوب... وہ جب بھی کوئی بات کرے... آپ ہمیں دو مسکرا کر رہے گے۔"

"بنیے صاحبیان... مسٹر ہر ٹنک صرف اس لیے آپ کے لئے رہے گا... اس طرح ہمیں اس تک پہنچنے میں ملے گی۔"

ساتھ ہیں کہ کہیں آپ یہیں لے کر چلتے نہیں... اور اس... بیا۔" "جب میں ضرور بتاتا رہوں گا۔"

"آپ سے ایک سال... یہ یہیں جو اس قدر خفیہ طور پر تیار

وقت رکاوٹ نہیں گے، جب آپ یہیں لے جانے کی کوشش کرنی جاتی ہیں... اور کئی سوال سے یہ سلسلہ جاری ہے... تو آخر

گے۔"

"خوب! آپ کی یہ بات پسند آئی... اس صورت میں میں

ہر ٹنک کی موجودگی پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔"

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے... آخراً آپ اپنی قوم کو یہ کس طرح

ترکی نہیں دیکھ سکتا... بیہاں تک کہ انشارج کا کوئی فرد بھی نہیں دیکھ

سکتا۔"

"لیکن یہ جناب بہت بہت۔"

دکھاتے ہیں۔"

"اس کے لیے ہم نے ایک الگ نظام رانج کیا ہے... اور اب ہے۔"

روز ہر گھری پروگرام دیکھتا ہے، کسی گھر میں کوئی غیر ملکی جیسیں ہو سکتے۔ اور پھر وہ سٹوڈیو کی طرف متوجہ ہوئے۔

کسی کے ہاں کوئی غیر ملکی مہمان ہے... تو ان لمحات میں وہ اس مہمان سے صاف طور پر کہہ دتا ہے... "یہاں تک کہہ کر بامان رک گیا۔" اس سڑجوڑی ہیں... سیکی بات ہے۔"

"کی کہہ دتا ہے۔" اسکے بعد جمیل کی موت کے بعد اب اس سٹوڈیو کے انچارج محسوس کی۔

"آپ اسیں سٹوڈیو کے بے سے بے ہے میں لے

"یہ کہ یہ وقت ہماری عبادت کا ہے... لہذا آپ اس وقت لیں۔" باہر جا کر کہیں گھوم پھر آئیں.. تین کھنٹے بعد آ جائے گا... آپ کو گھر کا دروازہ مکھا لے گا۔" اسکے بعد جمیل آپ اپنا وقت شائع کریں گے... آخر آپ

"گویا یہ پروگرام تین کھنٹے کا تیار کیا جاتا ہے... نہ کم نہ زیاد۔"

"ہر پروگرام تین کھنٹے کا تیار کیا جاتا ہے... نہ کم نہ زیاد۔"

"یہ معاملہ کی پہلی خلاف درزی ہے... آپ ہمارے کام اور اچھا... اب ہم اپنا کام شروع کرتے ہیں اور امید کر رہے ہیں۔"

"اوہ... معافی چاہتا ہوں۔" اس نے فوراً کہا۔

"اسکی سطح پر اسے کام کرنے کے لئے کوئی مدد نہیں۔"

"اوہ... آپ کے پورے کو اسے کہاں کہا کر دیں گے۔"

"بہت خوب امڑہ آجائے گا پھر تو۔"

"مسٹر بامان.... اگر چور قابو میں آ گیا... تو آپ اس کے ساتھ کی سلوک کریں گے۔"

"بے سے پہلی قلم کن چیزوں سے بنا لگئی... آپ ہمیں

"اس کا فیصلہ مسٹر روزی کریں گے... میں نہیں... تاہم چیزوں کے پاس لے چلیں۔"

"خاہر ہے... موت کے سوال سے کیا سزا دی جا سکتی ہے۔"

"ہر دس سال بعد پرانا ریکارڈ فتح کر دیا جاتا ہے... صرف

کیش باقی ہیں۔ اس نے کہا۔

”اوہ... اوہ... مگر انہیں بھی کہا باقی ہیں۔“ اپنے لادت میں لے آیا۔ یہاں کام جوں بالکل فلی سٹوڈیو چیسا تھا۔ جو شیدے سردا آہ بھری۔

”کیا آپ ان کو علاش نہیں کر سکتے گے۔“

”علاش تو خیر ہم کریں گے۔“

”تب وہ باقی ہیں۔“ جوڑی مسکرا دیا۔

قریباً پانچ کلو میٹر میں پھیلی ان بمارات میں سے آخر وہ انہیں

لے کام سماں دریاں انہیں نظر آیا۔ دس سال پرانے بیاس۔ دس سال

ذیجیں... بیز، کریان... غرض ہر بیج دس سال پر اتنی تھی۔ وہ

ایک بیج کو خور سے دیکھتے رہے۔ ایسے میں آصف نے کہا۔

”میرا خیال ہے اٹل... پور کا سرائے ہم یہاں سے نہیں...“

”اوہ ہاں! یہ تو خیر ہے۔“ اپنے جو شیدے سے چونکہ کہا۔

”خس طرح تو ہمارا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔“ ہم تو وہ سماں دیں۔ انہوں نے چونکہ آصف کی طرف دیکھا۔ تجھے ان

چاہئے تھے جس سے سب سے پہلی قلم بنائی گئی تھی۔“

”سب سے پہلی قلم صرف تصادی کی حد تک بنائی گئی تھی۔“

”س سوری الکل۔“ وہ کانپ گیا۔

اپنے جو شیدے ہنس پڑے۔ پھر بولے۔

”بھی سڑ بڑ بیکیش ہے۔“ اسے سے کی طرف چلتے ہیں...“

”اوہ! تو ہم پھر اوہ رآ کیں گے۔“

”افسوں! کیش کے ساتھ وہ ریکارڈ بھی غائب ہے۔“ ”ضرور کیوں نہیں۔“

”صد ہو گئی... گویا آپ کے پاس نہیں دکھانے کے لیے۔“ بڑا بیکیش کے لیے یہاں گئے ہال کی

نہیں ہے۔“ اسے اچھا...“

”نہیں... یا بالکل نہیں...“

”بھی پھر وہ سال پر اتنا سماں دکھادیں۔“

”ہاں، ضرور... کیوں نہیں۔“

"اس کے علاوہ ایک دوسری بات بھی ہے ... وہ زیادہ فروٹ ہے۔" اکرام نے خوف کے عالم میں کہا۔

"ہمیں پہلی بات ہرگز خطرناک محسوس نہیں ہوئی اکرام۔"

"خراپ سن لیں... اس وقت یہ لوگ مجھے سیدھے ہمارے سے بھاٹ نہیں لائے ہیں۔" اس کی آواز بہت کمزور تھی۔

"تب پھر کہاں سے لائے ہیں اور یہ تمہیں ہو کیا رہا ہے...?"

"انہوں نے آج سے قریباً پندرہ دن پہلے مجھے انفو کر لیا تھا۔"

"یہ نہ علم جگ قید رکھا... وہاں آپ سب کے گھر کے افراد بھی قید

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"یہی بات ہے سر۔" اس نے مشکل سے کہا۔

"اوه... اوه... مسٹر بامان! یہ کیا!!!"

"یہ اس لیے اسکرچ جشید کر... تم لوگوں کا کوئی پہاڑ نہیں..."

"تب تو ان کا خیال پھونکنا شاید۔" اسکرچ جشید مکارے۔

"یہ آپ کیا کہ رہے ہیں سر، میں نے ان کا خیال آپ کو تھاں کے... لیکن... اب تم ایسا نہیں کر سکو گے... اور ہم کیسے، اپنا نہیں۔"

"ہم نے تمہاری بات کو خوب اچھی طرح سنائی اور سمجھا ہے۔"

"یہ آپ نے اچھا نہیں کیا مسٹر بامان۔"

"آٹھا بات! یہ میں نے نہیں کیا... مسٹر رودھی کے حکم۔"

## چودہ کمرے

ہال میں بہ اسکرچ اکرام موجود تھا۔

"اکرام تم۔" وہ بلند آواز میں چلا اٹھے۔

"تی ہاں ایسے نہیں ہوں۔" اس نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

"ہم کچھ نہیں... آخوند میہاں کیسے پہنچ گئے۔"

"ان لوگوں کا خیال ہے... اگر چہ بالکل غلط خیال ہے۔

کہ جب تک میں آپ کے ساتھ نہ ہوں... آپ کوئی کیس حل نہیں کر سکتے... کویا اصل کام میں کرتا ہوں۔" اس نے اواس اندراٹ مکرا کر کہا۔

"تب تو ان کا خیال پھونکنا شاید۔" اسکرچ جشید مکارے۔

"یہ آپ کیا کہ رہے ہیں سر، میں نے ان کا خیال آپ کو تھاں کے... لیکن... اب تم ایسا نہیں کر سکو گے... اور ہم کیسے، اپنا نہیں۔"

"ہم نے تمہاری بات کو خوب اچھی طرح سنائی اور سمجھا ہے۔"

ہم جانتے ہیں... تمہارا ایسا ہرگز خیال نہیں... " اسکرچ کا مرد

مرزا نے کہا۔

”مسٹر روڈی کا حکم۔“ اس نے کہا۔

ایسا ہوا ہے ... مسٹر روڈی جو چاہے ہیں، کرتے ہیں، کوئی انہیں رونکنے والا نہیں، تو کتنے والا نہیں ... وہ جو حکم دے دیں ... پورا بیگل ... میں اب ری آئے گی تو ہم بھی وہی کریں گے، جو ہمارے ہمیں میں آئے پورا انشارج اس پر عمل کرنے پر مجبور ہوتا ہے ... جو ان کا حکم مانتے ہیں۔“

انکار کرے ... وہ تبیگال میں رہ سکتا ہے ... نہ انشارج میں ...

”یہ بعد کی بات ہے .. آپ کیس پر کام کریں، پہلے ہی آپ صحیح۔“

”ہمارا خیال اس کے بر عکس ہے ... اور وہ یہ ہے کہ انہیں آؤ کرام چلیں۔“ اسپرٹر جمشید نے اپنے خاص انداز میں

چاہتا ہے، کرتا ہے ... اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوتا ... بیان نہیں لے

وہ سکردار ہے۔

”لیکن چلیں کہاں سر ... یہاں جانے کی کون سی جگہ ہے۔“

”ہم انہی کے سنبھالیوں کا معاشرے کر رہے تھے ... چیزیں وہ کجا نہ

کر دیں گے ... آپ کے گھر کے افراد اسی قدر جلد اپنے گھر میں فراہم ہے تھے ... جن سے پرانے زمانے کے واقعات فلکات رہے

پہنچ جائیں گے۔“ بانان نے فس کر کہا۔

”انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“

”یہ وہ لیکھنی اپنی قوم کو دکھاتے ہیں ... اس کے لیے ہر سو

اکتوبر میں ماہ بعد ایک تقریب ہوتی ہے، اسی روز پورا ملک پھٹلی میانا

”نہ ملاقات کرائی جائے گی ... نہ دکھایا جائے گا ... آئندہ اور وہ فلم فی وہی پر دیکھتا ہے ... لیکن انشارج اور بیگال سے باہر

لوگوں کو اکرام کی بات پر یقین کرنا ہو گا۔“

”اوہ ... لیکن فی وہی سکرین کے ذریعے ملاقات اور اسی میں تھیں دیکھے چکے ہیں۔“

ایسا ہوا ہے ... مسٹر روڈی جو چاہے ہیں، کرتے ہیں، کوئی انہیں رونکنے والا نہیں، تو کتنے والا نہیں ... وہ جو حکم دے دیں ... پورا بیگل ... میں اب ری آئے گی تو ہم بھی وہی کریں گے، جو ہمارے ہمیں میں آئے پورا انشارج اس پر عمل کرنے پر مجبور ہوتا ہے ... جو ان کا حکم مانتے ہیں۔“

انکار کرے ... وہ تبیگال میں رہ سکتا ہے ... نہ انشارج میں ...

”یہ بعد کی بات ہے .. آپ کیس پر کام کریں، پہلے ہی آپ صحیح۔“

”ہمارا خیال اس کے بر عکس ہے ... اور وہ یہ ہے کہ انہیں آؤ کرام چلیں۔“ اسپرٹر جمشید نے سرد آواز میں

ایک پانچ نہیں ہلتا۔“ اسپرٹر جمشید نے سرد آواز میں کہا۔

”آپ اپنا خیال اپنے پاس رکھیں ... اس سے ول بھائی اور ہمارے کام پر جبت جائیں ... اب آپ جس قدر جلد لیکھنی

کر دیں گے ... آپ کے گھر کے افراد اسی قدر جلد اپنے گھر میں فراہم ہے تھے ... جن سے پرانے زمانے کے واقعات فلکات رہے

پہنچ جائیں گے۔“ بانان نے فس کر کہا۔

”ہماری ان سے بات کرائی جائے ... دکھایا جائے۔“

”ای لیے تو اکرام یہاں موجود ہے۔“

”کیا مطلب؟“

”نہ ملاقات کرائی جائے گی ... نہ دکھایا جائے گا ... آئندہ اور وہ فلم فی وہی پر دیکھتا ہے ... لیکن انشارج اور بیگال سے باہر

لوگوں کو اکرام کی بات پر یقین کرنا ہو گا۔“

”اوہ ... لیکن فی وہی سکرین کے ذریعے ملاقات اور اسی میں تھیں دیکھے چکے ہیں۔“

”میں کیا حرج ہے۔“

"ان قلموں میں کیا ہوتا ہے سر۔" اکرام نے مارے جاتے

کے کہا۔

"یہ... یہ کون صاحب ہیں۔" اکرام نے چوکے کر کہا۔

انہوں نے ان کا تعارف کر دیا اور پھر ستوہ یوں کے ایک ہال

"اگر ان لوگوں کو یہ بتانا ہوتا تو پھر انہیں چھپا کر رکھنے کی بارہ بڑھ گئے۔ وہاں پرانے زمانے کی تواریخ، بھائے، بیٹے شروعت تھی... پھر تو یہ پوری دنیا کو یہ کیش دکھایا کرتے... لیکن انہیں، تو یہیں، خود، ذہالیں... موجود تھے... اور رکھانے پینے کا سامان لوگوں نے ان کیش کو مکمل راز کی طرح رکھا ہے... وہ تو ایک پورا انہیں اس زمانے کا تھا... وہ حرث زدہ انداز میں ان پر یوں کو دیکھنے لگر گیا۔" یہ کہتے ہوئے اسپلکر جمشید مکراۓ۔

"ہاں! یہی بات ہے... لیکن ہم بھی اس چور سے مکر رہے۔" کیا یہ واقعی چودہ سو سال پرانے میں یا پھر مصنوعی طور تیار اور اس نکریں گے کہ وہ یاد کرے گا۔"

"وہ چور ان سے کیا جا ہتا ہے۔"

"تمکن کھرب ڈالر۔"

"یہ اسی زمانے کے ہیں۔" اسپلکر جمشید بولے۔

"کیا... نہیں۔" وہ چلا اٹھے۔

"ارے باپ دے۔" اکرام نے مارے خوف کے کہا۔

"میں بیعنی سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سونپھداصلی ہیں۔"

"حرث تھے... کمال ہے۔"

ڈالر مانگتا ہے۔"

"کیا وہ ان سے تمکن کھرب ڈالر لینے کے بعد اس بدل لی، ان لوگوں نے اس سلسلے میں شاید کسی نقلی چیز سے کام نہیں ریا۔"

میں زندہ رہ سکتا گا... کیا ان کے جاسوس اسے مرد اٹھیں دیں گے۔" آخر یہ کیے ممکن ہے... یہ لوگ یہ چیزیں کہاں سے لائے۔"

"یہ بات وہ بھی اچھی طرح جانتا ہے... لیکن کوئی بات فکر نہیں لےتا۔"

اس کے ڈالن میں بھی ہوگی..."

"مرہا خیال ہے... آپ لوگ بس وقت ہی ضائع کرنے کے لئے اس میں لٹک نہیں۔" اسپلکر کا مرزا نے فوراً کہا۔

"جی، کس میں شک نہیں... یہ آپ معمولوں میں باقی کیوں رہیں گے..." ہر بیک کی آواز گونج آئی۔

"ان سے اصل بات نکل کر سامنے آ جاتی ہے۔"

"سوچنے کی بات یہ ہے..... اس مسئلہ ذیع میں اگر ہر جز اصل

..... اور ہیں بھی چودہ سو سال سے لے کر آج تک کی... تو ان

..... اور نئے کس طرح جمع کر لی ہوں گی بھلا۔" خان رحمان نے الجھن

..... اپنے میں کہا۔

"آگے آگے دیکھیے... ہوتا ہے کیا۔"

"آگے آگے نہیں... اس کیس میں تو ہمیں چیچے چیچے دیکھیں۔" اچھا سوال ہے... اس کا جواب بھی اچھا ہوتا پا ہے...

..... پڑ رہا ہے۔" آفتاب نے مت ہنا یا۔

"گویا جملہ یوں کہا جائے گا، چیچے چیچے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔" "جج... جج... بہتر... سید حاسادا جواب ہے، ان کا یہ پروگرام

..... فاروق مسکرا یا۔

"بلاک ٹھیک کہا آفتاب۔" اپنے جشید نے تعریف کی۔

"بہت خوب اشناذر۔" اپنے جلا۔

"جی! میں نے کیا کہہ دیا ہو آپ کو بلاک آکیف صدر

..... قائم تھیں... نہ انہیں معلوم تھا کہ ایک وقت آئے گا... کہ فائیں

..... ہو گی۔" آفتاب گھبرا گیا۔

"صد ہو گئی... یہ بھی کوئی گھراتے کی بات ہے۔" فراز نے اس کی بات پر پھری چکر اس وقت کیے شروع ہو گیا۔" اپنے جشید

..... اسے گھورا۔

"تب... تب پھر یہ کس کی بات ہے۔"

"تو ہے... اصل بات ان کی باتوں میں چیپ کر دیتا تھا، اس وقت یہ اپنی قوم کو یہ ریکارڈ دکھاتے ہوئے گے..... خود

..... ہے۔" فراز نے جملہ کر کھا۔

"اور خود تمہاری اپنی باتوں کے بارے میں کیا ہذل۔" "لیکن کیوں... انہوں نے یہ کام کرنا کیوں شروع کیا۔"

..... اس نے تیز آواز میں کہا۔

کر رہے ہیں۔" آصف نے جھر ان ہو کر کھا۔

"ہم معہوں میں نہیں... میں ہم سے باقی کر رہے ہیں۔"

..... اپنے کام رہا۔

"لیجے! اب میں بھی باقی کرنے لگے۔"

"آگے آگے دیکھیے... ہوتا ہے کیا۔"

"آگے آگے نہیں... اس کیس میں تو ہمیں چیچے چیچے دیکھیں۔" اچھا سوال ہے... اس کا جواب بھی اچھا ہوتا پا ہے...

..... پڑ رہا ہے۔" آفتاب نے مت ہنا یا۔

"گویا جملہ یوں کہا جائے گا، چیچے چیچے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔" "جج... جج... بہتر... سید حاسادا جواب ہے، ان کا یہ پروگرام

..... فاروق مسکرا یا۔

"بلاک ٹھیک کہا آفتاب۔" اپنے جشید نے تعریف کی۔

"بہت خوب اشناذر۔" اپنے جلا۔

"جی! میں نے کیا کہہ دیا ہو آپ کو بلاک آکیف صدر

..... قائم تھیں... نہ انہیں معلوم تھا کہ ایک وقت آئے گا... کہ فائیں

..... ہو گی۔" آفتاب گھبرا گیا۔

"صد ہو گئی... یہ بھی کوئی گھراتے کی بات ہے۔" فراز نے اس کی بات پر پھری چکر اس وقت کیے شروع ہو گیا۔" اپنے جشید

..... اسے گھورا۔

"تب... تب پھر یہ کس کی بات ہے۔"

"تو ہے... اصل بات ان کی باتوں میں چیپ کر دیتا تھا، اس وقت یہ اپنی قوم کو یہ ریکارڈ دکھاتے ہوئے گے..... خود

..... ہے۔" فراز نے جملہ کر کھا۔

"اور خود تمہاری اپنی باتوں کے بارے میں کیا ہذل۔" "لیکن کیوں... انہوں نے یہ کام کرنا کیوں شروع کیا۔"

..... اس نے تیز آواز میں کہا۔

"اس پر ہم کام کریں گے۔"

"جی نہیں... آپ کو یہاں صرف وہ سیٹس علاش کرنے۔" وہ ایسے تو بہت اچھی بات ہے.. تو اس وقت ہم پہلے کمرے

لیے بلوایا گیا ہے۔" ہر بگ نے منہ بنایا۔

وہ چوک اٹھے... وہ تو ہر بگ کی موجودگی بھالی۔ وہ کمرہ نمبر 2 میں داخل ہوئے.. اور بطور چیزوں کو دیکھنے

تھے۔ ان کی حرفت بڑھتی چلی گئی... اس زمانے کی چیزوں کو دیکھتا... "اوہو... آپ سبھیں موجود ہیں۔"

"ہاں! یہ میری ڈیوٹی ہے۔" اس جگہ موجود چیزوں میں واضح فرق تھا... سکواریں تھیں تو دو ہم

"چھا تو پھر نہیں، سیٹس علاش کرنا ہمارے لیے کوئا ہے... بآس تھے تو دو ہم کے.. زر ہیں تھیں تو دو ہم کی.. خود اور ہدایات

کام نہیں... اور چور کو پکڑنا بھی آسان کام ہے..."

"جب پھر دریکا ہے کی۔" ہر بگ نے جر ان ہو کر کہا۔ اس ہاں میں دو حصوں میں تقسیم تھیں... ایک ہم کی چیزوں ایک

"ہم یہ جانتا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ یہ کام کیوں کرتے ہیں اور دوسری ہم کی چیزوں دوسری طرف تھیں... وہ ایک ایک چیزوں

میں، کیوں کر رہے ہیں..."

"یہ بعد میں سوچتے رہے گا... پہلے اصل کام کر لیں۔" "مسٹر ہر بگ... کیا آپ ان چیزوں کے بارے میں کہہ

"چیزیں پھر... ذرا اس کے پچاس سانچہ سال بعد کی ہیں۔"

و دیکھ لیتے ہیں۔"

"جی نہیں اندھی میرا کام ہے۔" اس نے منہ بنایا۔

"یہاں چودہ کمرے ہیں۔" ہر بگ نے کہا۔

"چھر... کیا ہم مسٹر بامان سے پوچھ سکتے ہیں۔"

"کیا کہا... چودہ کمرے۔" وہ چلا۔

"نہیں! ان کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی جائے

"ہاں! چودہ کمرے.. ہر سال کے لیے ایک کمرہ... ایسے۔" بامان کی آواز گوئی، گویا وہ انہیں دیکھ سکی رہا تھا اور باہمیں بھی سن

آج سے چودہ سو سال پہلے کی چیزیں کمرہ نمبر 1 میں ملیں گی... بیان اتما۔

"ہم اس سامان کو چھوڑ کر تو ویکھ سکتے ہیں۔"

"ضرور... کیوں نہیں... لیکن سامان ادھر اور ہرثہ ہو،... جہاں سے بوجیز اخہالی جائے، احتیاط سے وہیں رکھ دی جائے... میرا بخوبی جاتے ہو... یہاں اصل کام یعنی کس کی تلاش ہے... لیکن تم ہر بگ آپ اس بات کا خیال رکھیں گے... یہ سامان کی ترتیب نہیں، ان پر اتنی بچی وں کا معائدہ کر رہے ہو... بھلا اس طرح چور مل دیں۔"

"چور ہماری مٹھی میں ہے۔" اسپکٹر جمشید بیکار اٹھے۔

"اوکے سر... آپ فکر نہ کریں۔"

اسپکٹر جمشید مسکرا کر آگے بڑھ گئے... انہوں نے ایک تاریخی کیا۔ "بمان چلا اخہالی۔"

اخہالی اور اس کا بغور جائزہ لیتے گئے... پھر تکوار اسپکٹر کا مردانہ تاریخی کیا۔ "بمان چلا اخہالی۔"

شوکی نے تھیرا کر اسپکٹر جمشید اور اسپکٹر کا مردانہ مرزا کی مٹھوں دے دی، انہوں نے بھی اس کو دیکھا۔ پھر بھی نے اس تکوار کو دیکھا۔

ان کے پھر وہ پر حیرت ہی حیرت نظر آری تھی... پھر انہوں نے احراف دیکھا... باقی لوگوں کے پھر وہ پر بھی حیرت تھی۔

دوسری بچی وں کو بھی دیکھا... وہ سب کی سبقت پر جو وہ سوال پر مصلحت کیا ہے... ابھی تک ہم یہیں جان کے کی تھیں۔

"آپ لوگوں کا مطلب ہے... چور کا آپ نے پتا چلا لیا" اس میں ہمیں کوئی شک نہیں کہ یہ چودہ سو سال پر۔

میں... حیرت ہے، مکمل ہے... آخر اس وقت سے آج تک ادا کیا... "بمان کی حیرت میں ڈوبنی آواز ستائی وی۔

حناخت کس طرح کی گئی... کیسے ان کو گھوٹ دیکھا گیا... "بمان بالکل اور بہت جلد ہم کیسے تک پہنچ جائیں گے۔"

"مجھے ان باتوں پر قطعاً یقین نہیں آیا۔"

"ہم اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔" بمان کی آواز ستائی وی۔

"آپ کو یقین آجائے گا... جب آپ کیسے اپنی آنکھوں

"آپ جواب نہ دیں... ہم جواب خود تلاش کر لیں گے۔" میکھ لیں گے۔

"اور وہ دون کب آئے گا۔"

"آپ پسند کریں تو وہ دون ابھی آ سکتا ہے۔"

خان رہنمائی نے جمل کر کہا۔

"ہمیں سمندر کی تہہ میں موجود اس لائچ پر لے جائے..."

"ہاں ستر بامان... ہم جو دیکھنا چاہتے تھے... دیکھو... میں ایک بار ہمیں لے جایا جا چکا ہے۔"

ایک فلم میں ہمیں چند ہال کروں کو اور دیکھ لیتے ہیں... اس کے بعد "کیا مطلب؟" ہر بگ زور سے چونکا۔

"کیا کہا۔" بامان کی حق نتائی دی۔

"ہم بھی حیران ہیں۔" شوکی نے گویا اعلان کیا۔

"کوئی پرواہ نہیں۔" اپکلکٹ کا مردانہ مرزہ اسکرائے۔

"کس کی۔" بامان نے بے خیالی کے عالم میں کہا۔

"اس کی کہ آپ کو یقین نہیں آ رہا۔"

"اچھی بات ہے... آپ لوگ جلدی جلدی سے چھاؤ بال

دیکھ لیں... اب مجھ سے سہر نہیں ہو رہا۔"

"کیا کہا۔" وہ چھا۔

"ہاں ستر بامان... ہم جو دیکھنا چاہتے تھے... دیکھو... میں ایک بار ہمیں لے جایا جا چکا ہے۔"

آپ کو بتائیں گے... یعنی کہاں ہیں۔

"ہرگز یقین نہیں آ رہا۔"

"ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔" آصف نے مت بنایا۔

"کس کی۔" بامان نے بے خیالی کے عالم میں کہا۔

"اس کی کہ آپ کو یقین نہیں آ رہا۔"

"اچھی بات ہے... آپ لوگ جلدی جلدی سے چھاؤ بال

دیکھ لیں... اب مجھ سے سہر نہیں ہو رہا۔"

"بے صبرے کہیں کے۔" مکحن بڑا ہوا۔

"کیا کہا۔" بامان سمجھنے سکا۔

"پچھے نہیں، ہم ہال نمبر 2 میں جا رہے ہیں۔" اپکلکٹ کا مردانہ

مردانے کہا اور پاہر کی مزے کے... سب نے ان کا ساتھ دیا۔

ای طرح انہوں نے پائچ ہالوں کی چیزوں کو دیکھا... تمام

چیزوں اصلی تھیں... کوئی ایک چیز بھی مصنوعی نہیں تھی... گویا جتنی

فلمیں بنائی گئی تھیں... سب کی سب اصلی چیزوں سے بنائی گئی تھیں۔"

"ہم دیکھ لے ستر بامان..."

"پھر... یعنی کہاں ہیں۔"

"کیا مطلب؟" ہر بگ اور بامان ایک ساتھ چلائے۔

"آپ کو کیا ہوا؟" آصف نے ہر بیگن کی طرف دیکھ۔ "بیٹا یا تو انہیں اندازہ ہوا... وہ بیلی کا پیڑ بھیں... راکذوم تھا۔" "حیران ہوں۔" وہ مسکرایا۔ "ارے بات رے... یہ تو اپنا راکذوم ہے۔" پروفسر داؤد "ضرور ہوں حیران، کوئی اعتراض نہیں۔" قاروق نے فانہ بکلا کر کہا۔ کہا۔

"ایسا نہیں انکل... ان لوگوں کا۔" رفعت مسکرا لی۔ "اوہو... مطلب یہ تھا کہ ہم اس کو پہچانتے ہیں۔" پروفسر نہیں بتائیں گے، چور کون ہے... کیس کہاں ہیں..."

"آپ اس پر سوار ہو جائیں...". "آپ... کیا آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں۔" بامان آواز کا پتھر گئی۔

"اوہ آپ دونوں۔" "لگ... کیا آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں۔" بامان آواز کا پتھر گئی۔

"ہم بعد میں آئیں گے۔" بامان نے کہا۔ "میری۔" وہ مسکرائے۔

"ایدھے مشرب ہر بیگ آپ کے ساتھ جائیں گے۔" "اوہ اکرام میری۔" اسکلم جمشید نے ہس کر کہا۔

"کوئی اعتراض نہیں... یہ تو ہماری اس بھم کے شروع سے رانی پڑے آرہے ہیں۔" "یا آپ نے میری کس بات کا ادا کیا۔"

"ہم بھول گئے تھے... اب اکرام بھی ہمارے ساتھ ہے۔" اور پھر وہ راکذوم میں سوار ہو گئے... وہ سیدھا اوپر اٹھا۔ "اوہ بہاں! یہ تو ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں سر... میں بھی اپنی موجودگی کا احوال جلدی انہوں نے سندھ کو دیکھا... راکذوم بچے اترنے لگا۔" دلاوں گا۔" "ہمیں خوشی ہو گی اکرام۔"

"سیرھی لالکانی جاری ہے..... آپ س اس لالج پر اتر اور پھر ایک بیلی کا پتھر انہیں اپنے سروں پر نظر آیا... جب" بامان۔"

## دیکی طریقہ

"اس پاپ کے اندر بین رہیاں ہیں... آپ لوگ بین جوں  
ذرا بیلے اس لائچ مک پہنچیں گے۔" یامان کی آواز ستالی دی۔

"اور آپ خود کہاں ہیں۔"

"میں آپ لوگوں کے بعد آؤں گا۔"

"اوہ مشرودہ کو بھی لا سیں گے۔"

"ان کی ضرورت نہیں... نہ تھی وہ آئیں گے۔"

"ان کی موجودگی کے باخیر ہم تمہیں بتانیں گے... چور کون ہے  
بھنس کہاں ہیں۔"

"ایب ہم جان پکھے ہیں... یامان کی آواز ابھری۔"

"آپ جان پکھے ہیں... کیا؟" انپکڑ کا مردانہ مرزہ کے  
لئے جیوت تھی۔

"یہ کہ کیمسٹ کہاں ہیں۔"

"وچھا کمال ہے... چھرو آپ کو ہماری ضرورت نہیں رہی..  
میں فارغ کر دیں... نہیں سے نہیں راکڈوم کے ذریعے واپس

"لیکن ہمیں تو اس لائچ پر جانا ہے جو سندھ کی تہہ میں ہے۔"

آصف چھا۔

"فکر کریں... یہ لائچ آپ کو اس لائچ تک پہنچائے گی۔"

وہ اترنے لگے... جو نبی آخری آدمی اتراء... راکڈوم اور  
امتنے لگا... اور ادھر لائچ کے پھوس بچ اپاک ایک بڑے قطر کا لوہے  
پائپ ابھرا۔



آپ بعذے قطر کے سوراخ میں لگائی گئی سیرھی پر قدم رکھا... اور جیسے  
لے جائیں اور ہمارے ملک جانے والے کسی جہاز پر سوار کر دیں۔  
انہوں نے اوپر والا پاب پا آپ ایک ہوتے اور ایک طرف جاتے دیکھا،  
اوایب اوپر والی لامپ کا تعلق اس سے نہیں رہا گی تھا...  
انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا... بامان ان میں

”مشری بامان! آپ تو نہیں پہنچے۔“

”میں کچھ دیر بعد پہنچوں گا... فلرت کرو...“

”کیا ہم اس لامپ کی سیر کر لیں۔“ فاروق چکتا۔

”ضرور... کیوں نہیں... وہ تو دیے ہیں آپ کو کرنا ہوگی۔“

”جی... کیا مطلب؟“

”کیش برادر کرنے کے لئے۔“

”تو آپ کا مطلب ہے... وہ کیش اس لامپ پر ہیں۔“

”اگر ایسا نہیں ہے... تو تم لوگ یہاں کس لیے آئے ہو؟“

”یا ان نے مجھے ان ہو کر کیا۔“

”ہمارا کام کرنے کا اپنا ایک طریقہ ہے۔“

”اگر کیش یہاں نہیں ہیں تو تم یہاں کیا کرنا چاہتے ہو۔“

”آپ دیکھتے ہیں گے۔“

آپ ہمیں فارغ کر دیں... سینک سے ہمیں راکٹ ووم کے ذریعے احمد نے لے گئے... اس طرح وہ سب لامپ کے عرش پر اتر گئے... ساتھ  
”ہم بھی بھی سوچ رہے ہیں۔“ بامان نے کہا۔

”اور کیا آپ کو یہی معلوم ہو گیا ہے کہ چور کون ہے۔“

”احمد ازہ ضرور ہو گیا ہے... لیکن یقین سے نہیں کہ سکتے۔“

”ہمیں چور کی ضرورت بھی نہیں ہے... ہمیں تو بس کیسٹس مل جائیں۔“

”آپ کی مرثی... ہمیں کوئی خواہش نہیں اس لامپ سے  
جائے کی... آپ ہمیں سے فارغ کر دیں۔“

”مشریوڑی کا حکم ہے... ایسا نہیں کیا جائے گا... کیسل  
ملنے تک آپ کو فارغ نہیں کیا جائے گا۔“

”آپ کا مطلب ہے.. اب آپ ہماری مدد کے لئے ہیں  
تک پہنچ جائیں گے... لیکن ہمیں ساتھ ہے ضرور کیسٹس گے۔“

”ہاں! بالکل بھی بات ہے۔“

”اوے، جیسے میں چاہتا ہے... کر لیں۔“ اپنے چہرہ  
منہ بٹایا۔

اور پھر وہ پاپ میں اترنے لگے... اندرونی بھی تھی...  
لیے انہیں کوئی دقت نہ ہوئی.. آدھہ کھنے تک مسلسل وہ اترتا رہے۔

پھر انہیں اپنے نیچے وہ لامپ نظر آئی... پاپ اس پر فتحا... بامان

آخری سیرھی سے اترنے کے بعد انہوں نے لامپ کی چھت مگر۔

"نہیں... آپ ہمیں الہوار ہے ہیں... آپ کیسٹشن پا جتے ہیں... ہم پر ہی نہیں۔" "آپ کو دے سکتے ہیں... وہ جہاں بھی ہیں... ہم ان تک بھی بولے۔" "جب پھر چور آپ ہیں۔" انپکڑ جمیل پر سکون آواز ملے ہائی گے۔" "اوکے... پہلے میں یہاں آؤں گا۔"

"ضروری... کیوں نہیں..."

"کیا مطلب؟" "اس لائن پر آتا یا کیسٹشن لاتا... آپ کے لیے کوئی خالی پھر لائچ پر خاموشی چھاگتی... وہ اس کی سیر کرنے لگے... یہ نہیں... جب کہ کوئی اور ایسا نہیں کر سکتا۔" "ش نہیں... کچھ لوگ ایسے ہیں... جو یہاں آنکتے ہیں، تھے... پوری لائن کی سیر کرتا تو ان کے بس کی بات نہیں تھی... بامان اور بات ہے کہ مجھے پتا چل جائے گا۔" "بیس تو پھر... اگر کوئی یہاں کیسٹش پہنچانے کی کوشش کرنا انہوں نے بامان کی آواز سنی: آپ کو تو پتا چل جاتا... لیکن ایسا ہو نہیں..... گویا کیسٹش لائن پر لکھا۔" "میں آپ کا ہوں اور میرے ساتھ میرے ماتحت بھی ہیں... ہیں۔" "جس لائن پر سے کیسٹش برداشت کریں گے۔"

"حد ہو گئی... کیا تم پاگل ہو؟" بامان چلا اٹھا۔

"اس خطاب کے لیے شکر گزار ہیں۔" پروفیسر مسکراتے۔

"اگر کیسٹش اس لائن پر نہیں ہیں تو یہاں آ کر دلت کریں۔" "آپ کی مر رضی۔"

وہ لائن دیکھتے رہے... ادھر بامان اپنے ماتھوں کے ذریعے شائع کیا۔

"ہم تفہیش کر رہے ہیں... جس طرح پر ایسی چیزوں کا کام کیسٹش کروتا رہا... یہاں تک کہ کئی گھنٹوں تک رہے... آخربامان ہم دیکھتے رہے ہیں۔"

"آپ لوگ اب عرش پر آ جائیں۔" "وہاں بھی آپ لوگوں نے وقت ہی شائع کیا تھا۔"

"تب پھر یہ لوگ کیوں وقت شانع... اوه... میں کہو گی۔"  
جنتے کے انداز میں کہا۔

"میں... کیا مطلب... آپ کیا کہو گے۔"

"ہماری تو بس ایک ہی شرط ہے۔" اسکنڈ کا مردانہ روانہ  
بین کام ثتم کرنے کے بعد یہ کس طرح اپنے ملک کی طرف روانہ  
ہوا۔

"یہ کہ آپ مسٹر روڈی کو اور باقی تمام محلہ لوگوں کو تباہ کر لیں۔"

"خوب... خوب..." اسکنڈ جمیش مکارے۔

"کیا سچی بات نہیں۔" روڈی کی آواز گوئی۔

"سلیے بھی سکی... لیکن ہم پہلے آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ  
یہاں ہیں اور چور کون ہے... اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو  
ایسا... نہیں جانا چاہتے تو ہمیں ہمارے ملک کی طرف روانہ کر

کیونکہ اس صورت میں ہمارا کیا کام رہ جاتا ہے۔"

"تم ان سب کے سامنے بتائیں گے کیسے کیا کام رہ جاتا ہے۔"  
اوہ... اوہ۔" اس کے منہ سے مارے حیرت کے لکڑا۔

پھر اس نے جیب سے ایک نحاس آلہ کالا، اس کا نہ دیکھا۔

"اور کون کون آئے۔"

"کیا ہے بامان... کیوں بار بار مجھے پریشان کر رہے ہیں  
سرماں ہم لائچ کی سلاشی بہت اچھی طرح لے چکے ہیں لیکن... مسٹر ہر بنگ اور ان کے ساتھی پہلے ہی ہمارے ساتھ موجود

ہیں۔"

آواز تھکی تھکی تھی... وہ مسکرا دیے۔

"تو آپ کیسے علاش نہیں کر سکے۔"

"نہیں... اب آپ تلاش کر کے دکھائیں۔"

"ہماری تو بس ایک ہی شرط ہے۔" اسکنڈ کا مردانہ روانہ  
بین کام ثتم کرنے کے بعد یہ کس طرح اپنے ملک کی طرف روانہ  
ہوا۔

"اور وہ کیا؟"

"یہ کہ آپ مسٹر روڈی کو اور باقی تمام محلہ لوگوں کو تباہ کر لیں۔"

"کہاں... اس لائچ پر۔"

"بام! نہیں۔"

"لیکن آپ کا تو کہنا ہے کہ کیسے لائچ پر نہیں ہیں۔"

"ہاں! یہ بات بھی ہے۔"

"پھر وہ یہاں آ کر کیا کریں گے۔"

"تم لوگوں نے آخر نہیں الجھالیا... تم واٹھی اس کام کے

اوہ... اوہ۔" اس کے منہ سے مارے حیرت کے لکڑا۔

"سرف آپ ہی نہیں... باقی لوگ بھی آ جائیں۔"

اس سے آواز بھرنے لگی... پھر بھاری بھر کم سی آواز سنائی دی:

"کیا ہے بامان... کیوں بار بار مجھے پریشان کر رہے ہیں  
سرماں ہم لائچ کی سلاشی بہت اچھی طرح لے چکے ہیں لیکن... مسٹر ہر بنگ اور ان کے ساتھی پہلے ہی ہمارے ساتھ موجود

کیسے اس پر کہیں بھی نہیں میں۔"



”اچھی بات ہے ..... تم سب ایک کھنٹے بعد یہاں آتی رہیں۔“

گے۔“

”یہاں آپ کو آپ کی شکلیں دیکھنے کے لیے باہیا گیا ہے۔“

”لیکن ہم یہاں پیش کے لیے آئے ہیں۔“

پھر ایک کھنٹے بعد انہوں نے مسٹر روڈی اور ووسرے لوگوں ”آپ کو آپ کی پیشہ میں جائیں گی... ہم آپ کی شکلیں لانچ کے عرش پر اترتے دیکھا... جب سب لوگ آگئے تو پاپ الیکٹر فونش ہولیں گے۔“ سے ہٹ گیا۔

”یہ کیسا نہاد ہے۔“ ووچلا اٹھا۔

ووچلی بار روڈی کو دیکھ رہے تھے... وہ چست دھالا۔ ”شوکی! مجھے بات کرنے دو۔“ اپکلر جمیڈ مسکرائے۔ بے جھین آنکھوں والا نوجوان تھا... اس کے چہرے پر غمی کا۔ ”تی اچھا! آپ کر لیں... لیکن یہ آپ کے قایوں میں نہیں تھے... تھے جاتے کیوں... اُنہیں اس کو دیکھنے کے بعد ایک انہیں میں گے... ان سے تو بس میں ہی بات کر سکتا ہوں۔“ خوف محسوس ہوا... خود اپکلر جمیڈ بھی یہ خوف محسوس کیے بغیر نہ رک۔ ”کیا... کیا کہا شوکی... دماغ تو نہیں چل گیا۔“ محمود، وہ سب عرش پر بچھی کر سیوں پر بیٹھ گئے... لانچ کا شکنہ اور ق، آصف، آقبال، فرزانہ اور فرحت اپنل کر کھڑے ہو گئے... دفع اروں سے وہ ان گنت چھپلیوں کو ادھر سے اوہر آتے جاتے ان کے چہرے مارے غصے کے صرخ ہو گئے... رہے تھے لیکن یہ نظارہ وہ پہلے بھی دیکھے چکے تھے...“ یہ ڈراما بند کرو... میں تم لوگوں کی چالوں سے واقف کچھ دیر تک خاموشی طاری رہی، جب ان میں سے کہاں ہوں، تم صرف کام کی بات کرو۔“

بات شروع تک تو روڈی نے بستا کر لیا:

”شوکی نے بالکل نیک کہا ہے... مسٹر روڈی سے شوکی ہی کیا ہمیں یہاں ہماری صورتیں دیکھنے کے لیے ملائیں کرے گا۔“ اپکلر جمیڈ نے خوش ہو کر کہا۔

ہے۔“

”کیا... یہ آپ کیا کہ رہے ہیں۔“ شوکی چلا اٹھا۔

”ہاں شوکی۔“

”کیا مطلب... کس میں بیکن ہیں۔“ وہ جھٹا کر ایں۔

”اس میں بیکن ہیں۔“ شوکی مسکرا یا۔

”اور آپ نے میری بات کا بر ابھی نہیں مانا۔“

"آصف بری بات ہے۔"

"حد ہو گئی... آپ شوکی کو بلا وجہ سر پر چڑھا رہے ہیں۔"

"اسکی بات نہیں... شوکی ابھی ثابت کرے گا... ایسا بلا وجہ

باقی لوگوں کے چہروں پر حیرت دوڑھی... وہ کبھی ان پکڑ جاندی ہے میں یا سیا۔"

"اچھی بات ہے... اب ہم کچھ نہیں بولیں گے... صرف

بنیں گے۔"

"یہی تم لوگوں کے حق میں بہتر ہے... شوکی مسکرا یا۔"

ان کے من بن گئے... ان لمحات میں انہیں شوکی کا اس طرح

اکوون جانا تھت تا گوار گز رہا تھا... لیکن وہ کرہی کیا سکتے تھے..."

ان پکڑ جاندی اور ان پکڑ کا مران مرزا اس وقت پوری طرح شوکی کا ساتھ تھا۔

"اچھی بات ہے... تم لوگ وقت بہت بہاد کرتے ہو۔"

کارہے تھے اور اس بات پر بھی انہیں حیرت ہو گی۔

"اب شروع کریں۔" روزہ دی جل گیا۔

"آپ کو یہیں کی خود روت ہے یا چور کی۔" شوکی نے بات

رمانتے متھنا کر کیا۔

"اب آپ لوگ خاموش ہو جائیں اور میرے علاوہ کوئی نہ شروع کی۔"

ندیوں لے۔" شوکی کی سردا راز گوئی۔

"رولوں کی..."

"وہ یہیں ہمارے ملک میں ہیں۔"

"کیا کہا... یہیں تمہارے ملک میں ہیں۔"

"وہ بہت سے زور سے اچھے... روزہ دی اور ہر ہنگ کامارے

بہت کے بر احوال نظر آیا۔"

"ہرگز نہیں... اس میں بر امانے کی کون ہی بات ہے۔"

"اوکے... شگریہ انکل... اب میں وہڑے لے تے بات کر

سکوں گا۔"

باقی لوگوں کے چہروں پر حیرت دوڑھی... وہ کبھی ان پکڑ جاندی ہے میں یا سیا۔"

کی طرف دیکھتے لگتے تو کبھی شوکی کی طرف...

"میں اس سے بات نہیں کر سکتا۔"

"تب آپ ہمیں ہمارے ملک بھجوادیں... کیشل تو تم

اپنے طریقے سے ہی آپ کو دیں گے۔"

"حد ہو گئی... یہ کیا طریقہ ہے۔"

"وہی طریقہ۔"

"اچھی بات ہے... تم لوگ وقت بہت بہاد کرتے ہو۔"

"اور کیا آپ لوگوں نے ہمارا وقت بر باد نہیں کیا۔" غالباً

رمانتے متھنا کر کیا۔

"اب آپ لوگ خاموش ہو جائیں اور میرے علاوہ کوئی نہ شروع کی۔"

ان کے چہروں پر اور بھی حیرت کے آثار عمودار ہو گئے۔

"اوہ وہ! شوکی... تمہیں کیا ہو گیا ہے... آصف نے کہا

چاہا۔"

"آپ انہیں روکیں انکل.. ورنہ میں بات نہیں کر سکوں گے۔"

بہت کے بر احوال نظر آیا۔"

"آپ کو اس سے کیا... ہمیں ہمارے ملک میں لے چلیں  
بھوکتیں۔" روڈی نے جمل کر کہا۔

کیش لے لیں۔"

"اس بات کی کیا صفات ہے۔"

"کس بات کی۔"

"اس بات کی کہ آپ کیش وہاں ہمیں دے سکتیں گے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے... کیش تمہارے ملک میں نہیں  
بھوکتیں۔" روڈی نے جمل کر کہا۔

"تب پھر... کہاں ہیں۔"

"بھلیں بھلیں۔"

"آپ ٹلاش کیوں نہیں کر سکتے۔"

"اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ تمہارے ملک میں ہیں۔"

"ہمارے ملک میں ہیں... چور کو بھی میں دیں جیسے داری لیں گے۔" اسکریج چھیدھڑا کے

"کیا واقعی۔" روڈی نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں! کیوں نہیں... وہ ہمیں جانتے ہیں... ہم اگر کوئی

ذکر نہیں کرتے ہیں تو بلا وجہ نہیں کہتے۔"

"میں بھی بھی محسوس کر رہا ہوں... لیکن۔" روڈی کہتے کہتے "میں آپ کے ملک کے صدر سے بات کر داتا ہوں... میرا رک گیا۔

"اگر آپ لوگوں کا بھی خیال ہے تو آپ کی مرضی... اگر میں ہوئی تو آپ لوگوں سے ان کی بات کرائی جائے گی۔"

کیش ہمارے ملک میں ہیں اور پور بھی وہیں آپ کے جواہر کے ذریعے  
جا سکتا ہے... اور آپ اس بات کو نہیں مانتے تو اس میں ہمارا کیا قصور۔ انشارج کے صدر سے بات کی... ساری تفصیل اس نے اسے سنائی  
اب ہمارا اور آپ کا معاملہ فتح... آپ ہمیں ہمارے ملک بخیج دیں۔" بخیج ہوا جسمیے روڈی انشارج کے صدر کو حکم دے رہا ہے... ادھر  
اسکریج کا مرزا نے جلدی جلدی کہا۔

"آپ لوگ کوئی چال چل رہے ہیں... ورنہ ان کیسٹل؛ لیں... بھریے سلسلہ ہند ہو گیا... روڈی نے ان کی طرف مژہ کر کہا۔

آپ کے ملک میں کیا کام۔" ہر بیگ نے جمل کر کہا۔

تھے اور طاقت درجیں ہیں اور اللہ ہمارے ساتھ ہے ... وہ  
گھر آئے۔

پھر اور رابطہ ہو گا۔“

”کوئی بات نہیں۔“ وہ یوں۔

آدھے گھنے بعد روڈی کے آنے پر اشارہ منصوب ہوا۔ ”اوہ اچھا... یہ کیا بات ہوئی... لیکن بلا وہ جھٹڑا کیوں مول  
انشاد کا صدر روڈی سے بات کر رہا تھا... آخر آنے پر ان کے پاس مل۔“  
کی آواز سنائی دی۔  
”جھٹڑا کیا۔“

”ہاں جیشی... کیا معاملہ ہے... یہ لوگ بیوی بات کرنے۔“ ”میرا اپنا سمجھ خیال ہے کہ تم انہیں یہاں وہ کیسٹس نہیں دے  
ہیں... ان کی جو کیسٹس کم ہیں... تم وہ کیسٹس ہمارے ملک میں ان کے طبق ہو۔“  
حوالے کرنا چاہے ہو، اس لیے کہہ اور ہیں۔“  
”لیکن سر۔“

”لیکن وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہیں۔“  
”ہو سکتی ہیں نہیں... ہیں...“ وہ پر زور اندازیں ہوئے۔ روڈی نے تحریک ہو کر کہا۔  
”تو ہم اس سلسلے میں تھانات دے دوں۔“  
”وہ کوئی ایسی شرائط نہیں ہوں گی... جو آپ منظور نہ  
ہی باکل...“ انہوں نے کہا۔  
”لیکھو یار... کہیں مرہا شد دینا... انشادجہ اپنے قبر۔“

دوست ملکوں کے ساتھ ہم پر حمل کر سکتے ہیں۔“  
”خیر... تم وضاحت کر دیتے ہیں... آپ کو منظور نہیں ہو گا  
آپ ہمیں یہاں سے ہمارے ملک لے کر ہی نہ جائیے گا۔“  
”یہ کیا بات ہوئی... میں نے کیا کہا ہے... اور تم کیا جو۔“ ”اوے کے...“ اس نے کہا۔  
”میں کہ انشادجہ اور اس کے دوست ملک مل کر بھی اللہ۔ آپ کو پریشان نہیں ہونے دیں گے انشاء اللہ۔“  
”میں رہے ہو۔“

”لیکن میں پھر بھی کہوں گا... کیسٹش ان لوگوں نے ہی  
ہوں کہ تم لوگ ان کی کیسٹش اپنے ملک میں آئیں دو گے۔“

”ہر بگ نے اعلان کرنے کے انداز میں کہا۔  
اب تو سب اس کی طرف گھوم گئے... ان سب کے چہروں پر  
آواز ہند ہو گئی... اب روزہ ڈی نے کہا:

☆...☆...☆

”اچھی بات ہے... میں ان شریجہ کے صدر کی خلافت دے رہا  
ہوں کہ تم لوگ ان کی کیسٹش اپنے ملک میں آئیں دو گے۔“

”بالکل تھیک...“

آواز ہند ہو گئی... اب روزہ ڈی نے کہا:

”اور وہ شراکٹ کیا ہے۔“

”چلی شرط.... آپ کیسٹش کے بدالے میں ہمیں کیا دیں  
گے۔“

”یہ کوئی خاص بات نہیں... محروم ہم سے تین کھرب مالک رہ  
ہے... ہم آپ کو بطور انعام، بہت کچھ دے سکتے ہیں۔“

”چھ بھی... ملے ہو جائے تو اچھا ہے۔“

”اوہ امیں سمجھ گیا۔“ ہر بگ بڑی طرح اچھا۔

”کیا مطلب... آپ اس موقع پر کیا بات سمجھ گئے۔“  
فاروق کے لمحے میں بلا کی حیرت ہی۔

”اصل میں کیسٹش ان لوگوں نے خود ہی چڑی تھیں۔“  
ہر بگ نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں... ہم نے اعلان کیا ہے... کیسٹش  
کے ساتھ چور بھی صستر روزہ ڈی کے حوالے کریں گے۔“ شوکی نے مز  
بنایا۔

”اوہ ماں! یہ تو ہے۔“

"یار چپ رہو.... بہت زیادہ سمجھیدہ گفتگو ہو رہی ہے۔"  
"پرداز چلائے۔"

"اوہ... یہ آپ کہہ رہے ہیں انھیں... بہتر تھا یہ جملہ ایجاداں  
لگاتے۔"

"کیا کیا جائے... مجبوری ہے۔" پر فسر داؤ نے من

"مسٹر ہر بگ... آپ اپنی بات کی وضاحت کریں۔"  
انپکڑ جشید نے بر اسامنہ بنایا۔

"اس میں مجبوری کہاں سے پیک پڑی۔" فرزان نے حیران  
کیا۔

"اس قدر یقین سے یہ اعلان صرف اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے۔" ہر بگ مسکرا کیا۔

"اس قدر یقین سے یہ دعویٰ ایک اور صورت میں کیا جاسکتا ہے۔" انستاچا جانے ہیں۔  
انپکڑ کا مرزا نے کہا۔

"اس وقت صورت حال تی ایسی ہے۔"  
"کیا مطابق؟"

"اگر ہم نے یہ مظلوم کر لیا ہے کہ چور کون ہے... جب ہم خاموش ہو جاتے ہیں... آپ  
بات یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ میں کہاں ہو سکتی ہیں۔" داریں۔ آفتاب مسکرا کیا۔

"لیکن ہمارے کسی آدمی کا اتعلق آپ کے ملک سے نہیں۔" کیا خاک بات کریں... پتا نہیں کیا بات ہو رہی تھی۔"  
کامران مرزا جل گئے۔

وہ سب مسکرا دیے... پھر شوکی نے کہا:

"بات انعام یا معادنے کی ہو رہی تھی... اگر ہم اپنے ملک  
کی اور پورا ان کے حوالے کر دیں تو یہ ہمیں کیا دیں گے۔"

## جہاز میں سوراخ

"ہاہا۔" انپکڑ جشید غلمی انداز میں فٹے...

"یہ یہی بھی ہے۔" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"قلمی... تم مصنوعی کر لو۔" آفتاب نے منہ بنایا۔

"کیش... تم اسی صورت آپ کے حوالے کریں گے۔"

"میں... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" ہر بیگ نے حران ہو کر کہا۔

"کیا کیسے ہو سکتا ہے۔" اپنے جمیش مکراۓ۔

"جو آپ کہ رہے ہیں۔" ہر بیگ نے جمل کر کچا۔

"کہہ میں رہا ہوں اور انکار آپ کر رہے ہیں۔"

"خیر... یہ سودا مجھے منظور ہے... آپ جب وہ کیش

حوالے کر دیں تو ہم یہ لائچ آپ کے ملک روانہ کروں گے۔"

"ہرگز نہیں۔" اپنے جمیش چلاۓ۔

"جی... کیا کہا... ہرگز نہیں۔"

"لائچ... میرا مطلب ہے... یہ آب دوڑ۔"

"کیا!!" روڈی، بامان اور ہر بیگ وغیرہ چلانے

ساتھ کی آنکھیں تو مارے جیت کے باہر کو الٹی نظر آئیں۔

"یہ... یہ کیا کہا آپ نے۔" روڈی کھوئے کھوئے اور اسی... میرا مطلب ہے، اس تھوڑے، اس تھوڑے۔"

"مجھے منظور ہے... مجھے تو بس کیش چاہیں... لیکن آپ

اکوں کے یقین ولادینے کے باوجود اور آپ کے ملک کے صدر کے

"یہ میں نے سمندر میں آرام کی عرض سے بخالی تھی... مرات لینے کے باوجود یہ بات میرے حل سے نہیں اتر رہی کہ کیش

پسند سے۔"

"اگر آپ کیش چاہیے ہیں تو بطور انعام یا بطور..."

"ہم آپ کو کیش و جس دیں گے... آپ اپنی آنکھوں سے

ایکیں کے۔"

"اچھی بات ہے... اب یہاں کرنا ہو گا... یہ لائچ نہیں..."

"ایک کروڑ ڈالر۔" روڈی نے کہا۔

"حد ہو گئی... کیا آپ مذاق کے مذہم ہیں مسٹر روڈی۔"

"اس میں مذاق کی کیا بات ہے۔"

"کہاں مجرم آپ سے تین کھرب ڈالر مانگ رہا ہے..."

کہاں آپ ہمیں صرف ایک کروڑ ڈالر پر ٹھغار پے ہیں۔"

"جب پھر آپ کیا چاہیے ہیں۔"

"نقشوں کی بجائے... ہمیں ایک بڑیہ دیں..."

"اور وہ کیا؟"

"لائچ... میرا مطلب ہے... یہ آب دوڑ۔"

"کیا!!" روڈی، بامان اور ہر بیگ وغیرہ چلانے

ساتھ کی آنکھیں تو مارے جیت کے باہر کو الٹی نظر آئیں۔

"یہ... یہ کیا کہا آپ نے۔" روڈی کھوئے کھوئے اور اسی... میرا مطلب ہے، اس تھوڑے، اس تھوڑے۔"

میں بولا۔

"کیوں... کیا یہ بہت بھی ہے۔"

"یہ میں نے سمندر میں آرام کی عرض سے بخالی تھی... مرات لینے کے باوجود یہ بات میرے حل سے نہیں اتر رہی کہ کیش

پسند سے۔"

"اگر آپ کیش چاہیے ہیں تو بطور انعام یا بطور..."

"آپ کو یہ نہیں دینا ہو گی۔"

"اوہ کیش..."

ایک پورا بھری جہاز ہے... یہ لارج کی رفتار سے تو پہل نہیں سکے گی۔“  
”کوئی بات نہیں... ہمیں کوئی جلدی نہیں۔“

”حد ہو گئی... یہ سونے کا وقت کب ہے۔“  
”تو ہم ایسا کیوں نہ کر لیں... ہم خود ہوائی جہاز سے چلتے ہیں... جہاز سمندر کے راستے آتا ہے گا۔“  
”بات سونے کے وقت کی نہیں... ڈیوٹی دینے کی ہے...“  
”لات ہمارا وقت ڈیوٹی دینے کا ہے۔“

”کہیں... ہم اسی پر سفر کریں گے۔“  
”اس طرح بوریت نہیں ہو گی... آج کے دور میں جب ہوں۔“ ہزار سفر جہاز کے ذریعے صرف چند کھنے میں ملے ہو سکتا ہے... ہم روزی نے بھی چونک کر اس کی طرف دیکھا... پھر مجتب سے پندرہ دن کا سفر کیوں کریں۔“  
”میں اس نے کہا۔“

”اسی میں ہزا ہے... پندرہ دن میں خوب لطف انداز ہوں۔“ اب ہمیں اپنے پروگرام پر عمل کرنا ہو گا... مسٹر ہزر بگ کے۔“ ایکل جمشید نے پس کر کھا۔

”ایک بات پھر کہے دتا ہوں... مجھے ایک قیصہ بھی امید نہ ہے کہ آپ لوگ ہمیں وہاں کیسی دے سکھیں گے۔“  
”ہم بھی ایک بات ملے کر کے جہاز پر آئے تھے۔“ روزی ”اور ہمیں سو قیصہ امید ہے... ہم آپ کو کیسی دے سکھیں گے۔“ شوکی مسکرا یا۔

”اوروہ کیا۔“  
”اوپر چاروں طرف دیکھ لیں۔“  
”کے پھرے پر حیرت دوڑ گئی...“  
”آپ کے وہ ماتحت نظر نہیں آ رہے... کیا نام ہے ان کا... لکڑے تھے لیکن ان کے ہاتھوں میں نئی طرز کے پستول تھے۔  
اکرام۔“

”آپ لوگ ان پستو اون کو عامہ پستول خیال کرنے کی غلطی دیجیے گا... کیا سمجھے۔“  
”ان کے ساتھ چند اور ساتھی بھی آپ میں نظر نہیں آئیں گے۔“

"آپ کیا کہتا چاہتے ہیں۔" شوکی نے الجھن کے لمبیں کی مطلب سر... آپ بتائیں گے... آپ کو کیسے معلوم کر کھا۔  
ناپروگرام کی تھا۔" ہر بندگ نے جر ان ہو کر کہا۔

"یہ پستول نام پستول نہیں ہیں... خاص ہیں... انتہا... اندازہ... اسکنر جمیش بھی نہ ہے، اندازے لگانے میں  
کوئی نہیں لکھتیں۔"

ایوری دنیا میں اندازہ لگانے میں سب سے زیادہ میں ماہر ہوں...  
""تب پھر...""  
""نظر سے آنے والی ہیں... جو ہمیں پکھنیں کے گی۔ ان لوگوں میں اپنے کئی اور اندازے آپ لوگوں کو بتاؤں گا۔"

آپ لوگوں کو کم از کم کئی سمجھتے کے لیے بے ہوش کر دے گی... بدلے... اور... اچھا... کمال ہے۔" ساتھا کے منہ سے اکا۔  
آپ کی سانس روکنے کی چال بھی نہیں چلے گی... اس لیے وہ ہیں؛ روڑی نے چوک کراس کی طرف دیکھا، جیسے اس کی موجودگی  
چھوڑ دی جاتی ہے... تو قضا میں بدستور رہتی ہے... یہ نہیں کہ اس احاس اسے پہلی بار ہوا ہو۔

ہو جاتی ہے... دوسری طرف ہم لوگوں کو اس کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔  
""میں تو بھول ہی گیا... آپ بھی یہاں موجود ہیں۔"  
اگر یقین نہیں تو... تجربہ کر کے دکھا دیں۔"

""نہیں! اس کی ضرورت نہیں... یقین یقین آ گیا۔" "اوہ ہاں! خیر کوئی بات نہیں... آپ لوگ تو اپنے ہی  
یہ لیکن ہم تجربہ کر کے دکھانا چاہیں گے۔" ... مجھے فخر ہے، ان کے باقیوں ساتھیوں کی... جلد از بدلہ انہیں قابو  
یہ کہتے ہی روڑی نے ہر بندگ کو اشارہ کر دیا، اس نے پہلی کریمہا چاہیے... ورنہ یہ لوگ رنگ میں بھنگ ڈالنے کے ماہر  
ساتھیوں کو اشارہ کیا... اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر سکتے... ترکیب۔"

ساتھیوں نے روڑی کو کہتے ہیں:  
"آپ فلرٹ کریں..... میرے آدمی ان کی تلاش کر چکے  
ان کے باقی ساتھیوں کو حلاش کرو اور یہیں سوچنا کر جاؤ۔" بلوہنگ نے مسکرا کر کہا۔

اٹھا لاؤ... اب تم ان سے پہچیں گے... کیسٹن کہاں ہیں اور... پھر آدھ تھنڈ گزر گیا... اسکنر جمیش اور ان کے ساتھی بالکل  
انہیں بتاؤں گا... دراصل ان کا پروگرام اپنے ملک میں کیا تھا۔" اسکا ڈالے تھے... ان لوگوں نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی

"یہ تھیک رہے گا... ان میں سے سب سے کمزور کو ہوش میں اوس ناک اس سے فوراً اگلوایا جائے۔"

"کیا کہتے ہو... بھلا وہ جہاز پر نہیں ہیں تو کیا سندھ میں یہ اخلاق ناٹ لڑکا... اس میں بھادری کے جراشیم بالکل ہیں... ہرگز نہیں... جہاز سمندر کی سطح پر نہیں ہے... جہاز سے تو بالکل نہیں... بالکل بروڈ ہے... ہماری نہیں اپکسر جمیش ایسے لاکوں کو ہی نہیں سکتے... اور جہاز میں چیزیں کوئی جگ نہیں ہے۔"

"اس کے باہر جو دوہوئیں ہیں ملے۔"

"جھرت ہے... کمال ہے... خیراب ہم سب انہیں خالی لے... فلنے کریں۔" ہر بُنگ چتا۔

بامان آگے بڑھا اور اخلاق پر جھک گیا... اس نے اسے کوئی کریں گے۔"

اب وہ سب حلاشی میں جٹ گئے... ایک گھنٹہ اور گزر گیا... سختی... جلد ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔  
وہ کہیں نہ ملے... اب تو ان کامارے جھرت کے بر احال ہو گیا... اور "تمہارے سب ساتھی بے ہوش پڑے ہیں... یقین نہیں تو اپکسر جمیش اور ان کے ساتھی جوں کے توں ساکت پڑے تھے... تھا۔" لود

"اچھا تو پھر۔" اس نے فلنہ بھوکر کہا اور چاروں طرف لوگ من لکائے عرش پر آگئے۔

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" روڈی کے منز سے مارے جاتا... اس کے ساتھی عرش پر پڑے نظر آئے۔

"صرف تم ہوش میں ہو بلکہ تمہیں ہوش میں لا لایا گیا ہے۔" جھرت کے نکلا۔

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا... ہر کوئی ہونقوں کی طرح ایک "لگ... کیا کہنا چاہتے ہو... میں نہیں جانتا یہ شش کہاں دوسرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ہمیں سوچنا ہو گا۔"

"یا پھر ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لا لایا جائے... اسیں تو فی الحال یہ نہیں پہچنا کہ کیسیں سے پوچھا جائے... باقی لوگ کہاں ہیں۔"

نہیں دیکھا... آخر ہر بُنگ کے آدمی من لکائے وہاں آگئے۔

"وہ کہیں نہیں ملے۔"

"کیا کہتے ہو... بھلا وہ جہاز پر نہیں ہیں تو کیا سندھ میں یہ اخلاق ناٹ لڑکا... اس میں بھادری کے جراشیم بالکل ہیں... ہرگز نہیں... جہاز سمندر کی سطح پر نہیں ہے... جہاز سے تو بالکل نہیں... بالکل بروڈ ہے... ہماری نہیں اپکسر جمیش ایسے لاکوں کو ہی نہیں سکتے... اور جہاز میں چیزیں کوئی جگ نہیں ہے۔"

"جب یہ ہوش میں آئیں گے تو ہم ان سے یہ سوال پوچھ لیں۔"

"جھرت ہے... کمال ہے... خیراب ہم سب انہیں خالی لے... فلنے کریں۔" ہر بُنگ چتا۔

بامان آگے بڑھا اور اخلاق پر جھک گیا... اس نے اسے کوئی کریں گے۔"

اب وہ سب حلاشی میں جٹ گئے... ایک گھنٹہ اور گزر گیا... سختی... جلد ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

وہ کہیں نہ ملے... اب تو ان کامارے جھرت کے بر احال ہو گیا... اور "تمہارے سب ساتھی بے ہوش پڑے ہیں... یقین نہیں تو

اپکسر جمیش اور ان کے ساتھی جوں کے توں ساکت پڑے تھے... تھا۔" لود

"اچھا تو پھر۔" اس نے فلنہ بھوکر کہا اور چاروں طرف

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" روڈی کے منز سے مارے جاتا... اس کے ساتھی عرش پر پڑے نظر آئے۔

"صرف تم ہوش میں ہو بلکہ تمہیں ہوش میں لا لایا گیا ہے۔" جھرت کے نکلا۔

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا... ہر کوئی ہونقوں کی طرح ایک "لگ... کیا کہنا چاہتے ہو... میں نہیں جانتا یہ شش کہاں دوسرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ہمیں سوچنا ہو گا۔"

"یا پھر ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لا لایا جائے... اسیں تو فی الحال یہ نہیں پہچنا کہ کیسیں سے پوچھا جائے... باقی لوگ کہاں ہیں۔"

اے اتنا لکا وہ اور اس سے پوچھو، اس کے باقی ساتھی کہاں

”تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں۔“

”اوہ اچھا... یہ بات ہے... تو وہ آپ کو نہیں ملے... خوشی کو... جب تک یہ بتا دے یا پھر خشم نہ ہو جائے۔“ روزی کی سرو

ہوئی میں کر۔“

”خوشی کا انکھار بعد میں کرتا... پہلے یہ بتاؤ...“ کہاں

”اوکے... ابھی مجھے۔“

اب اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا... انہوں نے اس

”میرے دل میں... چیزیں نہیں۔“

”دیکھو... ہم کیا نہیں کریں گے۔“

”باں! اب کیا پڑھ کرام ہے۔“

”یہ تو صاف نظر آ رہا ہے... کر گز دیں جو کرتا ہے... ابھی سے پوچھنا شروع کر دیا۔“

”بہت دلیر نظر آ رہے ہو۔“

”مجھوں کی مجبوری ہے۔“ اس نے منہ بتایا۔

”یہ کیا بات ہوئی۔“

”ایے مو قعے میری زندگی میں آتے رہتے ہیں... لوگ

کہ ان میں سب سے کمزور محسوس کرتے ہیں اور مجھ سے اپنے مطلب

”مشتر ہڑ بگ... یہ آپ بزدل آدمی کو ہوش میں لا۔“ بات اگلوانا چاہتے ہیں... لبڑا آپ لوگ جان لئی سکتے ہیں... مجھ

ہیں۔“ اس نے منہ بتایا۔

”مجھے معلوم نہیں تھا، ان کا بزدل ترین آدمی بھی بہادر تر ہے۔“

”اوہ... مطلب یہ کہ تم اس میدان کے کھلاڑی ہو۔“

”باں! باں!“

”خیر! ابھی یہ تو نہیں کہا جا سکتا... یہ بہادر ترین تو تباہت لکھیں۔“

”تب پھر کیا پوچھا ہے۔“

”تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں۔“

”اوہ اچھا... یہ بات ہے... تو وہ آپ کو نہیں ملے... خوشی کو... جب تک یہ بتا دے یا پھر خشم نہ ہو جائے۔“ روزی کی سرو

ہوئی میں کر۔“

”خوشی کا انکھار بعد میں کرتا... پہلے یہ بتاؤ...“ کہاں

”ہیں۔“

”میرے دل میں... چیزیں نہیں۔“

”دیکھو... ہم کیا نہیں کریں گے۔“

”باں! اب کیا پڑھ کرام ہے۔“

”یہ تو صاف نظر آ رہا ہے... کر گز دیں جو کرتا ہے... ابھی سے پوچھنا شروع کر دیا۔“

”بہت دلیر نظر آ رہے ہو۔“

”گویا تمہیں معلوم ہے۔“

”باں بالکل۔“

”اور تم بتاؤ گئے نہیں۔“

”ہرگز نہیں۔“

”مشتر ہڑ بگ... یہ آپ بزدل آدمی کو ہوش میں لا۔“ بات اگلوانا چاہتے ہیں... لبڑا آپ لوگ جان لئی سکتے ہیں... مجھ

ہیں۔“ اس نے منہ بتایا۔

”مجھے معلوم نہیں تھا، ان کا بزدل ترین آدمی بھی بہادر تر ہے۔“

”اوہ... مطلب یہ کہ تم اس میدان کے کھلاڑی ہو۔“

”باں! باں!“

”خیر! ابھی یہ تو نہیں کہا جا سکتا... یہ بہادر ترین تو تباہت لکھیں۔“

345

"آپ اپنا فن آزمائیں... میں جگر آزماتا ہوں۔" "م ہو گئے۔"

”اوہ... سے تو شاعری کرنے لگا۔“

اوہو... یہ شاعری کرنے لگا۔ ” وقت کی بات ہے... اب چھپانے کی کوئی ضرورت  
” چھائی کے پختنے پر شاعری نہیں سوچتے گی تو کیا ملکا... وہ دیکھیں وہ لوگ آپ لوگوں کے پیچے پیچے ہوئے چڑیں۔ ”  
سوچتے گی۔ ” اخلاق نے بر اسامنہ بنایا۔ ” وہ جو عنک کرم میں... انہوں نے دیکھا... فرزان، رفت،

"یقینیز حاگتا ہے۔" رودھی بولا۔

میں زخم لگا دا... پھر ان پر سمندری تملک چھڑکو... نہا بے، اس ترکب "مجھے نہیں معلوم... یہ پہلے کہاں تھے... میں نے آپ کو سے بڑے بڑے بول پڑتے ہیں۔"

"تم لوگ ان کے بارے میں جان کر کرو گے کیا... اب ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔" اس نے جملہ بھل دی کیا۔  
شریف لوگ ہیں... انہیں اپنا کام کرنے دو۔"

"ہر گز نہیں... یہ بات ہماری پرداشت سے باہم ٹھیک نہ ہے۔"

جہاں ہمارا ہے... اور اس میں تجھ پکھ دوسرے لوگ گئے جیں... آں آپ ہمارے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ فرزانہ آگے کیا وجہ ہے... ہم ان کو تلاش کیوں نہیں کر سکتے یہیں۔

”بلاکل ای طرح... جس طرح یہ ملک آپ کا ہے...“ اور انہیں تو کیا تمہارے فرشتوں کے بارے میں یہ چھوڑ ہے کیسٹش اکر ملک میں چراہی گئی تھیں... لیکن آپ پورا گھٹاٹ نہیں دین تھے ورنہ تم اس کے جسم پر زخم لگائیں گے اور پھر ان زخموں پر کر سکے... تھیسٹش کو گھٹاٹ کر سکے۔ ”اخلاق مسکرایا۔“ اس چھڑائیں گے... اور تم اپنے ان بڑوں کا انجام آنکھوں سے دیکھو ”ملک تو خیر ایک بڑی چیز ہے... جہاڑ تو اتنا بڑا نہیں ہے۔“ لے رہو ڈی نے غرا کر کر کہا۔

"جس... میں بتا دیتا ہوں... وہ کہاں ہے۔"

"انہیں اس پستول کے صرف اک فائر سے لے ہوٹھ کیا جی

”ہاں کھڑے ایک سیاہ قام کی طرف روڈی مرتے ہوئے

”تو سر... یہ ناممکن ہے... یہ جھوٹ بول رہی ہے۔“

”ساتھ نے... تم ہمیں الوبنانے کی کوشش کر رہی ہو۔“

”مجھے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں... اس لیے کر...“

”بنتے کہتے رک گئی... ساتھ میں مسکرائی بھی۔“

”اس لیے کر کیا؟“

”بس جانے دیں... آپ بر امان جائیں گے۔“

”نہیں مانتوں گا... تم بتم پورا کرو۔“ روڈی نے جلا کر

”جی اچھا... مجھے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اس لیے

”آپ پہلے ہی الوہیں۔“

”کیا!!“ روڈی دھماڑا۔

”آپ وعدہ کر چکے ہیں... برائیں مانیں گے۔“

”اوہ...“ اس کا سارا اغصہ جھاگ کی طرح بینچ گیا۔

”یہ تھاڑا وقت شائع کر رہی ہے سر...“ ہر بندگ نے گھبرا کر

”میں محوس کر چکا ہوں... لیکن میں یہ جاننا ہو گا... یہ کہاں

”ہے۔“

”یہ اخلاقی گیوں بے ہوش نہیں ہوا۔“ فرحت کے لمحے میں بلا کی جبرت تھی۔

”یہ بھی ہوا تھا... لیکن تم لوگوں کے بارے میں پوچھنے کے لیے اسے ہوش میں لا تا پڑا۔“

”اس بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ ہم کہاں ہیں۔“

”کیا مطلب... اسے معلوم نہیں تھا۔“

”بالکل نہیں... نہیں تو خود معلوم نہیں تھا کہ ہم اپنے

ساتھیوں سے خاموشی سے الگ ہو کر کہاں جائیں گے... بس جو ان میں آگئی کر گز رے۔“

”خیر... کیا کیا تم لوگوں نے... کہاں تھے تم۔“

”جہاز کے باہر رکنے پلے گئے تھے... میرا مطلب بے

سندھ رگی۔“

”لکھا... بالکل غلط... یہ جہاز تو پوری طرح شستے کے خون

میں پٹا ہوا ہے... اس خول سے ہم صرف اس پاپ کے ذریعے کل

سکتے ہیں... جس کے ذریعے اس میں آئے تھے...“ روڈی نے انہوں

میں سر ہالایا۔

”بس اسی کوکاری گری کہتے ہیں۔“

”مسندر و کاس اکیا ایسا ممکن ہے۔“

”چہاز کے سب سے نچلے حصے میں... بم فٹ کرنے کے لئے...“  
 ”اب ہم بم آپ کو دکھاتو کئے نہیں... صرف یہ تاکتے ہیں  
 تھے۔“  
 ”ب اس جہاز پر آپ کا نہیں ہمارا حکم چلتے گا... ورنہ بم پھٹ جائے  
 جہاز کے اندر پانی آجائے گا۔“  
 ”کیا... نہیں... یہ غلط ہے۔“  
 ”کیوں جتاب... غلط کیسے؟“ فرزاد نے جہاں ہو کر کہا۔  
 ”تن... نہیں... نہیں۔“ وہ چلاجے۔  
 ”تم لوگوں کی کئی بار خلاشی لی جا چکی ہے... تمہارے پاس ہے۔“  
 ”مم... میں... میں۔“ اخلاق نے گویا یاد دلایا... کہ وہ  
 کہاں۔“  
 ”ہمارے پاس ہم نہ کی... ہم بنانے والے تو ہیں...“  
 ”ادہ بان... واقعی... پہلے اخلاق کو کھولا جائے، چلدی  
 پر و فسردا و دایے کام چکلی بجا تے ہی بگزرتے ہیں۔“  
 ”ہم یقین نہیں کر سکتے۔“  
 ”میں اپنے ایک آئے پر ہم کی موجودگی ثابت کر لتا  
 ہوں۔“ پر و فسردا و دمکراتے۔  
 ”کیا مطلب... آپ کے پاس آ لے کہاں سے آ گیا۔“  
 ”یا یے کام بھی چکلی بجا تے ہی کر سکتے ہیں۔“  
 ”اوہ ہو... آلمہ بنانے کے لیے تو کچھ چیزوں کی ضرورت  
 ہوتی ہے... وہ کہاں سے لائے۔“  
 ”وہ تھیں جیبوں میں ایسی بے شمار چیزوں رکھتے ہیں۔“  
 ”اوہ... اوہ... ان کے منڈ سے لگتا۔“  
 ”ہاں جتاب اپا لکل بھی بات ہے۔“  
 ”اس کے باوجود میں یقین کرنے پر تیار نہیں...“

"نہیں۔" وہ چلا۔

روڈی نے بڑی طرف دیکھا... جیسے کہ رہا ہو... اب

"اب یہ ہو کر رہے گا... آپ نے ہماری بدمایات پر عمل نہ باندھیں..."

"میرا خیال ہے میر... ان سے اُن کا معاهدہ کر لیتے ہیں۔"

"مشیر بٹک... یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا... آپ ان بٹک نے آہ بھر کر کیا۔

دھیان کیوں ترکھائے... یہ کھک کر الگ کیجئے ہو گئے۔" "اوکے... ہم تم سے معاهدہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔"

"لیش کے بارے میں گفتگو نے مجھے بڑی طرح الجھایتوں" " تو پھر ہماری چیزیں شرط نہیں... ہمارے ساتھیوں کو ہوش میں

سر... مجھے افسوس ہے..."

"اب یہ افسوس ہمارے کس کام آئے گا... اگر یہ درست ان" "بڑی بٹک انہیں ہوش میں لے آؤ۔"

رہے ہیں تو ہم ان کے قابو میں ہیں۔" "اوکے سر... " اس نے کہا اور اپنے ماتحتوں کو اشارہ کیا۔

"نہیں سر... ایسی کوئی بات نہیں... میں ابھی ان کی سماں" "وہ حرکت میں آگئے... اس طرح جلد ہی سب لوگ ہوش میں

کو اڑا کر رکھ دوں گا۔"

"بہت خوب ایکام دکھایا بے تم لوگوں نے۔"

"وہ... وہ کیسے جتاب؟" رفعت نے طنزی کہا۔

"لیکن تم لوگوں کی اپنی زندگیوں... بالکل اس طرح۔"

"آپ اس سے کون سا کچھ اگھوا کے... کہ ہم سے الگ اٹھاں" "ہاں! اس میں شک نہیں... لیکن ہمیں یہ سودا پھر بھی مہکا

گے... دوسرے یہ کہ، تم تو ہم بندھی حالت میں بھی چلا سکتے ہیں۔" لیکن ہب کا۔"

"کیا کہا... " وہ چلا۔

"آپ کو یقین نہیں تو تجھ پر کر لیں... پہلے ہمیں یاد رہے" "اگر بکھر جاتا ہو جاتا ہے... ہم سے مر جاتے ہیں تو کیا

دیں... پھر ہم سے کہیں اب بم چلا کر دکھائیں... اگر جہاں میں دوسرے دو تین دوسرے دو تین اپنی لیش کے ساتھ ہٹتھم نہیں ہو جائیں گے۔"

بلکہ مشید نے کہا۔

"نہ کروں تو ہمارا نام نہیں۔"

سے جائیں گے۔"

"اب کیا ہو سکتا ہے... اب تو ہم آپکے ہیں۔"

"تب پھر لے پڑیں جہاز ان کے ملک کی طرف۔"

"اچھی بات ہے... میں ہدایات دیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر رودھی انجن روم کی طرف مرا:

"مسٹر! آپ اس طرح نہیں جاسکتے... ہمارے ایک ساتھی کو

خدا لے جائیں۔"

"مجھ دیں۔"

"محمود... تم ان کے ساتھ چاؤ... دیکھو... یہ پکتان کو کیا

ہے ہیں۔" اسپرین جمیلہ بولے۔

"ہم تمام کیسیں نہیں دیکھیں گے... بس ہم وہم کیسیں دیں

دونوں انجن روم کی طرف چلے گئے... ایسے میں ہر بندگ زور

ت اپٹا... اس کی آنکھوں میں حیرت دوڑگی... ۔

☆...☆...☆

"خیر دیکھا جائے گا... اب تم لوگ کیا کہتے ہو۔"

"ہمیں اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں... باگ ڈور اب ہمارے ہاتھ میں ہے... اگر تم کیسیں حاصل کرنا چاہے ہو... تو ہماری شرائط ماننا ہوں گی۔"

"اپنی شرائط بتاؤ۔"

"پہلی شرط... جہاز گو ہمارے ملک لے چلو۔"

"چلو منظور... دوسرا شرط۔"

"کیسیں ہم آپ کے حوالے کر دیں گے... لیکن اس سے پہلے ان کو دیکھیں گے۔"

"اس میں بہت وقت لگ جائے گا۔"

"ہم تمام کیسیں نہیں دیکھیں گے... بس ہم وہم کیسیں دیں لیں گے۔"

"اوکے... منظور ہے۔"

"جب پھر آخری شرط... یہ گیس پستول ہمارے حوالے کر دیں۔"

"ہر بندگ... پستول انہیں دے دو۔"

"اس طرح تو ہم خود کو ان کے ہاتھ میں دے دیں گے۔"

"جب پھر ہم کیا کر سکتے ہیں... میں نے پہلے ہی تم لوگوں کے سچھا دیا تھا... ان کی کسی چال میں نہ آتا... ورنہ ہم لوگ بے ہوت

”کیا غصب کرتے ہیں، اس طرح تو انہیں اس مقام کا علم  
لے گا اور یہ بھم کو ناکارہ بنادیں گے۔“

”اس کی ترکیب فرزاد سے پوچھو۔“ انہوں نے منہ بنا دیا۔  
”ہاں فرزاد... اب تم پلو۔“

”جن صاحب کو یہ ہمارے ساتھ بھیجیں... ان کی آنکھوں پر

”ایک منٹ مسٹر رہڈی۔“ ہر بُنگ باندآندراز میں چلا دیا۔ ”ندھدی جائے... تاکہ وہ یہ نہ دیکھ سکیں کہ بھم جہاز میں کس جگہ ہے۔“  
”اب کیا ہے۔“ وہ بر اسامہ ہاتھے ہوئے مڑا۔ ”درعن بھم کے سامنے ان کی آنکھوں سے ایک لمحے کے لیے پٹی  
”بھم ان کی شرائط مان رہے ہیں... خود کو ایک طریقے سے بھی کرے۔“

کے ہوا لے کر رہے ہیں... لیکن بھم نے اس بھم کو آنکھوں سے بھی ”خوب خوب! ترکیب پسند آئی... لیکن۔“ انپکز کا مران  
نکل نہیں... کیا اس طرح بھم بے دوقوف نہیں بن رہے... ہو سکتا۔ اسکرائے۔

یہ صرف ایک گپ ہو... اس صورت میں یہ ہمارا کتنا مذاق الائی۔ ”لیکن کیا؟“ پروفسر بولے۔ ”لیکن اس طرح بھی انہیں کسی حد تک اندازہ ہو جائے گا۔“

”اوہ ہاں اداقتی... مسٹر ہر بُنگ آپ نے بہت معقول ہے۔“ ”اس کے لیے دوسرا ترکیب ہے۔“ فرحت مسکراتی۔

کی... انپکز جمیش آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔“ ”چلو پھر دوسرا ترکیب تم بتا دو۔“

انہوں نے فوراً پروفیسر داؤڈ کی طرف دیکھا... جیسے کہ... ”بھم انہیں یہاں سے بالکل سیدھا بھم تک نہیں لے جائیں  
ا بلکہ اوہر اور گھماتے پھراتے، پکڑ کرنے لے جائیں گے... اس ہوں...“

”پروفیسر صاحب! اب میں اس سوال کا کیا جواب دوں۔ انہیں کوئی اندازہ نہیں ہو سکے گا۔“

”بھم ان میں سے ایک کو اس جگہ لے جاتے ہیں... جہاں...“ ”اس میں تھک نہیں... یہ ترکیب بہت خوب ہے۔“ انپکز  
نصب ہے۔“ ”جس نے تعریف کی۔

## اس کا انداز

"بے چاری رفت روگئی... اسے کوئی ترکیب بتانے کا موقع بول پڑھا دیں۔" میرن آسکا۔ آفتاب نے منہ بنایا۔

"مل... لیکن جمیں...،" منور علی خان ہکلا۔

"کیوں... کیا ہوا؟"

"وہ تو درندوں کی آنکھوں پر باندھتا ہوں میں۔"

"تو کیا... بس باندھ دو تم۔" وہ مسکرائے۔

"ہرگز جیسیں...،" ہر بیک چلا اٹھا۔

"تب پھر آپ کوئی شیپ وغیرہ دے دیں۔" آصف نے منہ

"موقع ہے۔" خان رحمان بھل اٹھے۔

"جی... وہ کیسے... کہاں ہے موقع؟"

"مزید احتیاط کی جاسکتی ہے یہ کہ واہی پر ان کے منہ پر

چپکا دی جائے... اور ہاتھ پیچھے باندھ دیے جائیں... تاکہ یہ باہمی

اور منہ سے کوئی اشارہ نہ دے سکے اور بات نہ کر سکے۔"

"اس صورت میں وہ آ کر کیا جاتے گا۔" روزی نے

بنایا۔

"بات پہنچانے کی ہوئی ہے۔" ہر بیک جھلا اٹھا۔

"لایے پہنچانے کی ہوئی ہے۔"

ہر بیک نے جیب سے ایک رومال نکال کر منور علی خان کی

"وہ سب کوہاں میں بلا سکے گا۔"

"خیر... کوئی اعتراض نہیں۔"

"تب پھر بیک جیسیں... کون جائے گا ہمارے ساتھ۔"

"مسٹر ہر بیک... میرا خیال ہے... اس موقع پر..."

ساتھ جائیں۔"

"مم... میں... یعنی کہ میں۔" ہر بیک ہکلا۔

"اس کام کے لیے آپ سے بہتر کوئی نہیں ہو سکے۔"

"اوکے... ابھی بیچتے۔"

"اچھی بات ہے سر... مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

منور علی خان نے رومال لیا اور اس کی آنکھوں پر خوب

ڈیلے پھر، پہلے آنکھوں پر پینی بندھا بیچتے... کام سے پہنچ دی۔

درمیان منور علی خان موجود ہیں... اپنے تھیلے میں سے تو بڑا نکال لیا، "یہ... یہ کیا۔" وہ چلا اٹھا۔

"خوب! اب آپ انہیں روم کی طرف جائیں... اور پکتان کیسے؟" "مجنہ تو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا... اب میں چال کیا تھا دیں اور یاد رکھیں... اگر آپ نے کوئی چال چلے کی کوشش تو اس صورت میں فرمے دار بھی آپ ہوں گے... جہاز پھٹ

"اندھوں کی طرح۔" آفتاب نے باک لگائی۔

لگا... اس میں پانی آجائے گا۔"

"ہاں ایا لکل... ہم آپ کو ہاتھ پکڑ کر لے چلیں گے۔" "تن تھیں... روزی کا تپ گیا... پھر وہ انہیں روم کی۔

"بیٹ لوں گا تم سے۔" پلا گیا... محمود اس کے بیچھے تھا، پھر وہ دنوں بھی واپس آگئے..."

"کچل جتاب! اس میں ہمارا کیا قصور... آپ لوگوں۔" "کیوں محمود... کیا رہا۔"

خود یہ شرط منکور کی ہے... آپ نہ منکور کریں... "فاروق نے بھاں" "انہوں نے بھی ڈایا تھا دی ہیں... جہاز کو پاک لینڈ کی کہا۔

"مسٹر ہر بنگ... آپ وہی کریں... جو کہا جائے گا... اسے پاک لینڈ جائے گا... پکتان کی حیرت کا کیا

روڈی یولاء۔"

"چلو چھوڑ دو... تپ چھیں۔" آصف نے منہ بنا لیا۔

"دماغ تو نہیں چل گیا۔" محمود نے اسے گھوڑا۔

"ابھی تک تو نہیں چلا۔" وہ مسکرایا۔

"آخوندہ اسے لے گئے... دلچسپی پر اس کے ہاتھ یتھ بامہ۔"

"خشم کرو بھی... مسٹر ہر بنگ کو ایک کمرے میں بند کر دو۔"

"آپ ان سے روپورث لے لیں۔" خان رحمان بولے۔ وہ سے تالا گارو... اور اشراق کو کمرے کے دروازے پر مقرر کر دو۔

"ہاں! مسٹر ہر بنگ۔"

"اور باتی لوگ۔" اس نے روزی وغیرہ کی طرف اشارہ

"انہیں بھی یا بندھ کر اگ کروں میں رکھا جائے گا... یہاں

"اب کیا ہوا؟" منور علی خان بیس پڑے۔

"مجھے تو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا... اب میں چال کیا تھا دیں اور یاد رکھیں... اگر آپ نے کوئی چال چلے کی کوشش

کیے۔"

"اندھوں کی طرح۔" آفتاب نے باک لگائی۔

لگا... اس میں پانی آجائے گا۔"

"ہاں ایا لکل... ہم آپ کو ہاتھ پکڑ کر لے چلیں گے۔" "تن تھیں... روزی کا تپ گیا... پھر وہ انہیں روم کی۔

"بیٹ لوں گا تم سے۔"

"کچل جتاب! اس میں ہمارا کیا قصور... آپ لوگوں۔" "کیوں محمود... کیا رہا۔"

خود یہ شرط منکور کی ہے... آپ نہ منکور کریں... "فاروق نے بھاں" "انہوں نے بھی ڈایا تھا دی ہیں... جہاز کو پاک لینڈ کی

کہا۔

"مسٹر ہر بنگ... آپ وہی کریں... جو کہا جائے گا... اسے پاک لینڈ جائے گا... پکتان کی حیرت کا کیا

روڈی یولاء۔"

"اوہ میں سر۔"

آخوندہ اسے لے گئے... دلچسپی پر اس کے ہاتھ یتھ بامہ۔

دیے گئے تھے... اور سر پر اسی طرح پنی بندھی ہوئی تھی۔

"آپ ان سے روپورث لے لیں۔" خان رحمان بولے۔ وہ سے تالا گارو... اور اشراق کو کمرے کے دروازے پر مقرر کر دو۔

"ہاں! مسٹر ہر بنگ۔"

اس نے فوراً یہاں میں سر بلا دیا... منہ پر تو نیپ تھی۔

"اس کا مطلب ہے... نیچے کمیں بم موجود ہے۔"

اس نے پھر زور دار انداز میں سر بلا دیا۔

کروں کی کوئی کمی نہیں۔“

”یہ معاہدے سے کے خلاف ہے۔“ روزہ بی پڑھا۔

”ایسا کوئی معاہدہ ہم نے نہیں کیا کہ آپ کو کس طرح لے جائیں گے۔“

”ایشا کے بعد جوار ایشا کا انجام بھی ہمیں یاد ہے... ہم ان کا

”ہم اس طرح جانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔“ روزہ بی فرایا۔ قم آپ لوگوں سے لیں گے۔“

”تب پھر جہاز میں پانی قبول کر لیں۔“ آفتاب

”ہم حاضر ہیں... اس موقع سے فائدہ اٹھالیں۔“ آفتاب

”نہ نہیں۔“ وہ کانپ گیا۔

”تھا آپ کو اس طرح پہنچنے اس طرح۔“

”بھگے اب بھی سو فیصد یقین ہے... یہیں آپ کے لئے آپ لوگ آدم خور خاندان سے ہیں کیا۔“ محسن بولا۔

”اے چپ... کیا پڑی... کیا پڑی کاشور ہا۔“

”آپ کو اس سے کیا... جب ہم نے ذمے دادی لی ہے کہ“

”کیا کہا... تم نے ہمارے ساتھی کو پڑی بولا... پڑی تم اپنے ملک میں یہیں آپ کے حوالے کر دیں گے تو بس... کرو۔“ تھہرا ابا۔

”شوکی نے بڑی بوڑھیوں کے انداز میں کہا...“

”تو ہی اس نے ان کے انداز میں ہاتھ بھی چلا کے۔“

”لیکن اتنے دن تک ہم کروں میں بند کیسے روئے“

”یہ... یہ کیا انداز ہے۔“ روزہ بی نے حیران ہو کر کہا۔

”ہماری طرف کی بوڑھی بوڑھوں کا... کبھی کبھی شہر کی میں کسی

”صرف رات کے وقت آپ لوگ کروں میں رہیں گے... اونچی گورت کی روح حلول کر جاتی ہے۔“ آصف سکرایا۔

”دن کے وقت عرش پر ہماری نظرہوں کے سامنے۔“

”تم لوگ میری بکھر میں نہیں آئے۔“ روزہ بی نے جھلک کر لے گوئا۔

”اس میں آپ کا اتنا قصور نہیں... ہم تو اچھے اچھوں ناکہ شوکی کا منہ بن گیا۔“

”میرا مطلب ہے... یہ تو کسی تاول کا نام ہو سکتا ہے۔“

”بھئی ہونے کو اس دنیا میں کیا شخص ہو سکتا۔“ منور علی خان  
الٹھے۔

”لگتا ہے... اب سب باتوں کی رو میں بہہ جائیں گے۔“

پنکڑ کامران مرزا نے مت بنایا۔

”باتوں کی روچی ہی ایسی ہے... ہر کسی کا جنی چاہتے لگتا ہے،  
پلوٹ میں بھی بہہ چلوں... یا پھر پتے دریا میں ہاتھ دھولوں۔“ محمود نے  
خون آواز میں کہا۔

”لچھے... اب بے چارے دریا کوچی میں لے آئے۔“

”ہم دور تکل جائیں گے۔“ انپکڑ جشید نے گویا خبردار کیا۔

”نہیں تو... عرش پر ہی تو کھڑے ہیں... اور پھر اس وقت

اس جہاز سے باہر تکل ہی نہیں سکتے... سمندر کی تہہ میں جو ہوئے۔“

آسف نے کہا۔

”میرا مطلب ہے... ان لوگوں کو کروں میں بند کر دیا  
جائے۔“

”کیا اس کے علاوہ کوئی ترکیب نہیں ہو سکتی۔“

”تھی نہیں... لیس یا آخری ترکیب ہے۔“

”غیر... ہماری باری آتے دو... پھر دیکھنا۔“

”دیکھ لیں گے۔“

”آپ سن رہے ہیں انکل۔“ شوکی نے گویا فریاد کی۔

”کیا تم چاہتے ہو، میں نہ سنوں شوکی۔“ انپکڑ جشید نے کہا۔

”اب آپ بھی مذاق کریں گے انکل۔“

”سوری... دراصل یہ لمحات ہی ایسے ہیں... ذرا اس وقت  
دیکھو... جو لوگ پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھتے نہیں  
صحکتے... وہ آج ہم چند لوگوں کے قابو میں ہیں... اور اس قدر آسانی  
سے قابو میں آگے ہیں جیسے چوہے بلیوں کے قابو میں آتے ہیں۔“  
”ارے باپ رے... یہ آپ نے کیا مثال دے رہی۔“  
رفعت بوکھلا اٹھی۔

”گک... کیوں... کیا ہوا؟“ انہوں نے جیران ہو کر  
پوچھا۔

”آپ نے سنائیں... کبھی کبھی چوہا ملی کے پنجوں سے تکل  
بھی جاتا ہے اور اپنی مل میں گھس جاتا ہے... اس وقت ملی اس کا کچھ  
نہیں بگاڑ سکتی۔“

”فکر نہ کرو... اگر یہ ہمارے قابو سے تکل گے تو ان کے لیے  
دوسری خبرہ تیار ہے۔“

”دد... دوسرا خبرہ...“ فاروق نے کھوئے کھوئے انداز  
میں کہا۔

”کیوں... جسمیں کیا ہو؟“

"اچھی بات ہے... لیکن میں فکر مند ہوں۔"

"کس بات سے؟" "خان رعنان بولے۔"

"میں نے تمام تر آنحضرتوں اور پریشانوں کے باوجود درودی

کا چہرے کے اندر پھپھا ہوا ایک اطمینان محسوس کیا ہے... جوں لگتا

ہے، جیسے وہ بظاہر فکر مند ہے... لیکن اندر سے بالکل بے فکر سا ہے۔"

"تب پھر... ہمیں کیا کرنا چاہیے جمیشید۔"

"فرزادت ہتائے گی۔"

"اوہ ہاں... میں پہلے یہ سوچ پکلی ہوں... جہاز کا رخ

بدل کر دیا جائے.. مطلب یہ کہ اس وقت یہ جسم سست میں جا رہا ہے،

اس سست میں نہ جانے دیا جائے... اس طرف سے جو رخ بیگال کا جانا

ہے... وہ اختیار نہ کیا جائے۔"

"اوے کے... یہ ترکیب خوب رہے گی... مسٹر کپتان... آپ

اکارثیہاں لے آئیں۔" انہوں نے مسٹر کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ... آپ کیا کر رہے ہیں... اس طرح تو ہم طوفانوں

کا سر زمین میں جا پہنچیں گے۔" کپتان کا رنگ اڑ گیا۔

"کیا کہا... طوفانوں کی سر زمین۔" وہ چلا اٹھے۔

"ہاں! بالکل۔"

"ہم نے اس سر زمین کا نام بھی بارستا ہے۔"

"کوئی بات نہیں... من تو لیا ہے۔"

اور پھر ان لوگوں کو کروں میں بند کر دیا گیا... اب وہ ان روم کی طرف آئے..."

"تمہارے سب ساتھی ہمارے قابو میں ہیں... تم بتاؤ... تم کیا کہتے ہو۔"

"مم... میں کیا کہوں گا جناب! پھر اکام تو بس جہاز چلا ہے۔"

"لیکن کس سمت میں؟"

"مسٹر رودی نجھے ہدایات دے چکے ہیں... جہاز اس وقت پاک لینڈ کی طرف جا رہا ہے۔"

"خان رعنان... چیک کرو، لیکن اس سلسلے میں کوئی دھوکے بازی نہ ہو جائے۔"

"ٹھیک ہے جمیشید۔"

یہ کہہ کر وہ انہیں کے نزدیک چلے گے اور سست ہتائے والے آلات کا جائزہ لینے لگے... آخر انہوں نے کہا:

"آلات سیکی ہتار ہے ہیں کہ جہاز ہمارے ملک کی طرف مچکا ہے۔"

"اس بات کا کسی طرح اطمینان نہیں ہو سکتا خان رعنان۔"

"نی الحال نہیں... لیکن میں برابر ان آلات کو دیکھتا رہوں گا۔"

## تیسری بات

چند لمحے تک وہ پکتان کی طرف دیکھتے رہے، پھر انپکز جمیش  
”آپ کا یہ لیکن ہماری بھجوں میں تھیں آیا۔“

”آپ نے ایک بات پر غور تھیں کیا۔“ پکتان مسکرا یا۔  
”لیکن اس کا فائدہ کیا ہوگا... وہاں آپ لوگ کچھ میں  
کر سکتے ہیں جس نے اس کی طرف باغور دیکھتے ہوئے کہا:

”خوش تو اس طرح ہو رہے ہو جیسے انہوں نے شاندار  
لہاؤں کی دعوت دی ہو۔“ آنکھ بڑھتے ہوئے کہا کہا۔  
”اوہ ہو بھائی... کچھ میرا بھی خیال کرو۔“ پروفیسر داؤڈ نے  
بھلاک کر کہا۔

سب مسکرا دیے... پھر انپکز جمیش نے کہا:  
”ہاں! آپ نے بتایا تھیں.. ہم نے کس بات پر غور تھیں  
کہا۔“

”یہ سفر اتنا زیاد یک نیٹ... بہت طویل ہے... ہم وہاں چکنچکے

”کوئی بات نہیں... تم رخ اس طرف کرلو۔“

”آپ کی مرضی... اب ہو گا یہ کہتا تو آپ بیگانہ بھیں گے  
تباک لینڈ... البتہ ایک اسکی جگہ ضرور بھیج جائیں گے... کہاں جیسی  
سرز من آپ لوگوں نے کبھی تسلیمی ہو گی۔“

”واہ... اس سے بہتر بات کیا ہو گی... اسی رہانے ہم دنیا کا  
ایسا حصہ دیکھ لیں گے۔“

”آپ کی مرضی...“ اس نے منہ بنایا اور سست تبدیل کرنے  
لگا... آخر جہاز اس سمت میں چل پڑا...“

”غیری یہ... اب ہم اٹییناں سے سفر جاری رکھ سکتے گے۔“  
”لیکن اس کا فائدہ کیا ہوگا... وہاں آپ لوگ کچھ میں  
کر سکتے ہیں... وہاں سمندر کے اوپر گلیمیرز ہیں... اتنے بڑے کہا  
ہے... انہوں نے پورے سمندر کو ڈھاپ لیا ہے... اور سارا سال“  
گلیمیر جوں کے توں رہتے ہیں... وہاں درجہ حرارت گرتا نہیں۔“  
”واہ... اب تو اس جگہ کو دیکھنے کو مجھی چاہنے لگا۔“ منور علی  
خان نے خوش ہو کر کہا۔

”لیکن؟“  
کہا کہا۔  
”کہا کہا۔“

کہا کہا۔  
”کہا کہا۔“

تو جائیں گے... وہ اپس کس طرح آئیں گے... آپ نے اس پر فوج میں کیا۔" "میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ جیس جانا پسند کریں گے... میرے بھل کا بھی یہی خیال ہے لہذا کیوں نہ تم ایسی جگہ چلیں... جہاں یوکھا تر رہا۔"

"کیوں... کیا گلیشیر زمیں روک نہیں کے۔" مکھن نے لاذ ہوا۔ "انپکٹر کامران مرزا نے گلگنا نے کے انداز میں کہا۔" "حد ہو گئی... یار کامران مرزا... کیا یہ گانے کا وقت ہے۔"

"جی غان جل گئے۔" "حد ہو گئی... وہ ہمیں کیوں روکتے گے۔"

"تب بھر... کیا چیز روک کے گی ہمیں۔" "جہاڑ کا تیل... جو دہاں پختہ پختہ ختم ہو جائے گا۔" منور علی

کپتان سکرا یا۔" "اوہ... اوہ۔"

"گلیشیر دل پر فلک اسٹینشن نہیں ہوتے۔" کپتان ہماں "ہاں! بالکل... اب یہی کرنا ہو گا... آپ چھوٹے نہ سکی.."

"آپ نے بہت پتے کی بات یاد دلادی... آپ کے اس لئے کی۔" انپکٹر کامران مرزا نے کہا... اور ان پر چھاٹک لگا دی۔

لیکن کا ہکریہ... لیکن پھر آپ یہ تائیں... ہم کہاں جائیں۔" "ارے ارے... کیا ہو گیا ہے بھائی... لیکن دماغ تو نہیں

"اپے ملک ہی چلیں... آپ وہیں جانا چاہتے ہیں ما۔" لیکن ابھی تو گلیشیر زکی واڈی بھی نہیں آئی۔" منور علی خان

"ہم ضرور دہاں جانا چاہتے ہیں... لیکن روڈی اس قدر بھلا کر کیا اور ان کی زد سے بچنے کے لیے جیچے گر کر لڑاک گئے۔

آسانی سے دہاں نہیں جا سکتا... اس میں ضرور کوئی چکر ہے... بس ہم انپکٹر کامران مرزا اپنی جھونکے میں آگے نکل گئے اور بری

اس چکر کو سچنے کی کوشش کر رہے تھے۔" "اگر آپ انہیں دہاں یہیں دے سکتے ہیں اور آپ کے پیچے نہیں چل گئی..."

ملک کے صدر نے گارنی وے دی ہے کہ آپ لوگ کوئی چاں نہیں چلیں۔" آپ کا کیا مطلب انکل... کیا جب گلیشیر زکی واڈی میں گے... تو بھلا وہ کیوں نہیں جائیں گے۔" "باہمی کے تو ہمارے دماغ نچل جائیں گے۔"

”پہ پہاںکیں... ارے! اس بھائی پستان کو کیا ہوا۔“  
”گریگی ہے... حد ہو گئی... بھلا کوئی تک بے گرنے کی... درملی خان کو اپنی آتے دیکھا... ان کا پیرہ ستا ہوا تھا... پلک تک  
گرنا ہی تھا تو کسی اچھی جگہ تو گرتا... یار لوگ کیا کہیں گے... گریگیں ہیں جھپک رہے تھے۔

جہاز کے انجمن میں... ”آ قاب نے جلدی جلدی کہا۔  
”شاید تم اچھی خبر نہیں لائے۔“ خان رحمان یوں۔

”کوئی جلد رہ تو نہیں گیا۔“ فاروق نے جمل کر کہا۔  
”باقی تم کہہ لو... کوئی اعتراض نہیں۔“ آ قاب مکر ایسا۔ ان کا کنٹرول روم کہیں اور ہے... یا پھر یہ محمل طور پر ریبوت کنٹرول  
”منور ملی خان مستول پر چڑھ جاؤ...“ میں سمت تبدیل کر دیتے... اور جو سمت اس پر متقرر کی چاچکی ہے... یہ بس اسی سمت میں  
گا... تم دیکھتے رہتا۔“ خان رحمان یوں۔

”اچھی بات ہے۔“ انہوں نے خوش ہو کر کہا۔  
”کیا دیکھتے رہتا۔“ پروفیسر داؤڈ نے تیران ہو کر کہا۔ اسجاہی نہیں سکے گا۔

”تین دیکھتے رہتا... تین کی دھماڑ دیکھتے رہتا۔“  
”عن... نہیں۔“ وہ ایک ساتھ چلا گئے۔

”حد ہو گئی... یہ تم کیا کر دے ہو... بے چارے پستان کا۔“  
”لیکن ہم روڈی پر دباؤڈاں کر سمت تبدیل کر اسکے ہیں...“  
”خوش کر دیا۔“ پروفیسر داؤڈ نے منہ بنا لیا۔  
”تو ہمیں یہ بات معلوم نہیں تھی... اب معلوم ہو چکی ہے... لہذا تم  
”وہ خود بے خوش ہو گیا پروفیسر انکل... شاید اس کا بہت کام پڑھ کر دیکھ لیں گے... سمت تبدیل ہوئی ہے یا نہیں۔“ فرحت  
چاہ رہا تھا... آپ نے دیکھا نہیں... اوہر انکل اس سے ٹکرانے والے جلدی جلدی کہا۔

ادھروہ بے خوش ہو گیا... ”فاروق نے فوراً کہا۔  
”میرا خیال ہے... ایسا نہیں ہو سکے گا۔“ اسکے جو شید نے  
”ہاں واپسی... کم از کم اتنی جلدی تو اسے بے خوش نہیں اٹھائے تھکے انداز میں کہا۔  
چاہیے تھا۔“

اب خان رحمان آگے بڑھے اور انہوں نے اپنا کام شروع کیا۔  
”ہم ایک بات بھول گئے تھے... اور وہ یہ کہ ہمارا مقابله

انہوں نے کہا اور چلے گئے... جلد ہی ان کی واپسی ہوئی...

"لیکن اب تو ہمیں یہ بات یاد آگئی ہے۔" رفعت نے منہ پر ٹھہرے پر ہوا بیان اُڑ رہی تھی۔

بنایا۔

"کیوں... کیا ہوا؟"

"جہاز پر روڈی اور روڈی کے ساتھیوں میں سے کوئی نہیں

کیجا چکی ہے۔" اُو ہو... آخر ہم روڈی پر دباؤ ڈال کر سوت کیوں تبدیل نہیں کر سکتے... ویسے ہم اسے بم پلانے کی دھمکی دے سکتے ہیں۔" "اب وہ اس دھمکی میں نہیں آئیں گے... اس لیے کہ..." ایز فرضی انجمن روم ہے... اور جہاز کا رخ اس وقت بیگانگی سوت کہتے رک گئے... باقی لوگ بے چینی کے عالم میں اس کی طرف... روڈی وہاں ساصل پر ہمارا استقبال کرے گا... ہم نے ان دیکھنے لگے۔

"اوہ... اوہ... اب کیا ہو گا۔"

"ہاں! میں لمبی کہدا ہوں... اب وہ اس دھمکی میں نہیں آئیں گے۔"

"جب تک انہیں کیشیں نہیں مل جاتیں رہیں۔ اس وقت تک یہ اس غافل کچھ نہیں کریں گے... ان کا اصل منکر کیشیں ہیں۔"

"دھت تیرے کی۔" محمود نے جلا کر ران پر ہاتھ مارا۔

"ہم کچھ رہے ہے تھے... اب چند دن بعد ہم اپنے ملک میں تھے، یا لحاظ آسکتے ہیں۔"

"آخر انہوں نے اس کا کیا توڑ کیا ہو گا۔" محمود نے جران

لگا گے اور حزے سے ان کیشیں کو دیکھ رہے ہوں گے... لیکن یہ

ہو کر کہا۔" ایسے کہاں... بیگانے کیشیں کے۔" آخر قاب نے جلنے کے

"منور علی خان... تم ذرا روڈی کو کمرے میں لے آؤ۔" ایسا میں کہا۔

سب لوگ مکار دیے... اور پھر تین دن بعد انہوں نے جہاز

روڈی سے ہے جو پوری دنیا کو اگلیوں پر چخارتا ہے۔"

"لیکن اب تو ہمیں یہ بات یاد آگئی ہے۔" رفعت نے منہ پر ٹھہرے پر ہوا بیان اُڑ رہی تھی۔

"بہت دیر سے آئی ہے... اس وقت تک جہاز کی سوت تھیں

کیجا چکی ہے۔"

"اوہ... آخر ہم روڈی پر دباؤ ڈال کر سوت کیوں تبدیل

نہیں کر سکتے... ویسے ہم اسے بم پلانے کی دھمکی دے سکتے ہیں۔"

"اب وہ اس دھمکی میں نہیں آئیں گے... اس لیے کہ..." ایز فرضی انجمن روم ہے... اور جہاز کا رخ اس وقت بیگانگی سوت کہتے رک گئے... باقی لوگ بے چینی کے عالم میں اس کی طرف... رفعت نے جہاز کا استقبال کرے گا... ہم نے ان دیکھنے لگے۔

"ہاں! میں لمبی کہدا ہوں... اب وہ اس دھمکی میں نہیں آئیں گے۔"

"آخ رکیوں..."

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

"آخر ہم روڈی پلے سے منھو پہ بندی کر لی تھی... وہ جائے

کو ساحل پر لگتے دیکھا... فوراً ہی فوجیوں نے اسے تکمیل طور پر گھرے۔ "خبردار! رک جاؤ۔" میں لے لیا... پھر پنکھ پر کھا آیا:

"تم ہر طرح حفاظتی بیاس میں ہیں... یہاں تک کہوں؟" "وہ، تم کہاں ہے... تم میں سے وہ چائے... جسے معلوم ہے بھی اس وقت ہمارا کچھ نہیں بلکہ اسکا... لہذا آپ لوگ ہونو، تو جاؤ، بیاس ہے، وہ نکال کر لے آئے۔" سے اتر آئیں... ورنہ آپ کو اچھے طریقے سے نہیں اتارا جائے گا... فرزانہ نے ان کی طرف دیکھا... انہوں نے سر بلادیا... پھر بیکال کے لوگ آپ کا تاثر دیکھیں گے... آپ پر نہیں گے... خداوند نے آگے بڑھ کر کہا: پورا بیکال آپ کا مذاق اڑائے گا۔" "میں وہ نکال لاتی ہوں۔"

"ہوں... خیر... تم آرہے ہیں۔" انکھل جمشید نے کہا۔ "تم اس کے ساتھ جاؤ۔"

اس لیے کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا... وہ سب ساحل پر چار فوجی اس کے ساتھ چہاز پر ٹپے گئے... فرزانہ ان کے آگئے... فوراً ہی ان کے پاتھوں میں ہٹکریاں ڈال دی گئیں۔ غچل منزل میں آئی اور خفیہ جگہ سے یعنی نکال کر دے دیا۔

"ایا جان! کم از کم آپ کا ایک اندرازہ خلط تاثیر ہو گیا... ان کے چہروں پر حیرت پھیل گئی... پھر وہ واپس ساحل پر استقبال کرنے کے لیے صدر رودی نہیں آئے۔" ... یعنی کوئی کراچی فوجی آفیسر نے حیران ہو کر کہا:

"وہ آیا ہے۔" انکھل جمشید نے سر گوشی کی۔

"تی کیا کہا... آیا ہے... لیکن ہمیں کیوں نظر نہیں آ رہا۔"

"چلی منزل کے ایک معنوئی گلہ سے تھیں۔" "میک اپ میں ہے... لیکن تم اپنے کام سے کام کو... ایک بہانہ کیا ہوتا ہے..." انہوں نے فوراً کہا۔

"تی اچھا۔" وہ ایک ساتھ بولے۔

"کوئی پرواہ نہیں۔" انکھل جمشید مکرائے۔

اور ادھر ادھر دیکھے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے... ایسے میں "پرواتو آپ کو ہو گی۔"

"اللہ تعالیٰ ہے۔"

ایک کڑک دار آوازا بھری:

اب انہیں ایک بڑے کربے میں لا یا گیا... وہاں روزانی لے۔  
موجود تھا۔

”خوش آمدید... آپ لوگوں کو یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ من معلوم ہے۔“

درالص اس جہاز سے باہر نکل آتا... یا اس میں جاتا... یہ تمارے  
کچھ مشکل نہیں... آپ لوگ خوش ہنگی میں بنتا ہو گئے تھے... اب یہ  
لیں... آپ لوگ کہاں ہیں۔“

”میرا دعویٰ ہے... کہ معلوم ہے۔“

”اس دعوے کی آزمائش کیے ہو۔“

”میری ایک تجویز ہے...“ اسکن جشید سکرانے۔

”چلے پھر بتائیں...“ روزی بھی شاید تک آیا ہوا تھا۔“

”آپ اس جہاز کو گلیٹھیر زپر لے چلیں۔“

”کیا... کیا کہا...“ روزی پوچھا۔

”کیوں... کیا ہوا۔“

”ہاں صرف موت ہے۔“

”وکھڑ بے ہیں... آپ اپنا کام کر کھا۔“

”وہ تو خیر ہم کریں گے۔ یہ کیسے کہاں ہیں، چور کون ہے؟“

”ان حالات میں ہم کیسے کے بارے میں نہیں ہتائیں  
گے۔“ اسکن جشید نے منہ بنا یا۔

”تب پھر کن حالات میں ہتائیں گے۔“

”کیسے ہم آپ کو اپنے ملک میں دیں گے، آپ اس بات  
کو لکھ لیں۔“ اسکن جشید کی آواز میں ایک محیب قسم کا نہراو تھا... ان انہیں... ہمارے لیے بھی تو ہوگی... ہم چاہتے ہیں... وہاں صرف

سب نے چونک کران کی طرف دیکھا... اس لمحے کا مطلب تھا... جنم آپ لوگ ہوں اور ہم لوگ ہوں...“

کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ...“

”اس کا کیا فائدہ ہو گا۔“

”لیکن ایک بات آپ بھی لکھ لیں... کیسے ہم یہیں آپ  
سے لیں گے... ان کو لینے کے لیے آپ کے ملک میں نہیں جائیں گے۔“

”مگر یاد کیجئے بخیر آپ کیسے نہیں دیں گے۔“

”سوری... اس طرح تو بات نہیں بنے گی...“ ہاں بگزے  
سے پل رہا۔

ہے... اگر دیکھنے بغیر ہم دینے کے لیے تیار ہوتے تو پھر دیر کیوں آرے؟ ” اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ” اسکلر جمشید پر سکون انداز کیش آپ کے دوائے کر کے اپنے ملک کو سدھا رہاتے... لیکن... دلے۔

” ہم دیکھنا چاہتے ہیں... آخر ان میں ہے کیا... پھر جن کی قیمت آپ سے تمن کھرب مانگ رہا ہے۔ ”

” نہیں اب صرف میں جانتا ہوں یا کامران مرزا کو کیش سے تمن کھرب دیکھنے نہیں دوں گا۔ ”

” میں اسے تمن کھرب ڈال دے دوں گا... لیکن آپ اسیں... ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو معلوم نہیں... لہذا ان لوگوں کو کیش دیکھنے نہیں دوں گا۔ ”

” عذر ہو گئی... آخر ہو کیا جائے گا... اگر ہم دیکھ لیں گے۔ ”

” جس حیز کو ہم وجودہ سو سال سے چھپاتے چلے آ رہے ہوں گے۔ ”

” اس کو کیسے ظاہر کر دیں... ” روڈی مسکرا یا۔

” آپ خود سوچیں، ان حالات میں ہم ان کو دیکھنے کے لیے کس قدر بے چین ہو چکے ہوں گے۔ ”

” آپ کی مرضی... لیکن آخر کار آپ گلیشیر زکی وادی میں بیٹھے اس سے کیا... ہماری طرف سے آپ اسی بے چینی کے نے پر بھجوڑ ہوں گے یا پھر ہمارے ملک۔ ”

” اچھا! ہم ایسا کیوں نہ کر لیں... ہمیں کاپڑوں کے ذریعے عالم میں سرجا میں... ” اس نے جھلا کر کہا۔

” ہم ان شاء اللہ یہ کیش دیکھنے سے پہلے نہیں ہریں گے۔ ”

” ان شاء اللہ۔ ” ان کے سب ساتھیوں نے کہا۔

” ان لوگوں کو اتنا لکھا دیا جائے... سب کو... جب تک یہ بتا لیں... کیش کہاں ہیں... اس وقت تک نہ کھولا جائے... ” تم پر

” بتا لیں... زخموں پر نمک چڑکا جائے... بلکہ نمک کا تیزاب چھڑکا جائے... ” روڈی نے جھوک کر علم دیا۔ ” روڈی نے

” لیکن آپ نے ہماری بات کا جواب نہیں دیا۔ ” روڈی نے

بے بھان ہو کر کہا۔  
” مجرم اتنا کچھ نہیں ... کہ آپ اس جہاز سے کیسٹش پر لے لے لیں ... اور کیسٹش ہمارے حوالے کر دیں ۔“ ہر بگ نے جلدی کر لیں ۔“

” کیا ... کیا مطلب؟“ ب ایک ساتھ چلا نے۔

” ہم نے چونکہ اس جہاز کو ساتھ لے جانے کی شرط عاید کی ... میں تو اس کو بے وقت کہوں گا سر۔“ اس نے روڑی کی تھی ... لہذا مسٹر روڈی اس نتیجے پر پہنچ کر کیسٹش اس جہاز میں ہی کھو لے کر کہا۔

یہ، لہذا انہوں نے اس بات پر یقین کرنے کے لیے سرسری انداز میں پہنچا کر اچھا ایسا کر لیتے ہیں کہ گلیخیر رکی وادی میں ہیلی کا پڑوں پر پہنچا پاگل صحنتے ہیں ۔“

چلتے ہیں .. اب میرا جواب نہیں ... ہمیں کوئی اعتراض نہیں، آپ بھی ... ” یہ دونوں ہاتھ نہیں ہیں ... البتہ ایک تیسرا بات ضرور ہی چاہے ... لے جائیں ۔“

” کیا واقعی ... گویا اس طرح بھی آپ لوگ کیسٹش ہمارے حوالے کر دیں گے۔“

” کیوں؟ تمہیں کیا ہوا؟“

” میرا مطلب ہے ... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔“

” حد ہو گئی ... ہے کوئی تک ... آصف جلا اٹھا۔“

” س ... سوری۔“ فاروق نے گھبرا نے کی ادا کاری کی۔

” آصف ... تم کسی تیسرا صورت کی بات کر رہے تھے۔“

” جی ہاں! بات یہ ہو رہی تھی کہ یا تو ہم خود پاگل ہیں یا انہیں

لے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ... اس لیے میں نے کہا کہ یہ دونوں

ملے ہیں ہیں ... بلکہ ایک تیسرا بات ہے ... اور وہ یہ کہ ہم دونوں

آپ دراصل یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کون کتنے پانی میں ہے۔“

” کیوں جتاب ... ممکن کیوں نہیں۔“

” وہ کیسٹش اتنی تھوڑی نہیں کہ جہاز میں آ جائیں ... کہ کمرے ان سے بھرے ہوئے تھے ... جب پھر یہ کیے ممکن ہے کہ آپ

ہمارے ساتھ ہیلی کا پڑوں کے ذریعے خالی ہاتھ گلیخیر رکی وادی میں

"اوہو..... ذرا سوچو... تم لوگ ہمارے ساتھ خالی ہو  
گلیہم رکی وادی میں جا رہے ہو، آختم وہاں کیسٹس اس طرح ہارتے ہے۔" اپنکے کام مرزا بولے۔  
حوالے کر دو گے۔"

"یہ ہماری ذمہ داری ہے... تم چند کیسٹس دیکھنے کے بعد باجاتے۔"  
تمام کیسٹس آپ کے حوالے کر دیں گے۔"

"بومراج یا رہیں آئے۔"  
انہیں اٹاٹکا دیا گیا... یہ بہت بڑا بال تھا... اور شاید اسی قسم  
کاموں کے لیے استعمال ہوتا تھا... چنانچہ وہ ایک لائن میں بڑے  
آپ کو اس سے کیا۔"

"نہیں... یہ پاگل پن ہے۔" روڈی نے زور سے سر کو جھکا۔ بیتفہ سے لٹکے ہوئے تھے۔  
تب پھر آپ رہنے دیں۔ نہیں ہمارے ملک بھیج دیں۔" "مسٹر روڈی... میری ایک درخواست ہے۔" ایسے میں

"اب یہ ممکن نہیں... ہاں کیسٹش اگر آپ ہمارے ہاتھ پر جمیشید کی آواز اپنہی کردیتے ہیں تو ضرور آپ کو بھجوادی جائے گا۔"

"مسٹر ہر بینگ! آپ کیا کہتے ہیں... اگرچہ ان کی بات  
ایک بصد بھی یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا۔"

"میرا بھی سبی خیال ہے... یہ لوگ بس ہمارا وقت سن  
کریں گے... ہاں جا کر کہہ دیں گے... کیسٹش قلاں جگہ ہیں... آسان گردی۔"

دہاں سے نکلو اکریہاں لے آئیں۔" "کیا مطلب۔" وہ زور سے چوٹکے۔  
"ہم ایسا کیوں کریں گے بھلا۔"

"ان کے ذہن میں کوئی پلان ہوگا... ورنہ یہ انہوں اُنکی کی جنگی من کرچی اُنکی دیں گے۔"  
نظر آتا ہے کہ ان کے پاس وہ کیسٹش نہیں ہیں۔" "جمشید! تم میری فکر نہ کرو۔"

"لیکن یہ میں معلوم ہے، کیسٹش کہاں ہیں... یہ ہمارا دعویٰ

"اوکے... اب کچھی سیدھی انکھیوں سے نہیں لٹکے گا... اٹاٹکا

"یہ ہماری ذمہ داری ہے... تم چند کیسٹس دیکھنے کے بعد باجاتے۔"  
تمام کیسٹس آپ کے حوالے کر دیں گے۔"

"بومراج یا رہیں آئے۔"  
انہیں اٹاٹکا دیا گیا... یہ بہت بڑا بال تھا... چنانچہ وہ ایک لائن میں بڑے  
آپ کو اس سے کیا۔"

"نہیں... یہ پاگل پن ہے۔" روڈی نے زور سے سر کو جھکا۔ بیتفہ سے لٹکے ہوئے تھے۔  
تب پھر آپ رہنے دیں۔ نہیں ہمارے ملک بھیج دیں۔" "مسٹر روڈی... میری ایک درخواست ہے۔" ایسے میں

"اب یہ ممکن نہیں... ہاں کیسٹش اگر آپ ہمارے ہاتھ پر جمیشید کی آواز اپنہی کردیتے ہیں تو ضرور آپ کو بھجوادی جائے گا۔"

"مسٹر ہر بینگ! آپ کیا کہتے ہیں... اگرچہ ان کی بات  
ایک بصد بھی یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا۔"

"میرا بھی سبی خیال ہے... یہ لوگ بس ہمارا وقت سن  
کریں گے... ہاں جا کر کہہ دیں گے... کیسٹش قلاں جگہ ہیں... آسان گردی۔"

دہاں سے نکلو اکریہاں لے آئیں۔" "کیا مطلب۔" وہ زور سے چوٹکے۔  
"ہم ایسا کیوں کریں گے بھلا۔"

"ان کے ذہن میں کوئی پلان ہوگا... ورنہ یہ انہوں اُنکی کی جنگی من کرچی اُنکی دیں گے۔"  
نظر آتا ہے کہ ان کے پاس وہ کیسٹش نہیں ہیں۔" "جمشید! تم میری فکر نہ کرو۔"

"فضول باتیں نہ کرو۔" روڈی چلایا۔

"مجھے فضول باتیں کرنے کی عادت نہیں... آپ تھیں

"مجھے افسوس ہے... میں نے بلا وجد یوں کر آپ کو مشکل میں ٹھیک وادی میں لے چلیں اور کیسیش ہم سے لے لیں... آخر یہ

ذال دیا۔" اتنیں کیا مشکل ہے۔" انہوں نے تیز آواز میں کہا۔

"پرواہ نہ کرو جمیل۔" وہ اس حالت میں بھی قدرت

"اور جائیں گے مجھی ہیلی کا پڑز میں۔" روڈی نے جبراں

مکراۓ۔

"پروفیسر داؤڈ کے جسم پر اتنے زخم لگائے جائیں کہ اپنے

"ہاں باکل۔"

"تم چھے عجیب لوگ آج تک نہیں دیکھے... اس بات کا ایک

امکان نہیں کہ کیسیش وہاں ہوں... پھر بھی اس بات پر خدکر رہے

"دیکھتے جائیں۔"

جلد ہی لو ہے کی سرخ سلانجیں پروفیسر داؤڈ کی طرف ہوتے

لگیں۔

"خبردار جمیل.. مضبوط رہتا... میری وجہ سے تمہارے قدم ملائی عالت میں گلیشیر زکی وادی میں لے چلیں... ہم کیس آپ

نڈگ مگا سیں۔" پروفیسر داؤڈ پر سکون آواز میں بو لے۔

"ایں گے... نہیں تب کیا ہو گا۔"

"پروفیسر صاحب۔" اپنے

جمیل کے منہ سے مارے غم کے

لادرت رہے... اس لیے کہ کچھ دیر پہلے یہی بات آپ اپنے ملک

اور پھر ہال میں پروفیسر داؤڈ کی بھیاں کی جیخیں گوئیں گیں... لے کر ہے تھے کہ آپ کو آپ کے ملک لے جایا جائے...

انہیں اپنے رہ گئے کھڑے ہوتے جھووس ہوئے۔

آپ کیسیش ہمارے حوالے کر دیں گے... اب آپ کہہ رہے

گلیشیر زکی وادی میں لے چلیں، وہاں کیسیش ہمارے حوالے کر دیں

آخڑی کیے ملکن ہے۔" روڈی پوری قوت سے پیچا۔

"لک... کیوں نہ کروں۔"

"اچھا تو پھر آنکھیں اور کان بند کرلو۔"

"مجھے افسوس ہے... میں نے بلا وجد یوں کر آپ کو مشکل میں ٹھیک وادی میں لے چلیں اور کیسیش ہم سے لے لیں... آخر یہ

ذال دیا۔" اتنیں کیا مشکل ہے۔" انہوں نے تیز آواز میں کہا۔

"پرواہ نہ کرو جمیل۔" وہ اس حالت میں بھی قدرت

"اوہ اس مکراۓ۔"

"پروفیسر داؤڈ کے جسم پر اتنے زخم لگائے جائیں کہ اپنے

جمیل کی روح تک جیج آئے۔"

"دیکھتے جائیں۔"

جلد ہی لو ہے کی سرخ سلانجیں پروفیسر داؤڈ کی طرف ہوتے

لگیں۔

"خبردار جمیل.. مضبوط رہتا... میری وجہ سے تمہارے قدم ملائی عالت میں گلیشیر زکی وادی میں لے چلیں... ہم کیس آپ

نڈگ مگا سیں۔" پروفیسر داؤڈ پر سکون آواز میں بو لے۔

"ایں گے... نہیں تب کیا ہو گا۔"

"پروفیسر صاحب۔" اپنے

جمیل کے منہ سے مارے غم کے

لادرت رہے... اس لیے کہ کچھ دیر پہلے یہی بات آپ اپنے ملک

اور پھر ہال میں پروفیسر داؤڈ کی بھیاں کی جیخیں گوئیں گیں... لے کر ہے تھے کہ آپ کو آپ کے ملک لے جایا جائے...

انہیں اپنے رہ گئے کھڑے ہوتے جھووس ہوئے۔

"ہاں اپنے

جمیل کیسیش... کیسیش کہاں ہیں۔"

"گلیشیر زکی وادی میں لے چلیں، وہاں کیسیش ہمارے حوالے کر دیں

دو گھنے بعد وہ ہر بگ کے ساتھ ہیلی کا پڑز میں سوار گلیخیرز  
ادی میں نہیں نہیں۔“ روڈی نے سر پکڑ لیا۔  
”سرٹ آپ پر بیشان نہ ہوں اور بھری ایک تجویز پر خان میں کیا ہو گا۔ انکلہ بھی دیکھ سکھ کہاں سے ان کے حوالے کریں  
کریں۔“ ایسے میں ہر بگ نے کہا۔

☆...☆...☆

” یہ ممکن ہے...“ انکلہ کا مران مردہ ائے کہا۔  
” اسی میں تھے اور ہر کوئی سوچ رہا تھا... گلیخیرز کی

” سرٹ آپ پر بیشان نہ ہوں اور بھری ایک تجویز پر خان میں کیا ہو گا۔ انکلہ بھی دیکھ سکھ کہاں سے ان کے حوالے کریں  
کریں۔“ ایسے میں ہر بگ نے کہا۔

” یہی مسٹر ہر بگ، پھر آپ ہی تائیں... کیا کرتا ہے۔“

” آپ تین ٹھہریں... صرف تھے ان کے ساتھ گلیخیرز  
ادی میں بھیج دیں...“

” آپ کا مطلب ہے... ہیلی کا پڑز پر۔“

” ہاں بالکل...“

” اس سے کیا فرق پڑ جائے گا... یوں تو میں بھی آپ  
ساتھ جا سکتا ہوں۔“

” ان کی پاگل کر دینے والی باتوں سے تو آپ کو نجات  
جائے گی۔“ ہر بگ مسکرا یا۔

” اوہ ہاں! یہ تو ہے... آپ کی یاتِ ول کو لگتی ہے م  
ہر بگ آپ ہیلی کا پڑز پر ان کے ساتھ ہاں چلے جائیں... مجھ کا  
اعتراض نہیں۔“

” شکر یہ سر... بات کسی رغبہ پر تو نہیں... آپ ہمیں بھوک  
کا انعام کریں۔“

” بہت اچھا۔“

”سی... نہیں... ایک اور گپ چھوڑ دی آپ نے... اس  
ہن میں کہیں آپ لوگوں نے جھوٹ کے ریکارڈ توڑنے کا عبد و نہیں  
لکھا۔“ ہر بُنگ کے لہجے میں حیرت تھی۔  
”نہیں! جھوٹ سے تو ہم دیے ہی افرات کرتے ہیں۔“

## برف کی موت

ان کا سفر تین گھنٹے جاری رہا... پھر انہیں ہر طرف برف الٹا کر کرائی۔  
”ابھی معلوم ہو جاتا ہے ہم برف پر اتر رہے ہیں... بیہاں  
برف نظر آنے لگی... برف کے پھاڑ... پھاڑوں کے دامن میں برف  
سیداں... جب کہ وہ سمندر سے اوپر تھے... پانی انہیں کہیں بھی نظر نہیں... اس طرف برف کے سوا کچھ نہیں... آخر آپ بیہاں یکش کیے  
آیا تھا۔“ ہر بُنگ نے کہا۔  
”اس کی ضرورت نہیں۔“ محمود نے فس کر کہا۔

”یہ تو برف کی دنیا نظر آتی ہے۔“

”ہاں بیہاں سوائے برف کے اور کچھ نہیں ہے... اگر پہنچ  
سمندر سے اوپر ہیں... اگر ہم بڑے بڑے یہ موس کے ذریعے الٹا کیش ہمارے ساتھ ہیں۔“  
برف میں سوراخ کریں تو وہ برے ضرور پانی کی پانچ سکتے ہیں۔“  
”اس سے زیادہ فضول بات میں نے آج تک نہیں سنی۔“  
ہر بُنگ نے کہا۔

”حیرت ہے... کمال ہے۔“ فاروق کے منہ سے لٹلا۔

”حیرت تو مجھے آپ پر ہے... آپ بیہاں یکش کہاں سے  
دیں گے۔“

”آپ فلرٹ کریں... کیش ہم ساتھ لے پھر رہے ہیں...  
مطلب یہ کہ ہم جہاں جائیں گے... کیش ساتھ جائیں گی۔“  
اس وقت کون سے یہیں الاقوایی مجرم سے ہمارا واسطہ تھا۔“ فرزان نے

”یہیں کا پیڑ سے تو اتنے دیں... اس وادی کا جائزہ تو لینے  
لیا... دیے اس حرم کی وادی سے ہمارا واسطہ پڑ چکا ہے... پانچ نہیں  
اس وقت کون سے یہیں الاقوایی مجرم سے ہمارا واسطہ تھا۔“

"کاہر ہے... ایک مقام تو ایسا آہی جائے گا... جہاں برف  
بلکے ملئے نظر آئیں گے۔" ہر بگ نے کہا۔  
"واہ... کیا شاعرانہ جلد ہے... برف اور پانی بلے ملے  
لیں گے۔" منور علی خان نے تحریف کی۔  
"شکر یہ شکر یہ۔" ہر بگ خوش ہو گیا۔  
"مشیر ہر بگ! آپ سے بہت بڑی تعلیٰ ہوئی۔"  
"کیسی تعلیٰ۔"

"آپ ہمارے ساتھ با لکل تھا آگئے... اپنے ایک ساتھی کو  
باتھیں لائے۔"  
"اس سے کیا ہوتا ہے۔"

"ہم اگر آپ پر اپاٹک حملہ کر دیں تو آپ کچھ بھی نہیں  
چاہیے۔" محمود جھلا اٹھا۔

"ابھی خود ہی کہہ رہے تھے... یوں توہر حالت میں، ہر وقت  
خدا کا شکر کرنا چاہیے... اور اب کہہ رہے ہیں، یہ بھی کوئی شکر کرنے کی  
بات ہے۔"

"ہم واقعی... کیا ہم ادھر ادھر دوز بھاگ کر دیکھ سکتے  
ہیں۔" فاروق بولا۔

"غور... کیوں نہیں... لیکن میں آپ کا ساتھیں دے  
ہیں گا۔" آس نے منہ بنا یا۔  
"کوئی بات نہیں۔"

سوچتے ہوئے کہا۔

"ہو گا جراں دیراں..."

"بھی واہ... سی نام تورہ ہی کیا تھا۔" فاروق چونکا۔

"کوئی نام۔" آقتاب نے اسے گھورا۔

"بھی دیراں۔" وہ مسکرا یا۔

"خدا کا شکر ہے... محسن بول اٹھا۔

"یوں توہر حالت میں، ہر وقت خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

لیکن خاص اس وقت تم نے کیوں کیا۔" محمود نے اسے گھورا۔

"فاروق نے نہیں کہا۔" یہ تو کسی تاویل کا نام ہو سکتا ہے۔

"حد ہو گئی... بھلا اس بات پر بھی خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔"

"اس سے کیا ہوتا ہے۔"

"بھی خود ہی کہہ رہے تھے... یوں توہر حالت میں، ہر وقت

خدا کا شکر کرنا چاہیے... اور اب کہہ رہے ہیں، یہ بھی کوئی شکر کرنے کی

بات ہے۔"

وہ سب مسکرا دیے... ادھر ایسی کاپڑ برف پر اتر گئے۔

"کیا یہاں اس کے پیسے برف میں نہیں، ہنسیں گے۔"

"نہیں! یہاں برف پتھر کی طرح سخت ہے۔"

"خوب... اگر ہم دوڑتے چلے جائیں... میرا مطلب ہے،

برف پر دوڑتے چلے جائیں تو کیا پانی تک پہنچ جائیں گے۔"

"کوئی بات نہیں۔"

پائکٹ انھر کراں کے پاس آگیا۔

"وہ دیکھو... بالکل پاگلوں کی طرح اوچل کو در بے ہیں۔"

"وہ تو میں اپنی سیت پر سے بھی دیکھ رہا تھا سر۔" اس نے

لیکن وہ یہیں کاپڑ سے نیچے نہیں اتر اتا... جوئی دنیروں سے اپنی زبان ہو کر کہا۔

"میں یہیں کاپڑ اڑانا جانتا ہوں... لہذا۔" اس نے مجیب

سے انداز میں کہا۔

"تی... کیا مطلب... اپنیں یہاں چھوڑ کر۔"

"لہذا کیا؟"

"انہیں سبق سکھانا ہے... بہت بڑھ چڑھ کر بولتے ہیں..."

تم نے اب تک یہیں کاپڑ کو اور نہیں الھایا۔ "ہر بندگ غرایا۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی ہر بندگ نے اسے دھکا دے دیا... پائکٹ کے

"سوری!" اس نے کاپ کر کیا اور یہیں کاپڑ اپر اٹھنے لگا... اس سے بھیاں کم جیج ٹھلی، اس کا جسم تیر کی طرح نیچے چلا اور برف پر گرا،

جب کافی بلند ہو گیا تو انہوں نے ان لوگوں کو دوڑ کر اس کے پیغامات اس کے منہ سے نکلنے والی آخری جیج اور زیادہ ہولناک تھی... یہیں کاپڑ

دیکھا... وہ بے تابات انداز میں ہاتھ بدار ہے تھے... چلا رہے تھے۔

"مشتری ہر بندگ یہ کیا... یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔"

آخر دنیروں سے اوچل ہو گیا.. انہوں نے سر کی پشت سے

بینے والے سرخ سرخ خون سے برف رنگیں ہوتی جا رہی تھی... برف پر

بینے والا خون ساتھ ہی جستا جاری تھا۔

"تھی... کیا کہا... آپ کے پاس آؤں... سینیر بندگ پھرنا کا احساس ہوا؟"

"ارے باپ رے... ہم تو بھول گئے... یہاں کا درجہ

جراحت تو ہمیں فوراً موت کی نیند سلاادے گا۔" پر فیسر داؤ د کاپ

اور پھر وہ اوھر اور دوڑتے چلے گئے... چھوٹے ہی ہیں

بڑے بھی دوڑ پڑے، البتہ پر فیسر داؤ د ٹلنے کے انداز میں ایک طرف

چلے گئے... دہاں صرف ہر بندگ کھڑا رہ گیا... یا پھر یہیں کاپڑ کے پاس

لیکن وہ یہیں کاپڑ سے نیچے نہیں اتر اتا... جوئی دنیروں سے اپنی زبان ہو کر کہا۔

"ہوئے... وہ دوڑ کر یہیں کاپڑ پر سوار ہو گیا اور یہاں:

"فوراً اڑ چلو۔"

"تی... کیا مطلب... اپنیں یہاں چھوڑ کر۔"

"لہذا کیا؟"

"انہیں سبق سکھانا ہے... بہت بڑھ چڑھ کر بولتے ہیں..."

تم نے اب تک یہیں کاپڑ کو اور نہیں الھایا۔ "ہر بندگ غرایا۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی ہر بندگ نے اسے دھکا دے دیا... پائکٹ کے

"سوری!" اس نے کاپ کر کیا اور یہیں کاپڑ اپر اٹھنے لگا... اس سے بھیاں کم جیج ٹھلی، اس کا جسم تیر کی طرح نیچے چلا اور برف پر گرا،

جب کافی بلند ہو گیا تو انہوں نے ان لوگوں کو دوڑ کر اس کے پیغامات اس کے منہ سے نکلنے والی آخری جیج اور زیادہ ہولناک تھی... یہیں کاپڑ

دیکھا... وہ بے تابات انداز میں ہاتھ بدار ہے تھے... چلا رہے تھے۔

"مشتری ہر بندگ یہ کیا... یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔"

آخر دنیروں سے اوچل ہو گیا.. انہوں نے سر کی پشت سے

بینے والے سرخ سرخ خون سے برف رنگیں ہوتی جا رہی تھی... برف پر

"تھی... کیا کہا... آپ کے پاس آؤں... سینیر بندگ پھرنا کا احساس ہوا؟"

"ارے باپ رے... ہم تو بھول گئے... یہاں کا درجہ

جراحت تو ہمیں فوراً موت کی نیند سلاادے گا۔" پر فیسر داؤ د کاپ

گئے۔

"آخیر یہ ہر بُنگ نے کیا کیا؟"

"ہم ابھی تک سمجھ نہیں سکے۔" انپکٹر کامران مرزابوی۔

"اور شاید سمجھ بھی سکیں... کیونکہ صوت اس سے پہلے اسی طبقے آؤں۔" رفعت سمنانی۔  
آدبو پے گی... فرزان کہاں ہوت۔" انپکٹر جمیش پکارے۔

"میں... میں... نہیں ہوں۔" فرزانہ کلائی۔

"کیا کہا... فرزانہ... میں نہیں ہوں... تم نے تو آج تک  
اس سوال کے جواب میں صرف اور صرف بھی کہا ہے... میں وہ خبر  
ہوں۔" محمود نے گھبرا کر کہا۔

"ہاں! لیکن آج میں کہتی ہوں... میں نہیں ہوں۔"

"مطلوب یہ کہ ان حالات میں تمہیں دور دو درست کوئی ترکیب  
بھائی نہیں دے رہی۔" آصف نے منہ بنایا۔

"تم یہ کہ سکتے ہو... اس نے کہا۔"

"فرحت تم بتاؤ... یہ محترمہ تو لیکن کام سے۔"

"نہ... نہیں۔" فرحت نے بوکھلا کر کہا۔

"محسین کیا ہوا؟" تھاتب نے جھلا کر کہا۔

"میرا دماغ سن ہوتا جا رہا ہے۔"

"گویا تم بھی کچھ نہیں سوچ سکو گی۔"

"نہ نہیں۔" اس نے پر زور انداز میں کہا۔

"اپنے نہ نہیں کو اپنے پاس رکھو۔" آصف چھپا۔

"رفعت! میدان میں آؤ۔"

"یہاں میدان کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں... لہذا میدان  
لبے آؤں۔" رفعت سمنانی۔

"حد ہو گئی... ان تینوں نے تو کھنے لیک دیے۔" شوکی بولا۔

"تو تم لوگ عقولوں کو ہاتھ کیوں نہیں مارتے۔"

"حد ہو گئی... حد ہو گئی۔" پروفیسر داؤڈ نے لرزتی آواز میں

"جی... کیا مطلب... یہ دو محترم سکس سلطے میں ہو گئیں۔"

نہ میدان پڑیا۔

میں اس لمحے انہوں نے ہیلی کا پڑ کی آواز تی۔

"ہاں!... یہ ہمارے کان تو نہیں نظر ہے۔"

"نہیں... وہ دیکھو... وہ رہا ہیلی کا پڑ... شاید مسٹر ہر بُنگ

الملحقی کا احساس ہو گیا ہے... مطلب یہ کہ اگر ہم سب مارے

یہاں کون بتائے گا کہ یہیں کہاں ہیں۔"

"ہاں شاید! سیبی بات ہے۔" منور علی خان بولے۔

اوھر ہیلی کا پڑ مسلسل یخچے آ رہا تھا... اب وہ مسلسل یخچے آ رہا

چھ انہیں ہر بُنگ نظر آنے لگا... "کھڑکی سے جھاٹک کر ان کی

ہس، کیھر رہا تھا۔

”ہرگز نہیں... آپ پہلے بیچے آ جائیں... پھر تائیں۔“

”کیوں... موت کو دعوت دے رہے ہو۔“

”موت قبول ہے... وہ آ کر رہے گی۔“

”تو میں جاتا ہوں۔“

”ہاں! جائیں۔“

”گویا تم نہیں بتاؤ گے۔“

”نہیں بتائیں گے، لیکن تم نے اپنے پائلٹ کو کیوں  
بڑھانے لایا۔“

”بس ایسے ہی مودہ ہن گیا تھا اس کو مارنے کا۔“ وہ بہتر

”حررت ہے... کمال ہے... ایک انسان کو بلا وجہ مار دالنے  
اہم طور پر لایتے ہیں آپ لوگ۔“

”ہاں... اچھا تو پھر میں چلا۔“

”جائیے آپ... جائیے۔“

”بیلی کا پڑا اور پرانخنہ لگا۔“

”یہ... یہ کیا جشید... کیا ہم نے واقعی موت کا سودا کر لیا۔“

”نہیں... وہ آئے گا... پھر آئے گا۔“

”ایک منت مسٹر ہر ہنگ ایک منت۔“ ایسے میں فرزانہ چلا  
اہم۔

”خبر تو ہے مسٹر ہنگ آپ واپس آ گئے۔“ آفتاب والا۔

”اڑے اڑے، کیا کرتے ہو... بڑی مشکل سے تو واپس  
آئے ہیں اور تم انہیں سر ہنگ کہہ رہے ہو... بر امان کر اگر واپس چلے  
گے تو؟“ فرزانہ نے بوکھلا کر کہا۔

”تو پڑے جائیں... ہمارا کیا جاتا ہے۔“ فاروق مسکرا یا۔

”ہمارا کیا جاتا ہے... اڑے بھائی تم جان سے پڑے جائیں  
گے۔“ فرحت نے آنکھیں نکالیں۔

”حمدہ ہو گئی... انہیں ان حالات میں بھی مذاق کی سوچوری  
ہے۔“

”یہ سب کچھ مسٹر روڈی کے پروگرام کے مطابق ہوا۔“

”کیا مطلب؟ اس میں مسٹر روڈی کا پروگرام کہاں سے الگ  
اہم طور پر لایتے ہیں آپ لوگ۔“ آیا۔

”اب تم بے بس ہو... مکمل بے بس۔“

”ہم تو ہمیشہ سے بے بس چلے آ رہے ہیں۔“ اسکریج بیش  
مسکراتے۔

”سنوا فوراً ہتاوہ، کیسٹس کہاں ہیں... ورنہ بیلی کا پڑا پھر ایسا  
انکھ جائے گا۔“

”سو دی۔“ اسکریج جشید نے انکار میں سر ہلا یا۔

”کیا... کہا... سوری... یعنی نہیں بتاؤ گے۔“

ہر گنگ نے چونک کر نیچے دیکھا... پھر ہیلی کا پڑھنے اڑھا فر  
”میرا مطلب ہے... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔“  
”حد ہو گئی... عدد ہو گئی... تو ہے... انہیں ان حالات میں  
ناول کے نام سمجھ رہے ہیں۔“ کنی چھوٹے بول اٹھے۔  
”قاروچ... چپ۔“ انپکٹر جشید نے اسے گھورا۔  
”جی... جی اچھا... اب تک بولوں گا... بولا تو آپ کان  
ہڈاریہاں سے نکال دیجیے گا۔“ قاروچ نے گھبرا کر کہا۔  
”کہاں سے نکال دیجیے گا... وہاں تو تکس چل گیا... یہاں  
نکال دینے کی جگہ کہاں ہے۔“ آصف نے بھنا کر کہا۔  
”سوری... ڈبل سوری۔“ اس کے ہونٹ بھیخت گئے۔  
”ہاں فرزانہ صاحب... آپ بات کریں، وہیے آپ کی بات  
مجھے پنداہی۔“

”آپ انہیں چھوڑیں... مجھے ساتھ لے چلیں... میں بتاؤں  
کیسیں کہاں ہیں۔“

”کیا!!!“ سب ایک ساتھ چلائے۔

”تن تھیں۔“ انپکٹر جشید غرائے۔

”میں سرتانیں چاہتی... وہ بھی برف کی موت۔“ فرزانہ  
چلائی۔

”کیا... کیا کہا... برف کی موت۔“ قاروچ چیخا۔

”ہاں! برف کی موت... کیوں... تمہیں کیا ہوا؟“

ہر گنگ نے چونک کر نیچے دیکھا... پھر ہیلی کا پڑھنے اڑھا فر  
آیا۔  
”کیا ہے فرزانہ۔“ انپکٹر جشید نے ہر اسماںہ بتایا۔  
”ایک منٹ اباجان!“ وہ بھیب سے انداز میں مکراہی۔  
”وہ کھو... گز بڑھ کر دیتا۔“ محمود نے اسے گھورا۔  
”میں محمود تھیں۔“ اس نے پرسکون آواز میں کہا۔  
”کویا گز بڑھ میں کرتا ہوں۔“ محمود بھنا اٹھا۔  
”میں نے یہ تکیں کہا۔“ وہ مکراہی۔  
باتی لوگ بھی مکرانے لگے... جب کہ محمود کا مند جن کیا۔  
انتہے میں ہیلی کا پڑھنے ٹھیک یقین آ کر رک گیا۔  
”ہاں! بتا میں... کیا بات ہے۔“

”آپ انہیں چھوڑیں... مجھے ساتھ لے چلیں... میں بتاؤں  
گی... کیسیں کہاں ہیں۔“

”کیا!“ سب ایک ساتھ چلائے۔

”میں سرتانیں چاہتی... وہ بھی برف کی موت۔“ فرزانہ  
چلائی۔

”کیا... کیا کہا... برف کی موت۔“ قاروچ چیخا۔

”ہاں! برف کی موت... کیوں... تمہیں کیا ہوا؟“

"آپ اپنے کا توں کا علاج کرائیں...،" فرزان نے لگوں کو بے سوت مارے جانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"  
"حد ہو گئی...،" آنکھ بھلا اٹھا۔

اسی وقت سیرھی اپنکے گئی۔

"فرزانہ ہوش کرو... کیا کرنے جائز ہو... کیا تم ہم سے خداری کرو گی۔" غان رحمان چالا۔

"بات یہ ہے انکل... میں مرنا نہیں چاہتی۔" اس نے کہا۔

"لیکن یہ بات تمہارے اختیار میں کہاں ہے... جب سوت لگی... آ کر رہے گی۔"

"آپ مجھے فلسفت پڑھائیں...،" بہاں اور تھوڑے ہیں۔"

"کیا مطلب؟" غان رحمان نے جیران ہو کر کہا۔

"میرا مطلب ہے، فلسفہ سکھانے کے لیے بہاں اور تھوڑے

میں ان اس وقت رہی کی سیرھی بیچے ملک آگئی... وہ سب توں بڑھ کر رہے تھے... فرزانہ فوراً اس پر چڑھنے لگی۔

"یہ تم اپنائیں کر رہی ہو فرزان۔" پروفسر داؤڈ نے بھراں اواز میں کہا۔

"جب پھر آپ وعدہ کریں۔" فرزان بول اپنی۔

"کیا کہاں... میں وعدہ کروں... کیسا وعدہ۔"

"یہ کہ آپ آئیدہ بھوک کی یہ کایت نہیں کریں گے... چاہے

"آپ اپنے کا توں کا علاج کرائیں...،" فرزان نے پر سکون آواز میں کہا۔

"حد ہو گئی... اب بہاں ڈاکٹر کہاں سے لاائیں۔"

"میں بھج گیا... تم کوئی چال چلنے کے چکر میں ہو... میں جا رہا ہوں۔"

"تمیں... میں آپ کے ساتھ جاؤں گی... آپ رہی کی سیرھی لکا دیں۔"

"مک... کیا... واقعی۔"

"بہاں واقعی۔"

"لیکن رہی کی سیرھی پر تو یہ لوگ بھی چڑھ آئیں گے۔"

ہر بُنگ نے بر اسماں بٹایا۔

"آپ باتھ میں پستول لے لیں۔"

"حد ہو گئی... آج یہ دشمنوں کو ترکیبیں تاتے پر اتر آئی ہے۔" فاروق چیخا۔

"اٹر کہاں آئی ہوں... میں تو چڑھ رہی ہوں۔" وہ اپنی دلی۔

"ٹھیک ہے... میں یہ ستوں باتھ میں لے رہا ہوں... رہی کی سیرھی لکا رہا ہوں... صرف فرزانہ چڑھے گی... اگر کسی اور نے رہی کو چھوٹے کی کوشش کی تو یہ سوت مارا جائے گا اور میرا خیال ہے..."

”اچھی بات ہے...“ فرزان سکرائی۔

”میرا مطلب... یہ کیا کہا تم نے۔“ قاروچ جھلا اٹھا۔

”میں نے کہا ہے... اچھی بات ہے... میرا مطلب ہے...“  
”یہ کیا بات ہوئی مس فرزان... آپ اور یہ بھی آ رہی ہیں۔“  
”بھاف کیجئے گا۔“ فرزان نے کہا۔

”تم کہاں سے بول رہی ہو۔“

”بت... تمہارا مطلب ہے فرزان! اگر میں یہ وعدہ کروں تو تم وہ اپنے آ جاؤ گی۔“

”رہے۔“

”ہاں بیالکل... لیکن آپ اس سے پہلے پہلے وعدہ کر لیں۔“

”تومیں نے کہ کہا... کہ بھی بات ہے۔“

”عد ہو گئی... عد ہو گئی۔“ متوعلی خان چلا گئے۔

میں اس وقت فرزانہ تیلی کا پڑ کے دروازے پر پہنچ گئی...  
فرزان اور تریادہ تیزی سے اوپر چڑھنے لگی۔

ہر بُنگ نے اسے سنبھالنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا... فرزان نے

”کچھ بھی میں نہیں آ رہا۔“ ہر بُنگ نے بھنا کر کیا۔

”اگر میرے ہیلی کا پڑ پر پہنچ سے پہلے پہلے انہوں نے وہ ری کے انتہے پر سے ایک ہاتھ ہٹایا اور اس کی طرف بڑھایا...“ ادھر

کر لیا... تب تو میں وہ اپنے لوٹ جاؤں گی...“ وہ تیکی کا پڑ پر آوارل ہر بُنگ کا ہاتھ آگے بڑھ چکا تھا... فرزان نے اس کا ہاتھ تھام لیا...“

ایسے میں شجے سے پر و فیرداوڈ چلا گئے۔

”میں وعدہ کرتا ہوں فرزان۔“

میں اس لمحے ہر بُنگ کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی... وہ شجے

”میں تمہیں معاف نہیں کروں گا فرزان۔“ اسکلز جیسے

کی طرف چلا اور دھرم سے برق پر گرا... ساتھ ہی اسکلز کا مران مرزا  
کو یا اعلان کیا۔

آپ کو کتنی ہی بھوک کیوں نہ لگی ہو۔“

”اوہ... بھبھوک... وہ تو اس وقت بھی لگی ہوئی ہے۔“  
وہ بوکھلا اٹھے۔

”یہ کیا بات ہوئی مس فرزان... آپ اور یہ بھی آ رہی ہیں۔“  
”بھاف کیجئے گا۔“ فرزان نے کہا۔

”پروفیسر داؤڈ سے شرط بھی منوار ہی ہیں۔“

” بت... تمہارا مطلب ہے فرزان! اگر میں یہ وعدہ کروں تو تم وہ اپنے آ جاؤ گی۔“

”ہاں بیالکل...“

”اگر میں اپنے آپ سے پہلے کہ میں اور پر پہنچ جاؤں...“  
”رہے۔“

”کچھ بھی میں نہیں آ رہا۔“ ہر بُنگ نے بھنا کر کیا۔

”اگر میرے ہیلی کا پڑ پر پہنچ سے پہلے پہلے انہوں نے وہ ری کے انتہے پر سے ایک ہاتھ ہٹایا اور اس کی طرف بڑھایا...“ ادھر

کر لیا... تب تو میں وہ اپنے لوٹ جاؤں گی...“ وہ تیکی کا پڑ پر آوارل ہر بُنگ کا ہاتھ آگے بڑھ چکا تھا... فرزان نے اس کا ہاتھ تھام لیا...“

”ہے کوئی تک؟“ وہ سب ایک ساتھ چلا گئے۔

”آج تک کے بغیر گزار اکر لیں۔“ فرزان اٹھا۔

”میں تمہیں معاف نہیں کروں گا فرزان۔“ اسکلز جیسے

کی طرف چلا اور دھرم سے برق پر گرا... ساتھ ہی اسکلز کا مران مرزا

کو یا اعلان کیا۔

20 نومبر

پڑھنے کی تاریخ

بندہ خاص نمبر کی ایک جملہ

گور، فاروق، فرزان، اسکنر جیشید  
آفاب، آصف، فرشت، اسکنر کا مردان مرزا اور  
ٹیلی روڈ اور زکا مشترک کار ناما۔

## اڑو ھے کی پیٹ

مصنف: اشتیاق احمد

- \* آپ نے سازش کا اڑو ھا پڑھا۔
- \* اب اڑو ھے کی پیٹ پر میں کے...
- \* مجھ پر تاؤ کھایا ہو گا... لاں پیٹے ہوئے ہوں گے...
- \* لیکن آج کل کے حالات پکار پیدا کریں... کہ رہے ہیں... اب ناول 400 سے زیادہ صفحات کا نہیں ہونا چاہیے... لوگوں کی قوت خری کم ہو گئی ہے...
- \* 400 صفحات سے کم کا اس لیے نہیں ہونا چاہیے کہ اس صورت میں ادارے کو پہنچیں ملتا... بلکہ اتنا انسان میں چلا جاتا ہے...
- \* بڑے ساف ظاہر ہے... ایک ہاول پہست کرنے پر قریباً 35 روپے ڈاک اکٹھ آتا ہے... اب اگر قیمت ہی 18 روپے یا 36 روپے ہو تو بے چاروں اداروں کی پیسائیں کھیوں کا سہارا لے گا۔

اوہ فرزان نے چیخ کر کہا:

"انکل خان رحمان... جلدی اور آ جائیں۔"

"اے باپ رے۔" خان رحمان بوكھلا اٹھے... پھر دوڑ کر بیڑھی تک پہنچ گئے اور بیلا کی رفتار سے اوپر چڑھتے گئے... جوئی انہوں نے بیلی کا پیٹ پر قدم رکھا... فرزان نے بیڑھی اور پہنچ لی۔  
"واد فرزان وادا۔"

"اور اب بھی تھوڑی دیر پہلے آپ سب مجھے کیا کہا رہے تھے۔"

"وہ تو ہم ذرا ما کر رہے تھے... اس لیے کہ تم میں معلوم ہے... تمہیں کیش کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تو تم ہر ہنگ کو تاذگ کیا۔" خان رحمان فتنے۔

"اور ہے چارو ہنگ انکل کا مردان مرزا کے قابو۔"

فرزانہ کے الفاظ درمیان میں رہ گئے... اس کی آنکھیں مارے خوف کے بھیل گئیں۔

اسے بیلی کا پیٹ میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

